www.KitaboSunnat.com

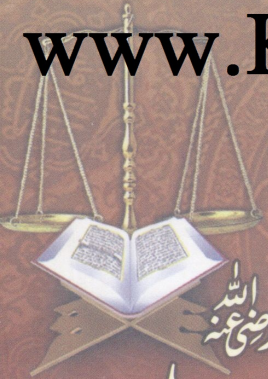

رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ

اللہ اُن سے راضی اور وہ اللہ سے راضی

سیدنا ثعلبہ بن حاطب رضی اللہ عنہ

در

عدالتِ انصاف

تالیف

محمد ارشد کمال

مکتبہ اسلامیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ

اللہ اُن سے راضی اور وہ اللہ سے راضی

سیّدنا ثعلبہ بن حاطب رضی اللہ عنہ

در

عدالتِ انصاف

تالیف

محمد ارشد کمال

www.KitaboSunnat.com

مکتبہ اسلامیہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوقِ اشاعت محفوظ ہیں

248.86

ناشر---------- محمد سرور عاصم

اشاعت----------- جولائی 2008ء

قیمت----------

ملنے کا پتہ

مکتبہ اسلامیہ

بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ، لاہور - پاکستان فون: 042-7244973

بیسمنٹ اٹلس بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ، فیصل آباد - پاکستان فون: 041-263124

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فہرست

- عرض مؤلف 5
- حرفے چند 8
- تقریظ 11
- تقریظ 14

حصہ اوّل

باب ①: فضائل صحابہ 16
- صحابی کی تعریف 16
- صحابہ کا ایمان 18
- امت کے بہترین افراد 21
- صحابہ کے لیے اللہ تعالیٰ کی رضامندی 23
- تمام صحابہ جنتی ہیں 23
- صحابہ کرام قرآنِ مجید کی نظر میں 25

باب ②: مناقب انصار و اصحابِ بدر 27
- مناقب انصار 27
- اصحابِ بدر کے فضائل 31

باب ③: صحابہ پر طعن کی ممانعت 34
- صحابہ پر طعن اور علماء اہل سنت 36

حصہ دوم

باب ①: سیدنا ثعلبہ بن حاطب رضی اللہ عنہ 44
- نام و نسب 44

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

- سیدنا ثعلبہ بن حاطبؓ کے بدری ہونے کے ثبوت 44
- اعتراض 50
- جواب 51
- ثعلبہ ناموں کی فہرست 52
- کیا سیدنا ثعلبہ بن حاطبؓ واقعی مکار اور منافق تھے؟ 59
- کیا ثعلبہ بن ابی حاطب نام کی کوئی شخصیت ہے؟ 63
- کیا سیدنا ثعلبہ بن حاطبؓ دوزخی ہیں؟ 69
- کیا ثعلبہ بن حاطب مسجد ضرار کے مؤسسین میں سے تھے؟ 71

بابِ ②: قصہ ثعلبہ کی حقیقت 74

- پہلی روایت 74
- دوسری روایت 84
- تیسری روایت 90
- روایات کے متن سے قصے کا ردّ 96
- اعتراض ① 112
- جواب 112
- اعتراض ② 112
- جواب 113
- موضوع اور ضعیف روایات کو بیان کرنے کا حکم 113
- قصہ ثعلبہ میں پائی جانے والی خرابیاں 117
- آیت وَمِنْهُمْ مَنْ عَاهَدَ اللّٰهَ...... کا شانِ نزول 118
- سوال 126
- جواب 127
- مصادر 129

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عرضِ مؤلف

تمام اہل سنت والجماعت اس بات پر متفق ہیں کہ "الصحابة کلھم عدول" صحابہ کرام سارے کے سارے عادل ہیں۔ کیوں کہ یہ وہ مبارک ہستیاں ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی کی مصاحبت کے لیے منتخب فرمایا۔

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دین کی اساس اور اس کی اشاعت کے اوّلین مبلغ ہیں۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے براہِ راست دین حاصل کرکے ہم تک پہنچایا۔ انبیاء کرام کے بعد فضیلت اور علوم مرتبت کے لحاظ سے بھی انھیں کا درجہ و مرتبہ ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے:

«لَا تَسُبُّوا اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ فَلَمَقَامُ اَحَدِهِمْ سَاعَةً خَيْرٌ مِنْ عَمَلِ اَحَدِكُمْ عُمْرِهِ» [1]

"محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو گالی مت دو کیوں کہ ان کا ایک گھڑی کا قیام (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ) تمہارے ساری عمر کے عمل سے بہتر ہے۔"

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ساری امت میں بہترین ابوبکر ہیں، ابوبکر کے بعد عمر، پھر عثمان اور پھر علی رضی اللہ عنہم ہیں۔ ان خلفائے راشدین کے بعد عشرہ مبشرہ ہیں۔ ان کے بعد بدری پھر حدیبیہ والے اور پھر دیگر تمام صحابہ کرام ہیں۔ خواہ ان میں سے کسی کو ایک لمحہ بھر کے لیے ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مصاحبت کا شرف کیوں نہ ملا ہو۔ رضی اللہ عنہم

---

[1] ابن ماجه مع انجاز الحاجة، المقدمة: ١/ ٥٧٧، رقم: ١٦٢ وقال البوصيري: هذا اسناد صحيح۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب کا تعارف:

کتاب کا سبب تالیف تو بلاشبہ ایک لمبی داستان ہے جس کی تفصیل میں ہم نہیں جانا چاہتے تاہم یہاں اس بات کا جاننا ضروری ہے کہ یہ کتاب دراصل ''ثعلبہ بن حاطب در عدالت قرآن'' چھوٹے سائز کے تنتالیس صفحات پر مشتمل ایک کتابچے کا جواب ہے۔ اس لیے ہم نے بھی اس کا نام ''ثعلبہ بن حاطب رضی اللہ عنہ درعدالت انصاف'' رکھا ہے۔ اس میں ہم نے بتوفیق اللہ ان تمام اعتراضات کے جوابات دیے ہیں جو مظلوم سیدنا ثعلبہ بن حاطب رضی اللہ عنہ پر عموماً کیے جاتے ہیں۔

اس کتاب کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے:

حصہ اوّل: تین ابواب پر مشتمل ہے۔

بابِ اوّل: صحابی کی اصطلاحی تعریف، اور اجمالی طور پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل

بابِ دوم: انصار اور بدریوں کے فضائل۔ کیوں کہ ثعلبہ بن حاطب رضی اللہ عنہ انصاری اور بدری ہیں۔

بابِ سوم: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر طعن و تشنیع کی ممانعت اور اس کے متعلق علماء اہل سنت کا مسلک

حصہ دوم: دو ابواب پر مشتمل ہے۔

بابِ اوّل: سیدنا ثعلبہ بن حاطب رضی اللہ عنہ کا نام و نسب، آپ کے بدری ہونے کے دلائل، اور آپ پر کیے جانے والے اعتراضات کے جوابات۔

بابِ دوم: قصہ ثعلبہ کی حقیقت، اس کی سند اور متن میں پائی جانے والی خرابیاں نیز سورۃ توبہ کی آیت ﴿ وَمِنْهُمْ مَنْ عٰهَدَ اللّٰهَ ...... ﴾ کا صحیح شانِ نزول۔

باقی اس کتاب میں جو بھی صحیح اور بہتر بات ہے وہ محض میرے اللہ کے فضل و کرم اور اس کی توفیق سے ہے۔ اس میں راقم کا کوئی کمال نہیں۔ البتہ اگر کوئی خطا، لغزش یا کمی رہ گئی ہے تو یہ اس عاجز کی اپنی کم علمی کی بنا پر ہے۔ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے، آمین۔

ناسپاسی ہوگی اگر اس مقام پر ان چیدہ چیدہ شخصیات کا تذکرہ نہ کیا جائے جو راقم کے ساتھ ہر لحاظ سے اس کتاب کی تالیف میں معاون ثابت ہوئے۔ جیسے:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

①...... ابوسعید اعوان بابا، استاذ محترم عبداللہ فاروق، جن کی تحریک پر راقم نے اس کام کا بیڑہ اٹھایا۔

②...... اسی طرح مولانا محمد حسن موہل انچارج "المکتبہ الربانیہ" راقم کو جب بھی کسی کتاب یا حوالے کی ضرورت پڑی تو انھوں نے اھلاً و سھلاً کہا۔

③...... حافظ عبدالوہاب روپڑی، مولانا نجیب الرحمٰن کیلانی اور محترم المقام مولانا محمد اسحاق بھٹی جنھوں نے اپنی گوناگوں مصروفیات میں سے وقت نکال کر راقم آثم کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے اپنی قیمتی تقریظات لکھ کر دیں۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ ہماری اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرماتے ہوئے اسے ہمارے والدین، اساتذہ کرام، ناشر اور دیگر جملہ معانین کے لیے توشۂ آخرت بنائے۔ آمین یارب العالمین

والسلام

اخوکم فی الدین

محمد ارشد کمال بن شیر محمد عفی اللہ عنہ

جامع مسجد ابوبکر صدیق اہل حدیث، سکیم موڑ۔ لاہور

فون: 0300-4071464

❀❀............❀❀............❀❀

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حرفے چند

اس فلک نیل گوں کے نیچے اور بے انتہا وسعتوں میں پھیلی ہوئی اس سطح زمین کے اوپر بے شمار مذاہب پیدا ہوئے اور لاتعداد معاشرے عالم وجود میں آئے لیکن نہ اسلام جیسا صاف ستھرا کوئی مذہب پیدا ہوا اور نہ محمد رسول اللہ ﷺ جیسا کوئی پیغمبر پیدا ہوا اور نہ ہی محمد رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں جیسا کوئی معاشرہ دیکھنے میں آیا۔ اصطلاح شریعت میں اس معاشرے کے افراد کو ''صحابہ'' کے عظیم الشان لقب سے تعبیر کیا جاتا ہے اور یہ دنیا کا برگزیدہ ترین معاشرہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا کے لیے مختص کرلیا ہے اور انھوں نے اپنے آپ کو اللہ کے حوالے کردیا ہے۔ رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ

اس معاشرے کا کمال یہ ہے کہ اس کا ہر فرد اللہ تعالیٰ کا تابع فرمان اور ہر رکن اس کے احکام کا مبلغ اعظم ہے۔ وہ ان طاقتوں کے خلاف اپنی پوری قوت کے ساتھ محاذ آراء ہے جو اللہ کے احکام کو ماننے اور ان پر عمل کرنے سے انکار کرتی ہیں۔ ان کے اس وصف کی خود اللہ تعالیٰ شہادت دیتا ہے اور نہایت واضح الفاظ میں فرماتا ہے:

﴿ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا ؗ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ﴾ [الفتح: ٢٩]

''محمد اللہ کا پیغمبر ہے اور جو لوگ اس کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر سخت ہیں، آپس میں ایک دوسرے پر رحم دل ہیں (اے دیکھنے والے) تو ان کو دیکھتا ہے (کبھی) رکوع

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہوئے (کبھی) سجدہ کرتے ہوئے وہ اللہ کے فضل اور اس کی رضا مندی کے حصول کے لیے کوشاں ہیں۔ اس کی نشانی ان کے چہروں پر نمایاں ہے (ان کے) سجدوں کے آثار سے۔''

قرآنِ مجید کے متعدد مقامات میں نبی ﷺ کے صحابہ کرام کا مختلف اسالیب میں ذکر فرمایا گیا ہے اور اسلام کے لیے ان کی قربانیوں کی روداد بیان کی گئی ہے۔ کہیں قدرے تفصیل کے ساتھ، کہیں اشارے کنایے میں اور کہیں اختصار کے انداز میں......!

قرآنِ مجید کے اوّلین مبلغ بھی یہی طائفہ منصورہ ہے اور اسی عالی مرتبت گروہ کو قرآن کے اوّلین مخاطب ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ یہی حزب اللہ ہے اور یہی بارگاہِ خداوندی کی مقبول ترین جماعت ہے، یہی وہ لوگ ہیں جن کی وساطت سے ہم قرآن کی تعلیمات سے آگاہ ہوئے۔ انہی کی معرفت ارشادات رسالت (ﷺ) کی اشاعت ہوئی یعنی یہ راویان قرآن بھی ہیں اور راویان حدیث بھی۔ اسلامی تاریخ کا آغاز الٰہی انہی سے ہوا۔

الغرض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت وہ عظیم الشان جماعت ہے جس کے فضائل ومناقب کتب حدیث میں رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں۔ پھر اس اہم موضوع پر مختلف زبانوں میں بہت سے اصحاب علم نے کتابیں لکھی ہیں۔ صحابہ کی جماعت کے ایک عظیم رکن حضرت ثعلبہ بن حاطب رضی اللہ عنہ ہیں جن کا تذکرہ مولانا محمد ارشد کمال نے کیا ہے جو کتابی صورت میں قارئین کرام کے زیر مطالعہ ہے۔ اس کتاب میں فاضل مصنف نے حضرت ثعلبہ بن حاطب رضی اللہ عنہ پر لگائے جانے والے بہتانوں کا بڑے علمی انداز میں تفصیل کے ساتھ جواب دیا ہے۔ یہ ایک اہم فریضہ تھا جس کے ادا کرنے کی اللہ تعالیٰ نے ان کو توفیق عطا فرمائی۔

مؤلف کا تعارف:

مولانا محمد ارشد کمال [1] ۱۶ نومبر ۱۹۷۹ء کو ضلع قصور کے ایک گاؤں چک نمبر ۱۸ میں

---

[1] محمد ارشد کمال بن شیر محمد بن رحیم بخش بن محمد یوسف بن خدا بخش گجر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پیدا ہوئے۔ سرکاری سکول سے مڈل تک پڑھنے کے بعد ۹ مئی ۱۹۹۶ء کو جامعہ ابی ہریرہ (رینالہ خورد اوکاڑہ) میں داخلہ لیا اور استاذ پنجاب حضرت مولانا عطاء اللہ لکھوی رحمہ اللہ کے صاحب زادہ گرامی حافظ شفیق الرحمٰن لکھوی حفظہ اللہ اور جامعہ کے دیگر اساتذہ سے جنوری ۲۰۰۱ء تک حصولِ تعلیم میں مشغول رہے پھر جامعہ لاہور الاسلامیہ (لاہور) میں داخل ہوئے اور یہاں کے اساتذہ سے خوب استفادہ کیا۔ ۲۰۰۳ء میں جامعہ دارالعلوم المحمدیہ (لوکو ورکشاپ لاہور) میں شیخ الحدیث حافظ محمد عبداللہ رفیق سے صحیح بخاری پڑھی اور اسی سال یہاں سے سند فراغت بھی حاصل کی اس دوران جامعہ کے دیگر اساتذہ سے بھی دوسری کتب پڑھیں۔

فارغ التحصیل ہونے کے بعد تصنیف وتالیف اور خطابت میں مصروف ہوگئے ان کی چند کتابیں شائع بھی ہوچکی ہیں جو قرآن وحدیث کے بنیادی موضوع سے تعلق رکھتی ہیں۔ نئی کتاب ''سیدنا ثعلبہ بن حاطب رضی اللہ عنہ درعدالت انصاف'' ان کی ایک تحقیقی تصنیف ہے جو اپنے موضوع کی نہایت اہم کتاب ہے۔ اس قسم کی کتابوں کا مطالعہ بے حد ضروری ہے۔ اس تصنیف پر مولانا محمد ارشد کمال یقیناً مبارک باد کے مستحق ہیں۔

محمد اسحاق بھٹی

اسلامیہ کالونی، سانده، لاہور

یکم دسمبر ۲۰۰۷ء

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

(از پروفیسر مولانا نجیب الرحمٰن کیلانی بن شیخ التفسیر مولانا عبدالرحمٰن کیلانی، لاہور)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صحابہ کرام وہ نفوس قدسیہ ہیں جنھوں نے براہِ راست نبی اکرم ﷺ سے کسب فیض کیا۔ انھوں نے نبی مکرم ﷺ کی خاطر اپنی جانیں، مال اور اولاد سب کچھ قربان کر دیا۔ انھوں نے انتہائی پرآشوب حالات میں بھی نبی مکرم ﷺ کا ساتھ نہ چھوڑا۔ جہاں وہ نبی مکرم ﷺ سے محبت کرتے تھے وہیں وہ آپس میں بھی ایک دوسرے کے لیے نہایت مہربان اور رحم دل تھے انھی کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں دو دفعہ ارشاد فرمایا:

﴿ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ﴾

''اللہ ان سب سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔''

نبی اکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ......)) ❶

''سب سے بہتر میرا زمانہ ہے پھر وہ لوگ جو ان کے بعد ہوں گے پھر وہ لوگ جو ان کے بعد ہوں گے۔''

یعنی نبی مکرم ﷺ نے صحابہ اور تابعین کے دور کو بہترین زمانہ قرار دیا۔

علماء فرماتے ہیں: ''الصحابة كلهم عدول'' تمام صحابہ عادل ہیں۔ ان صحابہ کرام

---

❶ بخاری، کتاب الشھادات

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں سے بدری صحابہ کا منفرد مقام ہے۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اِطَّلَعَ اللّٰهُ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ: اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ» ❶

''اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کو دیکھا اور فرمایا: اب تم جو چاہو کرو میں نے تمھیں بخش دیا ہے۔''

انھی بدری صحابہ کرام میں سے ایک صحابی ثعلبہ بن حاطب بن عمرو رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔ یہ انصاری صحابی بدر واحد دونوں غزوات میں شریک تھے۔ ان کے بارے میں بعض تفاسیر میں مذکور ہے کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ وہ ان کے لیے کثرت مال کی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں وافر مال عطا کیا مگر انھوں نے بعد میں زکوٰۃ دینے سے یکسر انکار کردیا۔ جب وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی کا سن کر زکوٰۃ لے کر حاضر ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اللہ تعالیٰ نے تمہاری زکوٰۃ وصول کرنے سے منع فرمادیا ہے۔ اس کے بعد سیدنا ابوبکر صدیق، عمر فاروق اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہم نے بھی ان کی زکوٰۃ قبول کرنے سے انکار کردیا۔ آخر دورِ عثمانی میں اسی حالت نفاق میں اس کا خاتمہ ہوا۔

قاضی محمد سلیمان منصور پوری نے ''اصحابِ بدر'' میں ان کو بدری صحابہ میں شمار کیا ہے۔ الشیخ عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب نے اپنی کتاب ''سیرتِ رسول'' میں انھیں بدری صحابہ میں شمار کرتے ہوئے لکھا ہے: ''ابو محمد بن حزم نے ان کو ان لوگوں میں ذکر کیا ہے جو جنگ میں حاضر ہوئے تھے۔ اس نے کہا ہے کہ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ انھوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کردیا تھا مگر یہ باطل ہے بلاشبہ ان کا بدر میں حاضر ہونا اس کو باطل کرتا ہے۔'' ❷

محترم والد الشیخ عبدالرحمٰن کیلانی رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر ''تیسیر القرآن'' میں اس واقعہ کا ذکر کیا تھا۔ میں نے خود اس واقعہ کی تحقیق کی تو مجھے یہی معلوم ہوا کہ والد محترم باوجود ایک ثقہ عالم ہونے کے بشری تقاضوں کے تحت یہ ان کا سہو اور تسامح تھا۔ کتب حدیث میں کہیں بھی یہ

---

❶ ابوداود، رقم: ٤٦٥٤

❷ مختصر سیرتِ الرسول اردو، ص: ۳۶۵ طبع جامعہ العلوم الاثریہ جہلم۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

واقعہ صحیح سند کے ساتھ نہیں ملتا۔ چناں چہ طبع دوم میں اس واقعہ کو فرمانِ نبوی (دَعْ مَا یُرِیْبُکَ اِلٰی مَا لَا یُرِیْبُکَ) ❶ کے تحت حذف کر دیا گیا۔

محترم محمد ارشد کمال صاحب جماعتی حلقوں میں معروف قلم کار ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی تحریر وتقریر دونوں کو ان کے اور دوسروں کے لیے نافع بنائے۔ یہ کتاب ''ثعلبہ بن حاطب در عدالت انصاف'' ان کی صحابہ سے دلی محبت کا مظہر ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت رکھنا یقیناً ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ موصوف کی محنت کو قبول فرمائے اور ہم سب کے دلوں میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محبت کو جاگزیں کر دے، آمین۔

نجیب الرحمٰن کیلانی

۲۰۰۷ء-۹-۱۲

❀❀............❀❀............❀❀

---

❶ ترمذی، رقم: ۲۵۱۸

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حصہ اوّل

① ...... فضائل صحابہ

② ...... مناقب انصار واصحابِ بدر

③ ...... صحابہ پرطعن کی ممانعت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

باب اوّل

فضائل صحابہ

صحابی کی تعریف:

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

من صحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم او راہ من المسلمین فھو من اصحابہ. ❶

''جس مسلمان نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی یا اسے آپ کا دیدار نصیب ہوا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی ہے۔''

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے حوالے سے رقم طراز ہیں:

من صحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم سنۃً او شھراً او یوماً او ساعۃً او راہ مؤمناً بہ فھو من اصحابہ لہ من الصحبۃ علی قدر ما صحبہ وھذا قول جماھیر العلماء من الفقھاء واھل الکلام وغیرھم. ❷

''جس شخص کو بھی حالت ایمان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل ہوئی خواہ وہ صحبت ایک سال ہو یا ایک مہینہ یا ایک دن یا ایک گھڑی، وہ اپنی اس صحبت کے لحاظ سے آپ کا صحابی ہے۔ جمہور علماء، فقہاء اور متکلمین وغیرہ کا بھی یہی قول ہے۔''

امام ابن صلاح الشہرزوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

---

❶ بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، باب فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۔

❷ منهاج السنة لابن تیمیه: ٤/٢٤٣

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ان کل مسلم رأی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فھو من الصحابة. ❶

''جس مسلمان نے بھی رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے وہ صحابہ میں سے ہے۔''

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

والصحابی: من رأی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حال اسلام الرائی وان لم تطل صحبتهٔ له وان لم یرو عنه شیئا هذا قول جمهور العلماء خلفاً وسلفاً. ❷

''صحابی وہ ہے جس نے حالت اسلام میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہو۔ اگرچہ اسے آپ کی لمبی صحبت نہ بھی حاصل ہوئی ہو اور نہ ہی اس نے آپ سے کسی چیز کو بیان کیا ہو۔ جمہور علماء خلف اور سلف کا یہی قول ہے۔''

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صحابی کی سب سے زیادہ صحیح تعریف جو میں سمجھا ہوں وہ یہ ہے:

ان الصحابی: من لقی النبی صلی اللہ علیہ وسلم مؤمنا به، ومات علی الاسلام، فیدخل فیمن لقیه من طالت مجالستهٔ له او قصرت، ومن روی عنه او لم یرو، ومن غزا معه او لم یغز، ومن رآه رؤیة ولو لم یجالسه ومن لم یره لعارض کالحمٰی. ❸

''صحابی وہ ہے جس نے نبی کریم ﷺ پر ایمان لاتے ہوئے آپ سے ملاقات کی ہو اور اسلام پر ہی اس کی وفات ہوئی ہو۔ اس تعریف میں وہ شخص بھی داخل ہے جس نے آپ سے ملاقات کی اور صحبت اگرچہ کم ملی ہو یا زیادہ۔ اور وہ شخص جس نے آپ

---

❶ معرفة انواع علوم الحدیث، ص: ٣٩٤

❷ اختصار علوم الحدیث بشرح الباعث الحثیث: ٢/ ٤٩١، ٤٩٢

❸ مقدمة الاصابة فی تمییز الصحابة، الفصل الاول فی تعریف الصحابی: ١/ ٧

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سے کچھ بیان کیا یا نہ کیا اور وہ جس نے آپ کے ساتھ غزوہ کیا یا نہ کیا (صرف بحالت اسلام آپ ﷺ کا دیدار ہی کیا) اور جس نے آپ کو صرف ایک بار ہی دیکھا ہو اگر چہ اسے آپ کے ساتھ بیٹھنے کا شرف نہ بھی ملا ہو۔ اسی طرح صحابی کی تعریف میں وہ شخص بھی آتا ہے جو کسی عارضے کی وجہ سے آپ کو نہ دیکھ سکا ہو جیسے نابینا ہونا۔"

حضرات ائمہ کرام کی مذکورہ بالا عبارتوں سے معلوم ہوا کہ صحابی اس شخص کو کہتے ہیں جسے بحالت اسلام رسول اللہ ﷺ سے شرفِ ملاقات حاصل ہوا اور پھر اسی اسلام ہی کی حالت میں اس کی وفات ہوئی ہو۔

صحابہ کا ایمان:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ؕ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَ لٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ﴾ [٢/ البقرة: ١٣]

"اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ ایمان لاؤ جس طرح لوگ ایمان لائے ہیں تو وہ کہتے ہیں: کیا ہم ایمان لائیں جیسے بیوقوف ایمان لائے ہیں؟ سن لو! بلاشبہ وہ خود ہی بے وقوف ہیں اور لیکن وہ جانتے نہیں۔"

﴿ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ ﴾ "ایمان لاؤ جس طرح لوگ ایمان لائے ہیں۔" لوگ سے مراد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں۔ [1]

شیخ عمر فاروق رقم طراز ہیں:

اس میں لفظ "الناس" سے مراد باتفاق مفسرین صحابہ کرام ہیں کیوں کہ وہی حضرات ہیں جو نزولِ قرآن کے وقت ایمان لائے تھے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف وہی ایمان معتبر ہے جو صحابہ کی طرح ہو جس کیفیت کے ساتھ ان کا ایمان ہے اسی طرح کا ایمان

---

[1] زاد المسير في علم التفسير: ١/ ٣٣

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دوسروں کا ہوگا تو ایمان کہا جائیگا ورنہ نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایمان ایک کسوٹی ہے جس پر باقی ساری امت کے ایمان کو پرکھا جائے گا جو اس کسوٹی پر صحیح نہ ہو اس کو شرعاً ایمان اور ایسا کرنے والے کو مومن نہ کہا جائے گا۔ اس کے خلاف کوئی عقیدہ اور عمل خواہ ظاہر میں کتنا ہی اچھا نظر آئے اور کتنی ہی نیک نیتی سے کیا جائے اللہ کے نزدیک وہ معتبر نہیں۔ ان لوگوں نے صحابہ کرام کو "سفھاء" یعنی بے وقوف کہا اور یہی ہر زمانے کے گمراہوں کا طریقہ رہا ہے جو ان کو صحیح راہ بتلائے اس کو بے وقوف، جاہل قرار دیتے ہیں مگر قرآنِ کریم نے بتلا دیا کہ درحقیقت وہ خود ہی بے وقوف ہیں کہ ایسی کھلی نشانیوں پر ایمان نہیں رکھتے۔ [1]

❀...... ﴿ فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ﴾ [۲/ البقرۃ: ۱۳۷]

"پس اگر وہ بھی اسی طرح ایمان لائیں جیسے تم ایمان لائے ہو تو بلاشبہ وہ ہدایت پا جائیں گے۔"

اس آیت میں بھی صحابہ کرام کے ایمان کو ساری انسانیت کے لیے ایک کسوٹی قرار دیا گیا ہے۔

❀...... ﴿ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَ زَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَ كَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَ الْفُسُوْقَ وَ الْعِصْيَانَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۝ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ نِعْمَةً ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴾ [۴۹/ الحجرات: ۷،۸]

"اور لیکن اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے ایمان کو محبوب بنا دیا اور تمہارے دلوں میں اسے مزین کر دیا ہے جب کہ کفر، گناہ اور نافرمانی کو تمہارے لیے ناپسندیدہ بنا دیا ہے۔ یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں، اللہ کی طرف سے فضل اور نعمت کی وجہ سے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا، کمال حکمت والا ہے۔"

معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان جیسی نعمت عظمیٰ کو سجا دیا تھا جب کہ کفر و فسق اور دیگر گناہوں کی نفرت ان کے اندر کوٹ کوٹ کے بھر دی تھی۔

---

[1] الفرقان، ص: ۸۴، ۸۵

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مولانا محمد اشرف سلیم رحمہ اللہ اس مقام پر رقم طراز ہیں:

''گناہ ترک کرنا اتنا کمال نہیں جتنا گناہ سے دل میں نفرت کا پیدا ہونا کمال ہے۔ یہ درجہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حاصل تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اطلاع دی ہے: ﴿وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ﴾ سے یہی نکتہ روشنی دے رہا ہے کہ گناہ کا ہونا تو ایک طرف رہا، خدا نے ان کے دلوں میں گناہوں کی نفرت اور کراہت ڈال دی ہے۔ ثابت ہوا کہ تمام صحابہ کرام کے دل کفر وفسق اور گناہ سے بیزار تھے اور ان کے دلوں میں ایمان اور تقویٰ، رشد وہدایت ایسے رچ گئی تھی جیسے گلاب اور موتیے کے پھولوں میں رنگ اور خوشبو سرایت کر چکی ہے بالکل اسی طرح صحابہ اور ایمان بھی لازم وملزوم ہو چکے ہیں۔'' ❶

❀...... ﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوا وَّنَصَرُوا أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا ۚ لَّهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ﴾

''اور جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جن لوگوں نے جگہ دی (ان کو) اور مدد پہنچائی۔ یہی لوگ سچے مومن ہیں، ان کے لیے بڑی بخشش اور باعزت رزق ہے۔'' [۸/ الانفال: ۷٤]

معلوم ہوا کہ صحابہ کرام سارے کے سارے پکے سچے مومن تھے، کفر وفسق اور دیگر گناہوں سے وہ کوسوں دور تھے۔ ہاں اگر بتقاضائے بشریت ان میں سے کسی سے اگر کوئی غلطی ہوئی بھی ہے تو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ہی ان کا معاملہ صاف کر دیا ہے اور وہ دنیا سے اس حال میں رخصت ہوئے کہ اللہ ان سے راضی تھا اور وہ اللہ سے راضی تھے رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ۔ شاید اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انھیں معیار حق قرار دیا کیوں کہ ایمان صحابہ ساری دنیا کے لیے نمونہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پوری دنیا سے صحابہ کے ایمان جیسے ایمان کا مطالبہ کیا ہے۔ اگر ان کے ایمان میں کوئی کمی اور نقص ہوتا تو اللہ علیم بالذات الصدور کبھی بھی ان کے ایمان کو انسانیت کے لیے نمونہ قرار نہ دیتا۔

---

❶ برهان الواعظين، ص: ١٦٥، ١٦٦

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

امت کے بہترین افراد:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِیْ، ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ یَجِیْءُ اَقْوَامٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ یَمِیْنَهُ وَیَمِیْنُهُ شَهَادَتَهُ)) ❶

"سب سے بہتر میرے زمانے کے لوگ ہیں پھر وہ لوگ جو ان کے بعد ہوں گے پھر وہ لوگ جو ان کے بعد ہوں گے اور پھر اس کے بعد ایسے لوگ بھی آئیں گے جو قسم سے پہلے گواہی دیں گے اور گواہی سے پہلے قسم اٹھائیں گے۔"

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

والمراد بقرن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی هذا الحدیث الصحابة. ❷

"اس حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قرن سے مراد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں۔"

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((خَیْرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الْقَرْنُ الَّذِیْ بُعِثْتُ فِیْهِمْ، ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ)) ❸

"اس امت کے بہترین لوگ اس زمانے کے لوگ ہیں جس میں میں بھیجا گیا ہوں پھر وہ جو ان کے قریب (بعد) آئیں گے۔"

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ کون سے لوگ بہترین ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْقَرْنُ الَّذِیْ اَنَا فِیْهِ، ثُمَّ الثَّانِیْ، ثُمَّ الثَّالِثُ)) ❹

---

❶ بخاری، کتاب الشهادات، باب لا یشهد علی شهادة ...... رقم: ٢٦٥٢

❷ فتح الباری: ٨/٧

❸ مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب فضل الصحابة، ثم الذین یلونهم ...... رقم: ٦٤٧٧

❹ مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب فضل الصحابة، ثم الذین یلونهم ...... رقم: ٦٤٧٨

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

''میرے زمانے کے لوگ پھر دوسرے (آنے والے) زمانے کے پھر تیسرے زمانے کے۔''

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ امت محمدیہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں سے بہترین افراد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

❀ ...... ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ﴾ [۳/ آل عمران: ۱۱۰]

''تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لیے نکالی گئی ہو، تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان بھی رکھتے ہو۔''

امام ابن الجوزی رحمہ اللہ نے ''كنتم خير امة'' کے متعلق چار اقوال نقل کیے ہیں۔

① ...... اس سے مراد اصحابِ بدر ہیں۔

② ...... مہاجرین مراد ہیں۔

③ ...... تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مراد ہیں۔

④ ...... ساری امت مراد ہے۔ ❶

ان اقوال میں سے تین تو واضح طور پر صحابہ کرام کے متعلق ہیں جب کہ چوتھا ساری امت کے متعلق ہے اور دراصل اس میں بھی صحابہ کرام شامل ہیں کیوں کہ

① ...... امت محمد میں صحابہ کرام بھی شامل ہیں بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ اس امت کے اوّلین افراد صحابہ کرام ہیں۔

② ...... اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ''کنتم'' مخاطب کا صیغہ استعمال فرمایا ہے اور ظاہر ہے کہ نزولِ قرآن کے وقت مخاطب صحابہ کرام ہی تھے۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ امت محمد تمام امتوں سے بہترین اور اس کے بہترین افراد حضرات صحابہ کرام ہیں۔ امام الزجاج فرماتے ہیں کہ یہ

---

❶ زاد المسیر: ۱/ ۳۱٤

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آیت ساری امت کے لیے عام ہے تاہم اس کا اصل خطاب صحابہ کرام ہی کے لیے ہے۔ ❶

کتاب وسنت کے مذکورہ دلائل کے علاوہ حضرات صحابہ کرام کے بہترین ہونے کے لیے یہی اعزاز کافی ہے کہ یہ لوگ امام الانبیاء جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے دیدار سے ہمکنار ہوئے، ہر حال میں آپ کا ساتھ دیا، آپ ﷺ کے اشارے پر اپنا تن من دھن قربان کر دیا۔ رضی اللہ عنہم

صحابہ کے لیے اللہ تعالیٰ کی رضا مندی:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَ اَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا﴾ [٤٨/ الفتح: ١٨]

”بلاشبہ اللہ تعالیٰ مومنوں سے راضی ہو گیا جب وہ درخت کے نیچے آپ ﷺ سے بیعت کر رہے تھے ان کے دلوں میں جو تھا اللہ نے اسے معلوم کر لیا پس ان پر سکونت نازل کر دی اور انھیں بدلے میں ایک قریبی فتح عطا فرمائی۔“

تمام صحابہ جنتی ہیں:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَ السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَ الْاَنْصَارِ وَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴾ [٩/ التوبة: ١٠٠]

”اور مہاجرین وانصار میں سے سبقت کرنے والے سب سے پہلے لوگ اور وہ لوگ بھی جو نیکی کے ساتھ ان کے پیچھے آئے۔ اللہ ان سب سے راضی ہو گیا اور وہ اس سے راضی ہو گئے اور اس نے ان کے لیے ایسے ایسے باغات تیار کیے ہیں جن

---

❶ زاد المسیر: ١/ ٣١٤

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے نیچے نہریں بہتی ہیں، ان میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہنے والے ہیں، یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔"

حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ فرماتے ہیں:

"اس آیت میں تین گروہوں کا ذکر ہے:

ایک مہاجرین کا جنھوں نے دین کی خاطر اللہ کے رسول کے حکم پر مکہ اور دیگر علاقوں سے ہجرت کی اور سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر مدینہ آ گئے۔

دوسرے انصار، جو مدینہ میں رہائش پذیر تھے انھوں نے ہر موقع پر رسول اللہ ﷺ کی مدد کی اور حفاظت فرمائی اور مدینہ میں آنے والے مہاجرین کی بھی خوب پذیرائی اور تواضع کی اور اپنا سب کچھ ان کی خدمت میں پیش کر دیا۔ یہاں ان دونوں گروہوں کے سابقون اوّلون کا ذکر فرمایا ہے۔ یعنی دونوں گروہوں میں سے وہ افراد جنھوں نے اسلام قبول کرنے میں سب سے پہلے سبقت کی۔ اس کی تعریف میں اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک سابقون اوّلون وہ ہیں جنھوں نے دونوں قبلوں کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی یعنی تحویل قبلہ سے پہلے مسلمان ہونے والے مہاجرین وانصار۔ بعض کے نزدیک یہ وہ صحابہ ہیں جو حدیبیہ میں بیعت رضوان میں حاضر تھے۔ بعض کے نزدیک یہ اہل بدر ہیں۔ امام شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ سارے ہی مراد ہو سکتے ہیں۔

تیسری قسم وہ ہے جو ان مہاجرین وانصار کے خلوص اور احسان کے ساتھ پیروکار ہیں اس گروہ سے مراد بعض کے نزدیک اصطلاحی تابعین ہیں جنھوں نے نبی کریم ﷺ کو نہیں دیکھا لیکن صحابہ کرام کی صحبت سے مشرف ہوئے اور بعض نے اسے عام رکھا ہے یعنی قیامت تک جتنے بھی مہاجرین وانصار سے محبت رکھنے والے اور ان کے نقش قدم پر چلنے والے مسلمان ہیں وہ سب اس میں شامل ہیں ان میں اصطلاحی تابعین بھی آ جاتے ہیں۔" [1]

یہ اور اس قسم کی دیگر آیات سے استدلال کرتے ہوئے حافظ ابن حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

---

[1] تفسیر احسن البیان، ص: ٢٦٤، حاشیہ: ٢.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الصحابة كلهم من اهل الجنة قطعاً . ❶

''صحابہ سارے کے سارے قطعی طور پر جنتی ہیں۔''

صحابہ کرام قرآنِ مجید کی نظر میں:

﴿ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا ؗ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۚۖ وَ مَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۚ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴾ [٤٨/ الفتح: ٢٩]

''محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اور جو لوگ (صحابہ) آپ کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر بہت سخت ہیں، آپس میں بے حد رحم دل ہیں۔ آپ انھیں اس حال میں دیکھیں گے کہ (وہ) رکوع کرنے والے ہیں، سجدے کرنے والے ہیں، اپنے رب کا فضل ڈھونڈتے ہیں، ان کی شناخت ان کے چہروں میں موجود ہے سجدوں کے نشانات سے۔ یہ ان کا وصف تورات میں ہے جب کہ انجیل میں ان کا وصف اس کھیتی کی طرح ہے جس نے اپنی کونپل نکالی پھر اسے مضبوط کیا، پھر وہ موٹی ہوئی پھر اپنے تنے پر سیدھی کھڑی ہوگئی کاشت کرنے والے کو خوش کرتی ہے تاکہ وہ ان کے ذریعے کافروں کو غصہ دلائے۔ جو لوگ ان میں سے ایمان لائے اور نیک اعمال کیے۔ اللہ نے ان سے بخشش اور بہت بڑے اجر کا وعدہ کیا ہے۔''

اس پوری آیت کا ایک ایک جز صحابہ کرام کی عظمت وفضیلت، اخروی مغفرت اور اجر عظیم کو واضح کر رہا ہے۔

---

❶ الاصابه في تمييز الصحابة: ١/ ١٠

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح ایک دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿ إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِندَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَىٰ ۚ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ﴾ [٤٩/ الحجرات:٣]

''بے شک جو لوگ رسول اللہ (ﷺ) کے پاس اپنی آوازیں پست رکھتے ہیں یہی لوگ ہیں جن کے دل اللہ نے تقویٰ کے لیے آزما لیے ان کے لیے بڑی بخشش اور بڑا اجر ہے۔''

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے دلوں میں جھانکا تو حضرت محمد ﷺ کے دل میں سب سے زیادہ اخلاص و بھلائی پائی اس لیے ان کو اپنی رسالت کے لیے چن کر مبعوث فرمایا۔ پھر ان کے بعد اصحاب محمد کے دلوں میں سب سے زیادہ اخلاص اور بھلائی دیکھی تو انھیں اپنے نبی کے وزیر بنا دیا جو اس کے دین کے لیے لڑے اور انھوں نے جو بھی نیکی کی وہ صرف اللہ کے لیے کی۔'' [1]

---

[1] مسند احمد: ١/ ٣٧٩ سندہ حسن (ان شاء اللہ)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

باب دوم

مناقب انصار واصحابِ بدر

گزشتہ صفحات میں ہم نے مطلقاً صحابہ کرام کے فضائل ومناقب بیان کیے ہیں۔ آئندہ صفحات میں اصحابِ بدر اور انصار کے خصوصی فضائل بیان کیے جائیں گے کیوں کہ ہمارے ممدوح سیدنا ثعلبہ بن حاطب رضی اللہ عنہ کا تعلق انہی دو گروہوں سے ہے۔

مناقب انصار:

انصار، ناصر کی جمع ہے۔ اس کا معنی ہے: مدد کرنے والے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ رقم طراز ہیں:

هو اسم اسلامي، سمى به النبى صلى الله عليه وسلم الاوس والخزرج وحلفاء هم كما فى حديث انس، والاوس ينسبون الى اوس بن حارثة، والخزرج ينسبون الى الخزرج بن حارثة، وهما ابنا قيلة، وهو اسم امهم، وابوهم هو حارثة بن عمرو بن عامر الذى يجتمع اليه انساب الازد. ❶

''انصار اسلامی نام ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ اوس وخزرج اور ان کے حلیف قبائل کا یہ نام رکھا تھا جس طرح کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے۔ اوس: اوس بن حارثہ جب کہ خزرج: خزرج بن حارثہ کی طرف منسوب ہیں۔ یہ دونوں قیلہ نامی عورت کے بیٹے تھے جب کہ ان کے باپ کا نام حارثہ بن عمرو بن عامر تھا جس کی طرف قبیلہ ازد کے نسب نامے جا کر اکٹھے ہوتے ہیں۔''

---

❶ فتح الباری: ۷/ ۱۴۰

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

❀...... جناب غیلان بن جریر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ بتلائیے تم لوگوں نے اپنا نام انصار خود رکھا تھا یا یہ نام اللہ تعالیٰ نے رکھا تھا؟ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بَلْ سَمَّانَا اللّٰهُ ''نہیں بلکہ ہمارا یہ نام اللہ تعالیٰ نے خود رکھا تھا۔ ❶

❀...... سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (انصار کی) عورتوں اور بچوں کو میرے (انس) خیال میں کسی شادی سے واپس آتے ہوئے دیکھا تو آپ کھڑے ہوگئے اور فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ)) ❷

''اللہ (گواہ ہے) تم لوگ مجھے سب سے زیادہ عزیز ہو۔'' یہ جملہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا۔

❀...... سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ انصار کی ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس کے ساتھ اس کا ایک بچہ بھی تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے گفتگو کی، پھر فرمایا:

((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّكُمْ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ)) ❸

''اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم لوگ مجھے سب سے زیادہ پیارے ہو۔'' دو مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی جملہ ارشاد فرمایا۔

❀...... سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((آيَةُ الْاِيْمَانِ حُبُّ الْاَنْصَارِ، وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْاَنْصَارِ)) ❹

---

❶ بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب مناقب الانصار، رقم: ۳۷۷٦

❷ بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم للانصار: ((انتم احب الناس الی))، رقم: ۳۷۸۵

❸ بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم للانصار: ((انتم احب الناس الی))، رقم: ۳۷۸٦

❹ بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب حب الانصار من الایمان، رقم: ۳۷۸٤

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

''انصار سے محبت کرنا ایمان کی علامت ہے اور انصار سے بغض رکھنا نفاق کی نشانی ہے۔''

❀......سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْاَنْصَارُ لَا یُحِبُّهُمْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا یُبْغِضُهُمْ اِلَّا مُنَافِقٌ، فَمَنْ اَحَبَّهُمْ اَحَبَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ اَبْغَضَهُ اللّٰهُ)) ❶

''انصار سے صرف مومن ہی محبت رکھے گا اور ان سے صرف منافق ہی بغض رکھے گا، پس جو شخص ان سے محبت رکھے اس سے اللہ بھی محبت رکھے گا اور جو ان سے بغض رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے بغض رکھے گا۔''

❀......سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْاَنْصَارُ کَرِشِیْ وَعَیْبَتِیْ، وَاِنَّ النَّاسَ سَیَکْثُرُوْنَ وَیَقِلُّوْنَ، فَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُسِیْئِهِمْ)) ❷

''انصار میرے جسم وجان ہیں ایک دور آئے گا کہ دوسرے لوگ تو بہت ہو جائیں گے لیکن انصار کم رہ جائیں گے اس لیے ان کے نیکوں کی قدر کرو اور خطا کاروں سے درگزر کرو۔''

❀......سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اس وقت ہم خندق کھود رہے تھے اور اپنے کندھوں پر مٹی اٹھا رہے تھے اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی:

((اَللّٰهُمَّ: لَا عَیْشَ اِلَّا عَیْشَ الْاٰخِرَةِ، فَاغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ)) ❸

---

❶ بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب حب الانصار من الایمان، رقم: ۳۷۸۳

❷ بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب قول النبی ﷺ: ((اقبلوا من محسنهم ...... رقم: ۳۸۰۱

❸ بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب دعاء النبی ﷺ: ((اصلح الانصار والمهاجرة، رقم: ۳۷۹۷

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

''اے اللہ آخرت کی زندگی کے سوا اور کوئی زندگی حقیقی نہیں۔ لہٰذا تو انصار اور مہاجرین کو معاف فرما۔''

✿......سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ وَاَبْنَاءِ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ)) [1]

''اے اللہ! انصار کو معاف فرما اور انصار کے بیٹوں اور پوتوں کو بھی معاف فرما۔''

ان احادیث میں صحابہ کرام کے ایک خاص گروہ یعنی انصار کے فضائل ومناقب بیان کیے گئے ہیں اور یہ بتلایا گیا ہے کہ انصار سے محبت رکھنا جزوِ ایمان اور ان سے بغض رکھنا علامت نفاق ہے۔ اسلام پر ان لوگوں کے عظیم سے عظیم تر احسانات ہیں۔ انھوں نے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے مہاجر رفقاء کی مدینہ میں میزبانی کا شرف حاصل کرکے اس کا حق ادا کردیا اور ایسا حق ادا کیا کہ انسانیت کی پوری تاریخ اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔ ہر دکھ سکھ میں مسلمانوں کے ساتھ برابر کے شریک رہے، خوش حالی اور تنگ دستی، ہر حال میں نبی اکرم ﷺ کا ساتھ دیا، آپ سے کیے ہوئے وعدوں کو پورا کیا اس لیے صرف انصار صحابہ کرام ہی نہیں بلکہ ان کی اولادیں اور پھر آگے ان کی اولادیں یہ سب مرحوم ومغفور ہیں۔ نبی ﷺ نے اپنے دوسرے اصحاب کو انصار کے متعلق یہ نصیحت بھی فرمائی کہ اگر ان میں سے کوئی غلطی کر بیٹھے تو اس سے درگزر کرنا۔ یہ نصیحت ساری امت کے لیے ہے کہ وہ ان میں کیڑے نہ نکالیں، انھیں برا نہ کہیں۔ بلکہ قرآنِ مجید میں تو بعد میں آنے والوں کو یہ سبق دیا گیا ہے:

﴿ وَالَّذِيْنَ جَآءُوْا مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴾ [٥٩/ الحشر: ١٠]

''اور (یہ ان کے لیے بھی ہے) جو ان کے بعد آئیں گے وہ (اور اس طرح) دعا کریں گے: اے ہمارے رب! تو ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو

---

[1] مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل الانصار، رقم: ٦٤١٤

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ایمان میں ہم سے سبقت لے گئے اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لیے کوئی بغض نہ رکھنا، اے ہمارے رب! بلاشبہ تو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔''

اصحابِ بدر کے فضائل:

اصحابِ بدر سے مراد وہ صحابہ کرام ہیں جنھوں نے اسلام اور کفر کی پہلی فیصلہ کن جنگ یعنی غزوہ بدر میں حصہ لیا ان کی تعداد ۳۱۳ سے کچھ اوپر تھی۔ اس جنگ کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ ۝ بَلٰٓى ۙ اِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا وَ يَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ۝ وَ مَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ ؕ وَ مَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴾

[۳/ آل عمران: ۱۲۳ تا ۱۲۶]

''اور بلاشبہ اللہ نے بدر میں بھی تمہاری مدد کی جب کہ تم انتہائی کمزور تھے تو اللہ سے ڈرو تاکہ تم شکر گزار بنو۔ جب آپ (ﷺ) مومنو سے کہہ رہے تھے کیا تمھیں یہ کافی نہیں کہ تمہارا رب تین ہزار نازل کیے ہوئے فرشتوں کے ساتھ تمہاری مدد کرے۔ کیوں نہیں: اگر تم صبر کرو اور ڈرتے رہو اور وہ اپنے اسی جوش میں آ پڑیں تو تمہارا رب پانچ ہزار فرشتوں کے ساتھ تمہاری مدد کرے گا جو خالص نشان والے ہوں گے۔ اور اللہ نے اسے نہیں بنایا مگر تمہارے لیے ایک خوشخبری اور تاکہ تمہارے دل اس کے ساتھ مطمئن ہو جائیں اور مدد تو اللہ زبردست، حکمت والے کے سوا کہیں سے بھی نہیں ہوتی۔''

❀......سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ایک لمبی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

《 لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ: اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمْ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الْجَنَّةُ اَوْ قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ ›› ❶

شاید اللہ تعالیٰ اہل بدر کے حالات پہلے ہی سے جانتا تھا (جو یہ) اس نے فرمادیا کہ تم جو چاہو کرو، تمھیں جنت ضرور ملے گی یا آپ (ﷺ) نے یہ فرمایا: میں نے تمھاری مغفرت کردی ہے۔

❀......سیدنا رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جبرائیل نبی ﷺ کی خدمت میں آئے اور آپ سے پوچھا کہ بدر کی لڑائی میں شریک ہونے والوں کا آپ کے یہاں کیا درجہ ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ‹‹مِنْ اَفْضَلِ الْمُسْلِمِيْنَ ›› ''(وہ روئے زمین پر بسنے والے) سب مسلمانوں سے افضل ہیں۔'' راوی حدیث بیان کرتا ہے کہ یہ ارشاد فرمایا یا آپ ﷺ نے اس سے ملتا جلتا کوئی اور جملہ فرمایا۔ ❷

❀......ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

‹‹ اِنِّیْ لَاَرْجُوْا اَلَّا يَدْخُلَ النَّارَ اَحَدٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةِ ›› ❸

''مجھے امید ہے کہ جو (صحابہ) بدر اور حدیبیہ میں شریک ہوئے ہیں وہ ان شاء اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ میں داخل نہیں ہوں گے۔''

سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا اللہ نے یہ نہیں فرمایا:

﴿ وَ اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ﴾

''اور تم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جو دوزخ پر وارد نہ ہو یہ بات تیرے رب کی طرف سے لازم اور طے شدہ ہے۔'' [۱۹/ مریم: ۷۱]

تو آپ ﷺ نے فرمایا:

اَلَمْ تَسْمَعِيْهِ يقول: ﴿ ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّ نَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ﴾

[۱۹/ مریم: ۷۲]

---

❶ بخاری، کتاب المغازی، باب فضل من شهد بدرا، رقم: ۳۹۸۳

❷ بخاری، کتاب المغازی، باب شهود الملائكة بدرا، رقم: ۳۹۹۲

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

"کیا تو نے یہ نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ نے (اس کے بعد یہ بھی) فرمایا ہے: پھر ہم بچا لیں گے ان لوگوں کو جو متقی تھے اور ظالموں کو اسی (آگ) میں گرا ہوا چھوڑ دیں گے۔" [1]

ان آیات واحادیث سے ثابت ہوا کہ غزوہ بدر میں شریک ہونے والے تمام صحابہ کرام نار جہنم سے آزاد ہیں اور جنت کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں دنیا میں ہی دوزخ سے نجات اور جنت میں داخلے کی بشارت دے دی تھی۔ ان میں سے اگر کسی سے دنیا میں کوئی لغزش ہوئی بھی ہے تو اللہ تعالیٰ نے انھیں پہلے ہی سے بخشش کا سرٹیفکیٹ عطا فرما دیا تھا۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ اہل بدر سب کے سب پکے مومن تھے۔

---

[1] مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل اصحاب الشجرة، رقم: ٦٤٠٤، ابن ماجه، کتاب الزهد، باب ذکر البعث، رقم: ٤٢٨١ واللفظ له، صححه الشيخ الالبانی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

باب سوم

صحابہ پر طعن کی ممانعت

تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تعظیم وتکریم کریں، ان کی اس طرح تعریف بیان کریں جس طرح اللہ نے اور اس کے رسول ﷺ نے کی ہے۔ کسی چھوٹے سے چھوٹے صحابی پر بھی طعن وتشنیع کرنے سے باز رہیں کیوں کہ ان برگزیدہ ہستیوں کے اسلام پر بے حد وحساب احسانات ہیں۔ اس لیے صحابہ پر طعن وتشنیع کرنا گویا براہِ راست اسلام پر طعن کرنا ہے۔

❀......سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے:

((لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ فَلَمَقَامُ اَحَدِهِمْ سَاعَةً خَيْرٌ مِنْ عَمَلِ اَحَدِكُمْ عُمْرَهٗ)) ❶

”محمد ﷺ کے صحابہ کو برا نہ کہو، اس لیے کہ ان کا ایک گھڑی کا قیام (نبی ﷺ کے ساتھ) تمہاری ساری عمر کے عمل سے بہتر ہے۔“

❀......سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ فَلَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهٗ)) ❷

”میرے صحابی کو گالی نہ دو اگر تم میں سے کوئی شخص احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرے تو (ثواب میں) صحابہ میں سے کسی کے مُد (بک) کو اور نہ ہی نصف مد

---

❶ ابن ماجه، المقدمة، باب فضل اهل بدر، رقم: ١٦٢ قال البوصيري: هذا اسناد صحيح

❷ بخاري، كتاب فضائل اصحاب النبي ﷺ، باب قول النبي ﷺ: ((لو كنت متخذا خليلا ......)) رقم: ٣٦٧٣

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(خرچ کیے ہوئے) کو پہنچ سکتا۔"

❀......ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

《لَا تَسُبُّوا اَصْحَابِیْ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ سَبَّ اَصْحَابِیْ》 ❶

"میرے صحابہ کو گالی نہ دو اللہ کی لعنت ہے اس شخص پر جو میرے صحابہ کو گالی دیتا ہے۔"

❀......سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

《مَنْ سَبَّ اَصْحَابِیْ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ》 ❷

"جس شخص نے میرے صحابہ کو گالی دی تو اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔"

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام کو برا کہنا، ان پر طعن وملامت کرنا حرام ہے اور انھیں گالیاں دینا لعنت کا باعث ہے۔

افسوس صد افسوس کہ قرآن وحدیث کی اس قدر تصریحات کے باوجود بھی کچھ لوگ صحابہ کے متعلق اپنی زبانوں کو بے لگام کیے ہوئے ہیں۔ اغیار کی تو بات ہی چھوڑیں یہاں تو اپنے بھی محفوظ نہیں

پیٹوں جگر کو سمجھاؤں دل کو میں
مخدوم ہوں تو رکھوں ساتھ نوحہ گر کو میں

ہمیں افسوس ہے کہ اس قدر قرآنی آیات اور صحیح احادیث پس پشت ڈال کر شیطان کو خوش کرنے کے لیے موضوع اور من گھڑت روایات کو بنیاد بنا کر صحابہ کرام پر تبرا بازی کی جاتی ہے۔ گر اغیار اس معلون حرکت کے مرتکب ہوں تو انھیں دشمن صحابہ کا لقب ملے اور اگر اپنے اسی قبیح حرکت کا ارتکاب کریں اور کسی بدری صحابی کو منافق، مرتد، مکار، ناری اور جہنمی کہیں تو اس کا نام تحقیق؟ افسوس ایسی تحقیق اور ایسے محققین پر۔

www.KitaboSunnat.com

---

❶ مجمع الزوائد: ۹/۷۴۷، رقم: ۱٦٤۲۹۔ قال الهيثمي: رجاله رجال الصحيح غير علي بن سهل وهو ثقة۔

❷ صحيح الجامع الصغير والزيادة، رقم: ٦۲۸۲، حسنه الالباني

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

صحابہ پر طعن اور علماء اہل سنت:

امام احمد بن جعفر بن یعقوب نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے اہل سنت کے عقیدے کی جو تفصیلات بیان کی ہیں ان میں سے صحابہ کرام کے متعلق وہ فرماتے ہیں:

فمن سب اصحاب رسول الله ﷺ او احدا او تنقصه او طعن عليهم او عرض بعيبهم او عاب احدا منهم فهو مبتدع رافضي خبيث مخالف لا يقبل الله منه صرفا ولا عدلا بل حبهم سنة والدعاء لهم قربة والاقتداء بهم وسيلة والاخذ باثارهم فضيلة . وخير الامة بعد النبي ﷺ ابوبكر وعمر بعد ابي بكر وعثمان بعد عمر وعلي بعد عثمان. ووقف قوم على عثمان وهم خلفاء راشدون مهديون ثم اصحاب رسول الله ﷺ بعد هولاء الاربعة خير الناس لا يجوز لاحد ان يذكر شيئاً من مساويهم ولا يطعن على احد منهم بعيب ولا ينقص فمن فعل ذلك فقد وجب على السلطان تأديبه وعقوبته ليس له ان يعفو عنه بل يعاقبه وليستتيبه فان تاب قبل منه وان ثبت عاد عليه بالعقوبة وخلد الحبس حتى يموت او يرجع . [1]

”جو کوئی رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام یا ان میں سے کسی ایک کو گالیاں دے یا ان کے مقام ومرتبے میں کمی کرے یا ان پر طعن کرے، یا (لوگوں کے سامنے) ان کے عیب بیان کرے یا ان میں سے کسی ایک کو عیب لگائے تو وہ شخص خبیث، رافضی، بدعتی اور (اسلام کی) مخالفت کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا کوئی فرض قبول کرے گا اور نہ ہی نفل۔ بلکہ صحابہ کرام سے محبت کرنا سنت ہے اور ان کے لیے دعا کرنا قربت الٰہی کا ذریعہ ہے، ان کی اقتداء کرنا (نجات کے لیے) وسیلہ ہے اور ان کے آثار کی اتباع میں بڑا درجہ ہے۔ نبی ﷺ کے بعد ساری امت میں بہترین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

---

[1] طبقات الحنابلة: ١/ ٦٣-٦٤

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ ابوبکر کے بعد عمر، عمر کے بعد عثمان اور عثمان کے بعد علی رضی اللہ عنہم ہیں۔ کچھ لوگوں نے عثمان رضی اللہ عنہ (کی فضیلت) تک ہی توقف کیا ہے (جو درست نہیں) یہ سب خلفائے راشدین ہیں۔ پھر ان چاروں خلفائے راشدین کے بعد لوگوں میں سب سے بہترین دیگر صحابہ کرام ہیں۔ کسی کے لیے بھی یہ جائز نہیں کہ وہ ان کی کمزوریوں کو بیان کرے۔ ان کے کسی عیب کی وجہ سے ان میں سے کسی ایک پر بھی نہ تو طعن کیا جائے اور نہ ہی ان کے مقام ومرتبے میں کمی سمجھی جائے جس کسی نے ایسا کیا (طعن وملامت کی) تو سلطان پر واجب ہے کہ اس کو تادیبی طور پر کوئی سزا دے (سلطان کے لیے) اسے معاف کرنا جائز نہیں۔ بلکہ وہ اسے سزا دے اور اس سے توبہ کروائے پھر اگر وہ توبہ کرلے تو ٹھیک ورنہ پھر اسے سزا دے اور اسے (اس فعل شنیع سے) رجوع کرنے تک یا مرجانے تک قید میں ڈالے رکھے۔"

امام ابوجعفر احمد بن محمد طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صحابہ سے محبت رکھتے ہیں، کسی کی محبت میں غلو نہیں کرتے۔ نیز ہم ان سے دشمنی رکھتے ہیں جو ان صحابہ سے دشمنی رکھے اور انھیں اچھے الفاظ سے یاد نہ کرے۔ اسی طرح ہم صحابہ کا ذکر خیر ہی کرتے ہیں، ان سے محبت کرنا دین، ایمان اور احسان ہے اور ان سے دشمنی رکھنا کفر، نفاق اور سرکشی ہے۔"[1]

معروف تابعی میمون بن مہران رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ثلاث ارفضوھن: سب اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم والنظر فی النجوم والنظر فی القدر .[2]

"تین چیزوں کو (ہمیشہ کے لیے) چھوڑ دو۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو برا کہنا، نجومیوں کی تصدیق کرنا اور تقدیر کا انکار کرنا۔"

---

1. اسلامی عقائد شرح عقیدہ طحاویہ، ص: ۵۹۸، ۵۹۹
2. فضائل الصحابۃ للامام احمد بن حنبل: ۱/ ۶۰، رقم: ۱۹

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

امام ابوزرعہ الرازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ازا رایت الرجل ینتقص احدا من اصحاب رسول اللہ ﷺ فاعلم انہ زندیق ۔ ❶

”جب آپ کسی آدمی کو اصحاب رسول میں سے کسی ایک کے مقام ومرتبہ میں کمی کرتا ہوا دیکھیں تو جان لیجیے کہ وہ پکا زندیق ہے۔“

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ صحابہ کرام کے متعلق اہل سنت کا عقیدہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ومن اصول اهل السنة والجماعة سلامة قلوبهم والسنتهم لاصحاب رسول الله ﷺ كما وصفهم الله به في قوله تعالى: ﴿ وَالَّذِيْنَ جَآءُوْا مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴾ [٥٩/ الحشر: ١٠] وطاعة النبي ﷺ في قوله: ((لا تسبوا اصحابي فوالذي نفسي بيده لو ان احدكم انفق مثل احد ذهبا ما بلغ مد احدهم ولا نصيفه)) ويقبلون ما جاء به الكتاب والسنة والاجماع من فضائلهم ومراتبهم ۔ ❷

”اہل سنت کے عقیدے کا یہ بھی اصول ہے کہ اپنے دلوں وزبانوں کو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام سے (ہر قسم کی بدگمانی اور طعن وتشنیع سے) محفوظ رکھا جائے جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ نے ان کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا: ”اور ان لوگوں کا (بھی حق ہے) جو ان کے بعد آئے (اور وہ) یہ دعا کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں اور ہمارے دلوں

---

❶ الکفایة فی علم الروایة، ص: ٤٩، الاصابه: ١/ ١٠

❷ شرح العقیدة الواسطیه، ص: ١٦٦، ١٦٧

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں ایمان والوں کے لیے کوئی بغض نہ رہنے دے۔ اے ہمارے رب! تو بڑا مہربان، بے حد رحم کرنے والا ہے۔''

اور (اہل سنت) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی اطاعت بھی کرتے ہیں:

''میرے صحابہ کو گالی مت دو۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی بھی احد پہاڑ کے برابر سونا (اللہ کے راستے میں) خرچ کردے تو (ثواب میں) صحابہ میں سے کسی کے ایک مد (ہتھیلی) بلکہ نصف مد (خرچ کیے ہوئے) کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔''

کتاب وسنت اور اجماع سے جو کچھ بھی صحابہ کرام کے فضائل ومراتب کے متعلق ثابت ومنقول ہے اہل سنت اسے تہ دل سے تسلیم کرتے ہیں۔

امام ابن قدامہ المقدسی اپنی شہرہ آفاق تصنیف ''لمعة الاعتقاد'' میں لکھتے ہیں:

ومن السنة تولّى اصحاب رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ومحبتهم وذكر محاسنهم والترحم والاستغفار لهم والكف عن ذكر مساوئهم وما شجر بينهم واعتقاد فضلهم ومعرضة سابقتهم. ❶

اور یہ بات بھی دین میں سے ہے کہ صحابہ کرام سے عقیدت ومحبت رکھی جائے ان کے محاسن ذکر کیے جائیں ان کے لیے اللہ سے رحمت وبخشش کی دعا کی جائے ان کی بشری کوتاہیوں کے ذکر سے اجتناب کیا جائے اور ان کے درمیان جو اختلاف ہوئے ان کے بارے میں خاموشی اختیار کی جائے ان کی امت پر فضیلت اور اسلام قبول کرنے میں سبقت کو تسلیم کیا جائے۔

امام ابومحمد الحسن بن علی بن خلف البربھاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

خير هذه الأمة بعد وفاة نبيها أبوبكر وعمر وعثمان هكذا روى لنا عن

---

❶ عقائد سلف صالحین، ص: ۱۹۶

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ابن عمر قال کنا نقول ورسول الله ﷺ بين أظهرنا أن خير الناس بعد رسول الله ﷺ ابوبكر وعمر وعثمان ويسمع النبي ﷺ بذلك فلا ينكره ثم أفضل بعد هولاء علي وطلحة والزبير وسعد بن أبي وقاص وسعيد بن زيد وعبد الرحمن بن عوف وأبو عبيدة بن الجراح كلهم يصلح للخلافة، ثم أفضل الناس بعد هؤلاء أصحاب رسول الله ﷺ القرن الأول الذي بعث فيهم المهاجرون الأولون والأنصار وهم من صلى القبلتين ثم أفضل الناس بعد هؤلاء من صحب رسول الله ﷺ يوماً أو شهراً او سنة أو أقل من ذلك أو أكثر ترحم عليه وتذكر فضله وتكف عن زلته ولا نذكر أحداً منهم الا بخير لقول رسول الله ﷺ إذا ذكر أصحابي فامسكوا، وقال سفيان بن عيينة: من نطق في أصحاب رسول الله ﷺ بكلمة فهو صاحب هوى .[1]

''نبی کریم ﷺ کے بعد اس امت میں سب سے بہتر سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر، اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہم ہیں۔ اسی طرح سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ بن عمر سے مروی ہے: فرماتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کی موجودگی میں کہا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے افضل ابوبکر، عمر، عثمان رضی اللہ عنہم ہیں آپ ہماری یہ بات سنتے ہوتے مگر کوئی انکار نہ فرماتے تھے۔ پھر ان کے بعد سب سے افضل علی، طلحہ، زبیر، سعد بن ابی وقاص، سعید بن زید، عبدالرحمٰن بن عوف، ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہم ہیں اور یہ سب خلافت کے اہل تھے۔ پھر ان کے بعد وہ صحابہ رضی اللہ عنہم افضل ہیں جو قرنِ اوّل میں تھے جن میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو مبعوث فرمایا اور وہ مہاجرین اوّلین اور انصار ہیں جنھوں نے قبلتین (بیت المقدس اور بیت اللہ) کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھیں۔ پھر ان کے بعد وہ صحابہ رضی اللہ عنہم افضل ہیں جو ایک سال یا ایک ماہ یا ایک دن یا اس سے

---

[1] شرح السنة، ص: ٦٨، ٦٩

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بھی کم آنحضرت ﷺ کی صحبت میں رہے۔ ان سب پر رحم وکرم کی دعا کرو، ان کے فضل ومرتبہ کو بیان کرو اور ان کی کمزوری سے خاموشی اختیار کرو، اور کسی بھی صحابی رضی اللہ عنہم کے بارے میں سوائے کلمہ خیر کے اور کچھ نہ کہو، کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جب میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کا ذکر آئے تو رک جاؤ۔ جناب سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں کہ جو صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں ایک حرف زبان درازی کرتا ہے وہ بدعتی ہے۔"

امام ابوبکر محمد بن الحسین الاجری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لقد خاب وخسر من سب اصحاب رسول الله ﷺ لانه خالف الله ورسوله، ولحقته اللعنة من الله عزوجل ومن رسوله ومن الملائكة ومن جميع المؤمنين ولا يقبل الله منه صرفا ولا عدلا، لا فريضة ولا تطوعا، وهو ذليل في الدنيا وضيع القدر كثر الله بهم القبور واخلى منهم الدور. [1]

"جس نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام کو گالی دی یقین کرلو کہ اس نے گھاٹے کا سودا کیا کیوں کہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی ہے اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول، فرشتوں اور تمام مومنوں کی لعنت پڑ چکی ہے اللہ تعالیٰ اس کا کوئی فرض قبول کرے گا اور نہ ہی نفل۔ اور وہ دنیا میں ذلیل اور بدقسمت ہے اللہ ان کی قبروں کو (آگ سے) بھر دے اور ان کے گھروں کو برباد کر دے۔"

علمائے اہل سنت کی مذکورہ بالا عبارتوں سے معلوم ہوا کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت رکھنا جزوِ ایمان ہے اور ان میں نقص وعیب تلاش کرنا اور ان سے بغض رکھنا بربادی اعمال کا باعث ہے۔ اہل سنت کے نزدیک ایسا شخص جو صحابہ کرام پر طعن کرے وہ سخت گمراہ، رافضی اور خبیث بدعتی ہے۔

---

[1] الشریعة: ۳/ ۵۵۰

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

صحابہ کرام کو برا بھلا کہنا تین طرح کا ہے:

اوّلا: ایسی گالی دی جائے جو ان کے کفر پر دلالت کرے یا ان کی اکثریت کے فاسق وفاجر ہونے کو مقتضی ہو تو ایسی گالی کفر ہے کیوں کہ اس سے اللہ اور اس کے رسول کی تکذیب لازم آتی ہے اس لیے کہ اللہ اور اس کے رسول نے تو صحابہ کی تعریف کی ہے اور ان سے اپنی رضا مندی کا اظہار کیا ہے بلکہ ایسے شخص کے کفر میں شک کرنے والا بھی پکا کافر ہے اس لیے کہ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ کتاب وسنت کے ناقلین کافر یا فاسق تھے۔

الثانی: لعنت اور قبیح ہونے کی گالی دینا، ایسی گالی دینے والے کے حکم میں دو قول ہیں (کفر، عدم کفر) عدم کفر کے حکم کی صورت میں اسے کوڑے مارنا اور محبوس رکھنا تاکہ اس کی موت واقع ہو یا پھر اپنی بات سے رجوع کرے (تو پھر آزاد کر دیا جائے گا۔)

الثالث: ایسی گالی جو ان کے دین میں قدح کا باعث نہ ہو مثلاً بزدلی، بخیلی ایسے شخص پر کفر کا حکم نہیں لگایا جا سکتا لیکن ایسی سزا ضروری ہے جس سے وہ ایسی باتوں سے باز آجائے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''الصارم المسلول'' میں یہی بات لکھی ہے اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا یہ قول بھی ذکر کیا ہے:

''کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ ان کی لغزشیں بیان کرتا پھرے اور نہ ہی انھیں کسی عیب ونقص کی وجہ سے مطعون کرے اگر کوئی شخص ایسی بات کرتا ہے تو اسے سخت تنبیہ کی جائے پھر بھی باز نہ آئے تو اسے محبوس کر کے کوڑے مارے جائیں یا تو اس قید میں مر جائے یا پھر اپنے موقف سے رجوع کر لے۔''[1]

---

[1] عقائد سلف صالحین، ص: ۱۹۹، ۲۰۰

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حصہ دوم

① ...... سیدنا ثعلبہ بن حاطب رضی اللہ عنہ

② ...... قصہ ثعلبہ کی حقیقت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

باب اوّل

سیدنا ثعلبہ بن حاطب رضی اللہ عنہ

نام ونسب:

علمائے کرام نے سیدنا ثعلبہ بن حاطب رضی اللہ عنہ کا نسب نامہ یوں بیان کیا ہے:

ثعلبہ بن حاطب بن عمرو بن عبید بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی۔ ●

جمہور محدثین وعلمائے کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ سیدنا ثعلبہ بن حاطب رضی اللہ عنہ وہ عظیم صحابی ہیں جنھوں نے غزوہ بدر میں نبی مکرم ﷺ کے ہمراہ شرکت فرمائی اور یہی چیز ہمارے نزدیک سیدنا ثعلبہ بن حاطب رضی اللہ عنہ پر لگائے جانے والے الزامات کی تردید اور آپ کے جنتی ہونے کے لیے کافی ہے اور یہ ایک ایسی بین دلیل ہے کہ جس کے بعد مزید کسی دلیل کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔

سیدنا ثعلبہ بن حاطب رضی اللہ عنہ کے بدری ہونے کے ثبوت:

امام محمد بن احمد الانصاری القرطبی رحمہ اللہ رقم طراز ہیں:

قلت: وثعلبة بدري انصاري وممن شهد الله له ورسوله بالايمان. ●

"میں (قرطبی) کہتا ہوں کہ ثعلبہ بدری صحابی ہیں اور ان صحابہ میں سے ہیں جن کے ایمان کی گواہی اللہ اور اس کے رسول نے دی ہے۔"

امام الحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

● المسند العالیۃ: ۲/ ۳۴۳

● الجامع لاحکام القرآن: ۸/ ۱۹۱

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ثعلبة بن حاطب الانصاري بدري .

”ثعلبہ بن حاطب انصاری بدری ہیں۔“

اور پھر مزید اپنی سند سے بیان فرماتے ہیں:

من شهد بدرا من الانصار من الاوس ثم من بني عمرو بن العوف ثم من بني امية بن زيد ثعلبة بن حاطب . ❶

”غزوہ بدر میں شریک ہونے والے انصار کے قبیلہ اوس کی شاخ بنی عمرو بن عوف اور پھر بنی امیہ بن زید سے ثعلبہ بن حاطب بھی تھے۔“

امام ابونعیم الاصبہانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

شهد بدرا وتوفي في خلافة عثمان رضي الله عنه . ❷

یعنی ”ثعلبہ بن حاطب بدر میں شریک ہوئے تھے اور عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں فوت ہوئے تھے۔“

امام الذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ثعلبة بن حاطب بن عمرو الانصاري الاوسي بدري . ❸

”ثعلبہ بن حاطب بن عمرو انصاری اوسی بدری ہیں۔“

امام عزالدین بن الاثیر ابی الحسن علی بن محمد الجزری فرماتے ہیں:

شهد بدرا یعنی ثعلبہ بن حاطب بدر میں شریک تھے۔ ❹

امام ابن سعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

---

❶ المعجم الكبير: ١/ ٣٥٧

❷ معرفة الصحابة: ١/ ٤١٥

❸ تجريد اسماء الصحابة: ١/ ٧٠

❹ اسد الغابة: ١/ ٤٦٣

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شهد ثعلبة بن حاطب بدرا و احدا و اخوه . ❶

''ثعلبہ بن حاطب اور ان کا بھائی (حارث بن حاطب) بدر اور احد (دونوں جنگوں) میں شریک ہوئے تھے۔''

حافظ ابن حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ثعلبہ بن حاطب کی طرف منسوب قصہ من گھڑت ہے۔ لان ثعلبة بدری معروف ''کیوں کہ ثعلبہ بن حاطب تو معروف بدری صحابی ہیں۔'' ❷

امام ابوعمر یوسف بن عبداللہ بن محمد بن عبداللہ البر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''ثعلبہ بن حاطب بدر اور احد میں شریک تھے۔'' ❸

امام ابومحمد عبدالرحمٰن بن ابی حاتم الرازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ثعلبه بن حاطب الانصاری من بنی امية بن زيد شهد بدرا سمعت ابی يقول ذلک . ❹

ثعلبہ بن حاطب انصاری بنی امیہ بن زید میں سے ہیں، بدر میں حاضر تھے یہ بات میں نے اپنے والد سے بھی سنی ہے۔''

اس کے علاوہ امام ابن حبان رحمہ اللہ نے کتاب ''الثقات'' اور ابن کثیر رحمہ اللہ نے ''البداية و النهاية'' میں سیدنا ثعلبہ بن حاطب کو بدریوں میں شمار کیا ہے۔ ❺

امام محمد بن یوسف الصالحی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ذكروه فی البدريين . ❻

''یعنی محدثین نے ثعلبہ بن حاطب کو بدریوں میں شمار کیا ہے۔''

---

❶ الطبقات الکبری لابن سعد: ۳/ ٤٦٠

❷ المحلی: ۱۱/ ۲۰۷، ۲۰۸

❸ الاستیعاب فی معرفة الاصحاب: ۱/ ۲۸٤

❹ کتاب الجرح والتعدیل: ۲/ ٤٦۱

❺ کتاب الثقات: ۱/ ۷۲، البدایة والنهایة: ٤/ ۱۲۳

❻ سبل الهدیٰ والرشاد: ٤/ ۹٤

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الدکتور وھبۃ الزحیلی فرماتے ہیں:

وثعلبة حاطب بدری انصاری وممن شهد الله له ورسوله بالایمان . ❶

''ثعلبہ بن حاطب بدری انصاری ہیں اور وہ ان صحابہ میں سے ہیں جن کے ایمان کی گواہی اللہ اور اس کے رسول نے دی ہے۔''

الشیخ حمدی عبدالمجید السلفی فرماتے ہیں:

وثعلبة بن حاطب بدری . ❷

''ثعلبہ بن حاطب بدری ہیں۔''

الشیخ صفی الرحمٰن مبارک پوری رحمہ اللہ نے تفسیر جلالین کی تعلیقات میں بھی یہی بات لکھی ہے۔ ❸

فضیلۃ الشیخ سلیم عید الہلالی فرماتے ہیں:

''حضرت ثعلبہ بن حاطب انصاری رضی اللہ عنہ اس ایمان دار، جانثار جماعت سے تعلق رکھتے ہیں جو جنگ بدر میں حاضر ہوئی تھی اور قوتِ ایمانی کے جوہر دکھائے تھے۔ حافظ ابن حجر نے ''الاصابہ'' میں ذکر کیا ہے کہ ثعلبہ بن حاطب الانصاری کو موسیٰ بن عقبہ اور ابن اسحاق نے بدریوں میں شمار کیا ہے۔ ابن عبد البر رحمہ اللہ نے ''الاستیعاب'' میں ذکر کیا ہے کہ شهد بدرا و احدا یعنی وہ بدر اور احد دونوں میں حاضر تھے۔ ابن الاثیر رحمہ اللہ نے ''اسد الغابۃ'' میں ذکر کیا ہے کہ محمد بن اسحاق اور موسیٰ بن عقبہ نے کہا ہے کہ ثعلبہ بن حاطب الانصاری جنگ بدر میں شریک ہوئے۔ اسی طرح ابن الکلبی نے بھی ان کو بدری ذکر کیا ہے۔ ان دلائل وشواہد سے ثابت ہوا کہ ثعلبہ بن حاطب الانصاری رضی اللہ عنہ بدری صحابی ہیں۔'' ❹

---

❶ التفسیر المنیر: ١٠/ ٣١٩

❷ حدیث الطوال للطبرانی، ص: ٤٧

❸ تفسیر جلالین، ص: ٤١١

❹ سیدنا ثعلبہ بن حاطب اردو ترجمہ الشہاب الثاقب، ص: ٥٦

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''ثعلبہ بن حاطب بن عمرو بن عبید بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف الانصاری بدر و احد میں حاضر تھے۔ انھوں نے نبی ﷺ سے کثرت مال کے متعلق دعا کرنے کی بابت التماس کی تھی۔'' ❶

مولانا محمد صادق خلیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''ثعلبہ بن حاطب کا شمار بدری صحابہ کرام میں ہوتا ہے اور اس کے ایمان لانے کی گواہی اللہ کے پیغمبر سے بھی ثابت ہے۔'' ❷

ڈاکٹر ذوالفقار کاظم لکھتے ہیں:

''حضرت ثعلبہ بن حاطب انصاری (بدری صحابی/ انصاری صحابی) قبیلہ اوس کی شاخ بنو عمرو بن عوف سے تعلق رکھنے والے یہ صحابی غزوہ بدر اور غزوہ احد میں شریک ہوئے۔ بعض دوسرے غزوات میں بھی شرکت کی روایات ملتی ہیں وہ دور عثمانی میں کسی وقت انتقال کر گئے۔'' ❸

ڈاکٹر محمد لقمان السلفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''ثعلبہ بن حاطب بدری صحابی تھے اور بدری صحابیوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا بہت عظیم وعدہ ہے۔'' ❹

پروفیسر حافظ محمد سعید حفظہ اللہ فرماتے ہیں:

''خوب یاد رکھیں! سیدنا ثعلبہ رضی اللہ عنہ بدری صحابی ہیں اور تمام شرکائے بدر کے جنتی ہونے کی خوش خبری خود رسول اللہ ﷺ نے دی ہے۔'' ❺

---

❶ اصحابِ بدر، ص: ۱۱۲

❷ تفسیر اصدق البیان: ۳/ ۵۱۶

❸ صحابہ کرام انسائیکلو پیڈیا، ص: ۴۵۰

❹ تفسیر تیسیر الرحمٰن: ۱/ ۵۸۰

❺ تفسیر سورۃ التوبۃ، ص: ۲۹۴

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مولانا بشیر احمد حسیم فرماتے ہیں:

''یہ ثعلبہ بن حاطب بدری صحابی ہیں۔'' ❶

میاں محمد جمیل حفظہ اللہ فرماتے ہیں:

''حضرت ثعلبہ رضی اللہ عنہ بدری صحابی ہیں جو نہایت مخلص اور سچے مسلمان تھے۔'' ❷

اس کے علاوہ عصر حاضر کے کچھ جید علماء سے ہم نے رابطہ کیا تو انھوں نے بھی سیدنا ثعلبہ رضی اللہ عنہ کے بدری ہونے کی تصدیق فرمائی۔ چناں چہ ان علمائے کرام کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

فضیلۃ الشیخ ارشاد الحق اثری، مدیر ادارہ علوم الاثریہ فیصل آباد

فضیلۃ الشیخ مفتی عبیداللہ عفیف، امیر جمعیت اہل حدیث پاکستان

فضیلۃ الشیخ حافظ زبیر علی زئی، مدیر ماہنامہ ''الحدیث'' حضرو ضلع اٹک

فضیلۃ الشیخ مفتی مبشر احمد ربانی، رئیس مرکز الحسن للتعلیم والتربیۃ الاسلامیہ سبزہ زار کالونی، لاہور

فضیلۃ الشیخ حافظ صلاح الدین یوسف، مدیر شعبہ تحقیق وتالیف دار السلام لاہور

فضیلۃ الشیخ محمد یحییٰ گوندلوی، مدیر جامعہ تعلیم القرآن والحدیث ساہوالہ ضلع سیالکوٹ

فضیلۃ الشیخ محمد رفیق اثری، شیخ الحدیث جامعہ دار الحدیث محمدیہ جلالپور پیروالہ ضلع ملتان

فضیلۃ الشیخ عبدالرحمٰن ضیاء، شیخ الحدیث جامعہ ابن تیمیہ لاہور

فضیلۃ الشیخ ابوحمزہ سعید مجتبیٰ سعیدی، آف قلعہ منکیرہ ضلع بھکر

فضیلۃ الشیخ عبدالسلام رستمی، آف پشاور

فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالعزیز علوی، شیخ الحدیث جامعہ سلفیہ فیصل آباد

فضیلۃ الشیخ عبدالحمید ہزاروی، شیخ الحدیث جامعہ محمدیہ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ

---

❶ قصہ ثعلبہ کی حقیقت، ص: ۱۲

❷ فہم القرآن: ۲/ ۹۵۶-۹۵۷

نوٹ: ان علماء کے مراسلات ہمارے پاس محفوظ ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اعتراض:

بعض لوگ کہتے ہیں کہ غزوہ بدر میں شریک ہونے والے صحابی کا نام ثعلبہ بن حاطب بن ابی بلتعہ تھا نہ کہ ثعلبہ بن حاطب بن عمرو انصاری۔ چناں چہ ''ثعلبہ بن حاطب در عدالت قرآن'' کے مؤلف لکھتے ہیں:

زیر بحث ثعلبہ بن حاطب، حاطب بن ابی بلتعہ دونوں باپ بیٹا بدری ہیں اور اصحابِ بدر کے بارے میں ربانی سند مغفرت کے ساتھ ساتھ اعلان ہے کہ بدری ناری نہیں ہوں گے۔ [حدیث صحیح بخاری]

اس کے بعد مؤلف سیدنا حاطب بن ابی بلتعہ کا یوں تعارف کرواتے ہیں:

تعارف:

حاطب بن ابی بلتعہ، قحطانی النسل، یمنی، مکی اور مہاجر بھی تھا آپ ﷺ نے عویم بن ساعدہ انصاری سے آپ کی مؤاخات قائم کی تھی اور اس کے ساتھ ساتھ موصوف بدری بھی تھا۔ چناں چہ ایک دفعہ اس سے لغزش ہوئی تھی تو اللہ تعالیٰ نے **لا تتخذوا عدوی وعدوکم** نازل فرما کر تسامح فرمایا۔ دونوں باپ بیٹا بدری، مکی ہیں نہ کہ انصاری لہٰذا قرآن کے فیصلے کے تحت حاطب بن ابی بلتعہ اور ثعلبہ بن حاطب جنتی ہیں جب انصاری ہی نہیں تو پھر کیسے ان کو ''**منهم من عهد الله**'' کے تحت منافق قرار دیا جائے۔ ❶

آگے اسی کتاب میں لکھتے ہیں:

''رہا ثعلبہ بن حاطب کا مسئلہ تو اس کی تحقیق سابقہ اوراق میں گزر چکی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ثعلبہ بن حاطب بن ابی بلتعہ بدری جنتی ہے۔ ثعلبہ بن حاطب بنو عمرو سے متعلق اوسی انصاری منافق ہے۔'' ❷

---

❶ ثعلبہ بن حاطب در عدالت قرآن، ص: ۳، ٤

❷ ایضاً، ص: ٤٣

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جواب:

سیدنا حاطب بن ابی بلتعہ معروف صحابی کے بدری ہونے میں کوئی شک نہیں۔ لہٰذا اس کی تفصیل میں جانے کی ضرورت ہی نہیں البتہ ''ثعلبہ بن حاطب بن ابی بلتعہ'' کی شخصیت جو پیش کی گئی ہے اور پھر اسے گھسیٹ کر بدریوں میں شامل کیا گیا ہے یہ بات محل نظر ہے کیوں کہ

اولاً: موصوف کے نزدیک ثعلبہ بن حاطب بن ابی بلتعہ ایک معروف صحابی حاطب بن ابی بلتعہ کے بیٹے ہیں اور یہ دونوں باپ بیٹا بدری اور جنتی ہیں۔

موصوف نے حاطب بن ابی بلتعہ کا تو تعارف کروایا ہے حالاں کہ وہ ایک معروف صحابی ہیں اور ان کے بدری ہونے میں بھی کوئی اختلاف نہیں لیکن ثعلبہ بن حاطب بن ابی بلتعہ جو موصوف کے نزدیک حاطب بن ابی بلتعہ کے بیٹے ہیں، کا تعارف اٹھانے کی زحمت نہیں کی۔ حالاں کہ ثعلبہ بن حاطب بن ابی بلتعہ اس بات کا زیادہ حق رکھتا تھا کہ اس کا تعارف کروایا جاتا کیوں کہ یہ ایک مجہول شخصیت ہے۔

لہٰذا موصوف کی یہ ناانصافی اس بات کی بیّن دلیل ہے کہ ثعلبہ بن حاطب بن ابی بلتعہ ایک خیالی شخصیت ہے اگر سیدنا حاطب بن ابی بلتعہ کا اس نام کا کوئی بیٹا بدری صحابی ہوتا تو موصوف ضرور اس کا تعارف کرواتے۔ معلوم ہوا کہ ثعلبہ بن حاطب بن ابی بلتعہ مؤلف ''ثعلبہ بن حاطب درعدالت قرآن'' کی اپنی ذاتی اختراع ہے۔

ثانیاً: ثعلبہ بن حاطب بن ابی بلتعہ نام کا کوئی صحابی روئے زمین پر نہیں آیا۔ متقدمین میں سے کسی نے بھی اس کا ذکر نہیں کیا اگر اس نام کا کوئی بدری صحابی ہوتا تو ضرور ائمہ محدثین کتب تراجم صحابہ میں اسے بیان کرتے۔ تاحال صحابہ کرام کے حالات پر لکھی جانے والی جتنی بھی معروف کتب اس وقت دنیا میں موجود ہیں ان میں سے کسی ایک میں بھی مذکورہ نام کے کسی بدری صحابی کا ترجمہ نہیں ملتا۔

ذیل میں ہم ''ثعلبہ'' ناموں کی فہرست دے رہے ہیں تاکہ بات مزید کھل کر سامنے آسکے اور کسی قسم کی کوئی غلط فہمی نہ رہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

''ثعلبہ'' ناموں کی فہرست

❀......امام ابن حبان رحمہ اللہ نے ''کتاب الثقات'' میں سات نام ذکر کیے ہیں، جو یہ ہیں:

(۱)......ثعلبہ بن عمرو بن محصن	(۵)......ثعلبہ بن سہیل
(۲)......ثعلبہ بن حاطب بن عمرو	(۶)......ثعلبہ بن سَعْیَہ
(۳)......ثعلبہ بن زہدم الحنظلی	(۷)......ثعلبہ بن عبدالرحمٰن انصاری
(۴)......ثعلبہ بن الحکم اللیثی	

❀......امام بغوی رحمہ اللہ نے ''معجم الصحابۃ'' میں چھ نام ذکر کیے ہیں:

(۱)......ثعلبہ بن الحکم	(۴)......ثعلبہ بن ابی صُعَیر
(۲)......ثعلبہ بن حاطب انصاری	(۵)......ثعلبہ الحارثی
(۳)......ثعلبہ بن ابی مالک القرظی	(۶)......ثعلبہ بن زہدم الحنظلی

❀......حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے ''البدایۃ والنہایۃ'' میں چار نام ذکر کیے ہیں:

(۱)......ثعلبہ بن حاطب بن عمرو	(۳)......ثعلبہ بن عمرو بن محصن
(۲)......ثعلبہ بن عمرو بن عبید	(۴)......ثعلبہ بن عتمہ بن عدی

❀......امام ابن عبدالبر رحمہ اللہ نے ''الاستیعاب'' میں گیارہ نام ذکر کیے ہیں:

(۱)......ثعلبہ بن غنمہ انصاری	(۷)......ثعلبہ بن سَعْیَہ
(۲)......ثعلبہ بن سعد بن مالک	(۸)......ثعلبہ بن سہیل
(۳)......ثعلبہ بن عمرو	(۹)......ثعلبہ بن زہدم
(۴)......ثعلبہ بن حاطب بن عمرو	(۱۰)......ثعلبہ بن الحکم
(۵)......ثعلبہ بن سلام	(۱۱)......ثعلبہ بن صُعَیر
(۶)......ثعلبہ بن ابی مالک	

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

❀......امام طبرانی رحمہ اللہ نے ''معجم الکبیر'' میں چودہ نام ذکر کیے ہیں:

(۱)......ثعلبہ بن الحکم اللیثی	(۸)......ثعلبہ الجُذُعی
(۲)......ثعلبہ ابوعبداللہ انصاری	(۹)......ثعلبہ بن صُعَیر العُذرِی
(۳)......ثعلبہ بن زہدم الحنظلی	(۱۰)......ثعلبہ بن قیظی الانصاری
(۴)......ثعلبہ بن حاطب بن عمرو	(۱۱)......ثعلبہ بن ساعدہ
(۵)......ثعلبہ بن ابی مالک القرظی	(۱۲)......ثعلبہ بن عمرو الانصاری
(۶)......ثعلبہ ابوعبدالرحمٰن الانصاری	(۱۳)......ثعلبہ بن سعد الساعدی
(۷)......ثعلبہ بن سَعْیَہ	(۱۴)......ثعلبہ بن عنمۃ الانصاری

❀......امام ابونعیم الاصبہانی رحمہ اللہ نے ''معرفۃ الصحابۃ'' میں انیس نام ذکر کیے ہیں:

(۱)......ثعلبہ بن الحکم اللیثی	(۱۱)......ثعلبہ بن قیظی الانصاری
(۲)......ثعلبہ بن زہدم	(۱۲)......ثعلبہ بن زید الانصاری
(۳)......ثعلبہ ابوعبداللہ الانصاری	(۱۳)......ثعلبہ بن حاطب الانصاری
(۴)......ثعلبہ بن ابی مالک القرظی	(۱۴)......ثعلبہ بن عمرو بن محصن
(۵)......ثعلبہ ابوعبدالرحمٰن الانصاری	(۱۵)......ثعلبہ بن الجذع الانصاری
(۶)......ثعلبہ بن سعد الساعدی	(۱۶)......ثعلبہ بن ساعدہ
(۷)......ثعلبہ بن صعیر العذری	(۱۷)......ثعلبہ بن عبدالرحمٰن الانصاری
(۸)......ثعلبہ بن ودیعۃ الانصاری	(۱۸)......ثعلبہ بن زبیب
(۹)......ثعلبہ بن سعیہ	(۱۹)......ثعلبہ بن ابی رقیۃ
(۱۰)......ثعلبہ بن عنمۃ	

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

❀......امام ابن الاثیر نے ''اسد الغابة'' میں انتیس نام ذکر کیے ہیں۔

(۱)......ثعلبہ بن ابی بلتعہ	(۱۶)......ثعلبہ بن سعیہ
(۲)......ثعلبہ بن جزع الانصاری	(۱۷)......ثعلبہ بن سلام
(۳)......ثعلبہ بہرانی	(۱۸)......ثعلبہ بن سہیل
(۴)......ثعلبہ بن حارث	(۱۹)......ثعلبہ بن صعیر
(۵)......ثعلبہ بن حاطب بن عمرو	(۲۰)......ثعلبہ بن عبداللہ الانصاری
(۶)......ثعلبہ بن حکم	(۲۱)......ثعلبہ بن عبدالرحمٰن الانصاری
(۷)......ثعلبہ بن رقیہ	(۲۲)......ثعلبہ بن علاء کنانی
(۸)......ثعلبہ ابو حبیب	(۲۳)......ثعلبہ ابو عبدالرحمٰن الانصاری
(۹)......ثعلبہ بن زبیب	(۲۴)......ثعلبہ بن عمرو بن محصن الانصاری
(۱۰)......ثعلبہ بن زہدم	(۲۵)......ثعلبہ بن عمرو
(۱۱)......ثعلبہ بن زید الانصاری	(۲۶)......ثعلبہ بن عتمہ بن عدی
(۱۲)......ثعلبہ بن زید	(۲۷)......ثعلبہ بن قیظی بن صخر
(۱۳)......ثعلبہ بن زید بن حارث	(۲۸)......ثعلبہ بن ابی مالک القرظی
(۱۴)......ثعلبہ بن ساعدہ	(۲۹)......ثعلبہ بن ودیعہ
(۱۵)......ثعلبہ بن سعد	

❀......حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ''الاصابہ فی تمییز الصحابة'' میں چونتیس نام ذکر کیے ہیں۔

(۱)......ثعلبہ بن اوس	(۶)......ثعلبہ بن حاطب او ابن ابی حاطب
(۲)......ثعلبہ بن ابی بلتعہ	(۷)......ثعلبہ بن حرام
(۳)......ثعلبہ بن ثابت	(۸)......ثعلبہ بن الحکم
(۴)......ثعلبہ بن حاطب الانصاری	(۹)......ثعلبہ بن خِدام الانصاری
(۵)......ثعلبہ بن الحارث	(۱۰)......ثعلبہ بن زہدم التمیمی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۱۱)......ثعلبہ بن زید بن الحارث	(۲۳)......ثعلبہ بن عمرو بن محصن
(۱۲)......ثعلبہ بن زید الانصاری	(۲۴)......ثعلبہ بن عمرو
(۱۳)......ثعلبہ بن ساعدہ	(۲۵)......ثعلبہ بن عنمۃ
(۱۴)......ثعلبہ بن سعد بن مالک	(۲۶)......ثعلبہ بن قیس
(۱۵)......ثعلبہ بن سعیہ	(۲۷)......ثعلبہ بن قیظی
(۱۶)......ثعلبہ بن سلام	(۲۸)......ثعلبہ بن ابی مالک
(۱۷)......ثعلبہ بن سوید الانصاری	(۲۹)......ثعلبہ بن ودیعۃ الانصاری
(۱۸)......ثعلبہ بن سہیل	(۳۰)......ثعلبہ التمیمی العنبری
(۱۹)......ثعلبہ بن صعیر	(۳۱)......ثعلبہ الانصاری
(۲۰)......ثعلبہ بن عبداللہ بن سام	(۳۲)......ثعلبہ ابوعبدالرحمٰن الانصاری
(۲۱)......ثعلبہ بن عبدالرحمٰن الانصاری	(۳۳)......ثعلبہ بن عبید بن عدی
(۲۲)......ثعلبہ بن عمرو الجزامی	(۳۴)......ثعلبہ

❀......امام بخاری رحمہ اللہ نے ''التاریخ الکبیر'' میں بارہ نام ذکر کیے ہیں۔

(۱)......ثعلبہ بن الحکم اللیثی	(۸)......ثعلبہ بن سہیل
(۲)......ثعلبہ بن زہدم الحنظلی التمیمی	(۹)......ثعلبہ بن مسلم الخثعمی
(۳)......ثعلبہ بن ابی مالک القرظی المدینی	(۱۰)......ثعلبہ ابولکنود الحمراوی
(۴)......ثعلبہ بن یزید الحمانی	(۱۱)......ثعلبہ بن الفرات بن عبدالرحمٰن بن اسامہ
(۵)......ثعلبہ بن عباد العبدی البصری	(۱۲)......ثعلبہ بن بلال العبدی
(۶)......ثعلبہ ابوبحر	
(۷)......ثعلبہ الاسلمی	

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

❀......امام ابن ابی حاتم نے ''کتاب الجرح والتعدیل'' میں بائیس نام ذکر کیے ہیں:

(۱)......ثعلبہ بن سعد بن مالک بن خالد	(۱۲)......ثعلبہ بن یزید الحمانی
(۲)......ثعلبہ بن حاطب الانصاری	(۱۳)......ثعلبہ بن ضبیعۃ
(۳)......ثعلبہ والد عبداللہ بن ثعلبہ	(۱۴)......ثعلبہ بن ابی الکنو دالحمراوی
(۴)......ثعلبہ بن عمرو بن محصن	(۱۵)......ثعلبہ بن عباد العبدی
(۵)......ثعلبہ بن سعیہ	(۱۶)......ثعلبہ بن سہیل ابو مالک
(۶)......ثعلبہ بن عتمۃ بن عدی الانصاری	(۱۷)......ثعلبہ ابو بحر
(۷)......ثعلبہ الانصاری مصری	(۱۸)......ثعلبہ بن مسلم الخثعمی
(۸)......ثعلبہ بن الحکم اللیثی	(۱۹)......ثعلبہ الاسلمی
(۹)......ثعلبہ بن سہیل	(۲۰)......ثعلبہ بن الفرات بن عبدالرحمٰن
(۱۰)......ثعلبہ بن ابی مالک القرظی	(۲۱)......ثعلبہ بن زیاد
(۱۱)......ثعلبہ بن زہدم	(۲۲)......ثعلبہ بن بلال العمی

❀......امام ابن قانع رحمہ اللہ نے ''معجم الصحابہ'' میں سات نام ذکر کیے ہیں:

(۱)......ثعلبہ بن الحکم بن عرفطۃ بن الحارث	(۵)......ثعلبہ بن ابی مالک
(۲)......ثعلبہ الانصاری	(۶)......ثعلبہ بن حاطب الانصاری
(۳)......ثعلبہ بن صعیر	(۷)......ثعلبہ بن زہدم الیربوعی
(۴)......ثعلبہ بن عمرو بن محصن	

❀......سب سے زیادہ نام حافظ ابن حزم رحمہ اللہ نے ''جمھرۃ انساب العرب'' میں ذکر کیے ہیں جن کی تعداد پچپن ہے۔

(۱)......ثعلبہ بن اعصر بن سعد	(۳)......ثعلبہ بن بکر بن حبیب
(۲)......ثعلبہ بن انمار بن عمرو	(۴)......ثعلبہ بن بھثۃ بن سلیم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۵)......ثعلبہ بن تیم الادرم بن غالب

(۶)......ثعلبہ بن جدعاء بن ذہل

(۷)......ثعلبہ بن حفتۃ بن عمرو

(۸)......ثعلبہ بن الحارث بن انمار

(۹)......ثعلبہ بن الحارث بن تیم اللہ

(۱۰)......ثعلبہ بن حاطب بن عمرو الانصاری

(۱۱)......ثعلبہ بن حداد بن ظالم

(۱۲)......ثعلبہ بن حنظلۃ بن سیار

(۱۳)......ثعلبہ بن دووان بن اسد

(۱۴)......ثعلبہ بن الدول بن حنیفۃ

(۱۵)......ثعلبہ بن الدول بن سعد مناۃ

(۱۶)......ثعلبہ بن ذوھل بن رومان

(۱۷)......ثعلبہ بن رومان بن جندب

(۱۸)......ثعلبہ بن زید بن الحارث

(۱۹)......ثعلبہ بن سدوس بن شیبان

(۲۰)......ثعلبہ بن سعد بن ذبیان

(۲۱)......ثعلبہ بن سعد بن خبۃ

(۲۲)......ثعلبہ بن سعد مالک

(۲۳)......ثعلبہ بن سعد بن مناۃ بن غامد

(۲۴)......ثعلبہ بن سلامان بن ثعل

(۲۵)......ثعلبہ بن سلامۃ بن جحدم

(۲۶)......ثعلبہ بن سلیم بن فہم

(۲۷)......ثعلبہ بن شیبان بن ثعلبہ

(۲۸)......ثعلبہ بن صعیر بن عبداللہ

(۲۹)......ثعلبہ بن الظرب

(۳۰)......ثعلبہ بن عامر بن ذہل

(۳۱)......ثعلبہ بن عامر بن عدی

(۳۲)......ثعلبہ بن عبید بن مبشر

(۳۳)......ثعلبہ بن عکابۃ

(۳۴)......ثعلبہ بن عمرو بن حفتۃ

(۳۵)......ثعلبہ بن عمرو

(۳۶)......ثعلبہ بن عمرو بن عوف

(۳۷)......ثعلبہ بن عمرو بن الخوث

(۳۸)......ثعلبہ بن عمرو بن المجالد

(۳۹)......ثعلبہ بن عمرو بن محصن

(۴۰)......ثعلبہ بن خوقل

(۴۱)......ثعلبہ بن قیس بن ثعلبہ

(۴۲)......ثعلبہ الکاہن بن عبداللہ

(۴۳)......ثعلبہ بن کعبہ

(۴۴)......ثعلبہ بن کعب بن عمرو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۴۵)......ثعلبہ بن مازن بن الازد
(۴۶)......ثعلبہ بن مالک الحبلی
(۴۷)......ثعلبہ بن مالک بن فہم
(۴۸)......ثعلبہ بن مالک بن کعب
(۴۹)......ثعلبہ بن محلم بن ذہل
(۵۰)......ثعلبہ بن مربن اد
(۵۱)......ثعلبہ بن ملکان بن کنانۃ
(۵۲)......ثعلبہ بن ملیل
(۵۳)......ثعلبہ بن وائل بن قیس
(۵۴)......ثعلبہ بن یربوع بن حنظلۃ
(۵۵)......ثعلبہ العقعاء بن عمرو

❀......امام ذہبی رحمہ اللہ نے ''تجرید اسماء الصحابۃ'' میں ستائیس نام ذکر کیے ہیں:

(۱)......ثعلبہ بن ابی بلتعہ
(۲)......ثعلبہ بن الجدع الانصاری
(۳)......ثعلبہ بن الحارث بن الحزام
(۴)......ثعلبہ البہرانی
(۵)......ثعلبہ بن حاطب بن عمرو الانصاری
(۶)......ثعلبہ بن الحکم اللیثی
(۷)......ثعلبہ ابوحبیب العنبری
(۸)......ثعلبہ بن ابی رقبۃ اللخمی
(۹)......ثعلبہ بن زبیب العنبر
(۱۰)......ثعلبہ بن زہدم الحنظلی
(۱۱)......ثعلبہ بن زید الانصاری
(۱۲)......ثعلبہ بن ساعدۃ بن مالک
(۱۳)......ثعلبہ بن سعد بن مالک
(۱۴)......ثعلبہ بن سعیہ
(۱۵)......ثعلبہ بن سلام
(۱۶)......ثعلبہ بن سہیل
(۱۷)......ثعلبہ بن صعیر
(۱۸)......ثعلبہ بن عبداللہ الانصاری
(۱۹)......ثعلبہ بن عبدالرحمٰن الانصاری
(۲۰)......ثعلبہ بن العلاء
(۲۱)......ثعلبہ بن عبید بن عدی
(۲۲)......ثعلبہ بن عمرو بن محصن
(۲۳)......ثعلبہ بن عمرو
(۲۴)......ثعلبہ بن عتمہ بن عدی
(۲۵)......ثعلبہ بن قیظی بن صخر بن سلمۃ
(۲۶)......ثعلبہ بن ابی مالک
(۲۷)......ثعلبہ بن ودیعۃ الانصاری

اس فہرست میں ہم نے تقریباً ان تمام شخصیات کا ذکر کر دیا ہے جو ثعلبہ کے نام سے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

موسوم تھے۔(وللہ الحمد) لیکن اس مکمل فہرست میں ثعلبہ بن حاطب بن ابی بلتعہ کا نام کہیں بھی ذکر نہیں ہوا۔

علاوہ ازیں امام ابن سعد رحمہ اللہ کی "الطبقات الکبریٰ" ابوعبید القاسم بن سلام رحمہ اللہ کی "کتاب النسب" اور ابن الکلبی کی "جمھرۃ النسب" میں بھی ہمیں کافی تلاش بسیار کے باوجود مذکورہ نام کی کسی شخصیت کا ذکر نہیں ملا۔

معلوم ہوا کہ محدثین میں سے کسی ایک سے بھی ثعلبہ بن حاطب بن ابی بلتعہ کا بدری ہونا تو درکنار، صحابی رسول ہونا بھی ثابت نہیں۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ یہ ایک خیالی شخصیت ہے جو مؤلف "ثعلبہ بن حاطب درعدالت قرآن" جیسے لوگوں کی اختراع ہے۔

اس کے برعکس ان محدثین ومؤرخین نے سیدنا ثعلبہ بن حاطب الانصاری کا نہ صرف عام صحابہ بلکہ اصحابِ بدر میں ذکر کیا ہے۔(کما مر) "عدالت قرآن" کے چیف جسٹس کو چاہیے تھا کہ جب انھوں نے بڑے شدومد سے ثعلبہ بن حاطب بن ابی بلتعہ کو سیدنا حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کا بیٹا قرار دیتے ہوئے اسے مہاجر، اور بدری ہونے کی ڈگری دی تو اس کے لیے کم از کم کسی ایک کتاب کا حوالے دینے کی زحمت اٹھا لیتے جب کہ ایسا نہیں۔ کیوں کہ موصوف کے پاس اس کا کوئی ثبوت ہی نہ تھا اگر ہوتا تو وہ اسے ضرور ذکر کرتے۔ اس کے برعکس ہم نے الحمدللہ اپنے موقف پر کئی کبار محدثین اور قدیم وجدید علماء کے حوالوں کا ڈھیر لگا دیا ہے۔ وللہ الحمد

کیا سیدنا ثعلبہ بن حاطب انصاری رضی اللہ عنہ واقعی مکار اور منافق تھے؟

مؤلف "ثعلبہ بن حاطب درعدالت قرآن" سیدنا ثعلبہ بن حاطب انصاری رضی اللہ عنہ کے متعلق اپنا بغض ظاہر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ثعلبہ بن حاطب انصاری مدنی یہ شخص مدینہ کے محلہ بنی عوف قبا میں رہتا تھا اور یہ شخص __انتہائی مکار__ اور غریب تھا، انسانیت کی ہمدردی کے پیش نظر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دولت کی درخواست کی۔ آپ نے اسے مشورہ دیا کہ کم خرچ بالانشین والی زندگی بہتر ہے اس زندگی سے جس میں حقوق وفرائض کی ادائیگی نہ ہوسکے۔ خیر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی جس کے نتیجہ میں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ثعلبہ بن حاطب مال دار بن گیا اسلام کے رکن نماز اور جمعہ کا بالکل تارک ہوگیا، زکوۃ کے امتحان میں بالکل فعل ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا مال قبول کرنے کی بجائے اس کے دل پر نفاق کی چھاپ لگادی۔ دورِ عثمانی تک اپنے نفاق کا ﴿نَحْنُ مُسْتَهْزِءُونَ﴾ ''ہم ٹھٹھا کرتے ہیں'' کے تحت مکاری ہی رہا۔ کسی صحابی نے اس کی زکوۃ قبول نہ کی۔ بالآخر یہ جہنم واصل ہوا۔ [1]

مؤلف نے سیدنا ثعلبہ بن حاطب انصاری رضی اللہ عنہ پر زہر افشانی جس قصے کو بنیاد بنا کر کی ہے اس کی اصل حقیقت تو آنے والی سطور میں آپ ملاحظہ فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ

تاہم موصوف کا اپنے مذکورہ کتابچے میں ایک صحابی رسول کے متعلق انتہائی مکار، منافق اور جہنمی جیسے الفاظ کا استعمال کرنا انتہائی قابل افسوس ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں منافقین نے صحابہ کرام کو بے وقوف کہا تو اللہ تعالیٰ نے انھیں ہی بے وقوف بنادیا ﴿اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَ لٰـكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ﴾ [۲/ البقرة:۱۳] ''سن لو! وہ خود ہی بے وقوف ہیں اور لیکن وہ علم نہیں رکھتے۔'' بالکل اسی طرح جب موصوف نے ایک بدری صحابی کو مکار کہا تو اللہ تعالیٰ نے اس پر گرفت کرتے ہوئے کہنے والے کی کئی مکاریوں سے پردہ ہٹادیا جس کی چند مثالیں ہم ذیل میں بیان کرتے ہیں:

مکاری نمبر (1):

مؤلف نے اپنی کتاب کا نام رکھا ہے ''ثعلبہ بن حاطب رضی اللہ عنہ درعدالت قرآن'' یعنی ثعلبہ بن حاطب رضی اللہ عنہ قرآن کی عدالت میں۔ اب چاہیے تو یہ تھا کہ موصوف اپنے دعوے کے مطابق قرآن ہی سے دلائل پیش کرتے اور سیدنا ثعلبہ رضی اللہ عنہ کا منافق اور جہنمی ہونا قرآنِ مجید سے ہی ثابت کرکے دکھاتے جب کہ ایسا نہیں۔ باہر والے صفحہ پر تو ''ثعلبہ بن حاطب در عدالت قرآن'' لکھا ہے لیکن اندر صفحہ نمبر ۵ پر لکھتے ہیں: زیر ترتیب کتابچہ ثعلبہ بن حاطب ''عدالت قرآن'' کا ماخذ قرآن وحدیث، تفسیر اور تاریخ کو قرار دیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں

---

[1] ثعلبہ بن حاطب در عدالت قرآن، ص: ۳، ٤

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

متقدمین اور متاخرین کے ہر مکتب فکر کی کتب سے استفادہ کیا گیا ہے۔ ❶

ہر مکتب فکر میں شیعہ حضرات بھی شامل ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ موصوف نے شیعہ حضرات کی کتب سے بھی استفادہ کیا ہے مثلاً تفسیر مجمع البیان طبرسی، کتاب الصافی فی تفسیر القرآن (امامیہ)، ترجمہ مقبول قرآن اور منہج الصادقین۔ ❷

ثابت ہوا کہ موصوف کے ماخذ میں کتب شیعہ بھی ہیں اور شیعہ حضرات کی صحابہ کرام سے عداوت اور بغض کسی سے ڈھکا چھپا نہیں تفصیل سے یہ سطور قاصر ہیں۔ اب دیکھیں کہاں دعویٰ ثعلبہ بن حاطب درعدالت قرآن اور کہاں مذکورہ کتب؟ جب کتاب کا نام ''عدالت قرآن'' تھا تو موصوف کو چاہیے تھا قرآن ہی سے سیدنا ثعلبہ کو جہنمی ثابت کر کے دکھاتے، دیگر کتب کی طرف مراجعت کی کیا ضرورت تھی اور پھر کتب شیعہ جو ویسے ہی توہین صحابہ سے لبریز ہیں۔ اگر کتاب کا ماخذ ہر مکتب فکر کی کتب کو قرار دینا تھا تو پھر ''ثعلبہ بن حاطب درعدالت قرآن'' نام رکھ کے لوگوں کو دھوکا دینے کی کیا ضرورت تھی؟ یہ مکاری نہیں تو اور کیا ہے؟

ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ
دیتے ہیں دھوکا یہ بازی گر کھلا

مکاری نمبر (2):

موصوف اپنی کتاب ''ثعلبہ بن حاطب درعدالت قرآن'' کے صفحہ نمبر ۳۹ پر لکھتے ہیں:

الاستیعاب کے مؤلف ابن عبدالبر رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں کہ

ثعلبہ بن حاطب بن عمرو بن عبید بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف، آپ ﷺ نے آخی رسول اللہ ﷺ بین ثعلبة بن حاطب هذا وبین معتب بن عوف ابن الحمراء شهد بدرا واحد وهو مانع الصدقة .

آپ نے ثعلبہ اور معتب بن عوف کے ساتھ مواخات بنائی یہی شخص مانع زکوۃ ہے جس

---

❶ ص: ٥ ❷ دیکھیں، ص: ٦، ٧

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے بارے میں منھم من عاھد اللہ نازل ہوئی تھی۔

موصوف کی عبارت ہم نے من وعن نقل کر دی ہے۔اب اس عربی عبارت میں خط کشیدہ الفاظ "شھد بدرا واحدا" کا ترجمہ جان بوجھ کر چھوڑ دیا ہے تاکہ عام آدمی کو پتا نہ چل سکے کہ ابن عبدالبر بھی ثعلبہ بن حاطب کو بدری تسلیم کرتے ہیں۔ کیوں کہ موصوف کے بقول "ثعلبہ بن حاطب انصاری کو گھسیٹ کر اصحابہ بدر میں شامل کرنا صحیح نہیں۔ ❶

مزید گوہر افشانی یوں فرماتے ہیں: ثعلبہ بن حاطب غیر بدری ناری ہیں۔ ❷

لہٰذا حافظ ابن عبدالبر کی عبارت "شھد بدرا واحد" "وہ (ثعلبہ) بدر اور احد میں شریک تھا" کو اپنے مؤقف کے خلاف پا کر اس کا ترجمہ ہی چھوڑ دیا اور پھر نیچے اردو عبارت میں خط کشیدہ الفاظ کا اپنی طرف سے اضافہ کر دیا تاکہ پڑھنے والا یہ سمجھے کہ مذکورہ عبارت ابن عبدالبر رحمہ اللہ ہی کی عربی عبارت کا ترجمہ ہے۔ موصوف اب خود ہی بتائیں کہ آپ کی مذکورہ حرکت کو مکاری کہیں یا عیاری کہیں؟

ہم تو اس لیے چپ تھے کہ تماشہ نہ بنے
وہ سمجھے کہ شاید ہمیں ان سے گلہ نہیں

مکاری نمبر (3):

موصوف نے اپنے ایک دوسرے کتابچے "ثعلبہ بن حاطب پر ایک علمی وتحقیقی مقالہ" صفحہ نمبر ۶ پر لکھتے ہیں: "ثعلبہ بن حاطب درعدالت قرآن" کے موضوع پر ایک رسالہ مرتب کیا تھا اس پر بعض احباب نے اپنے اپنے حلقہ اثر میں کچھ غلط رنگ دینے کی سعی کی لیکن الحمدللہ وہ کامیاب نہ ہو سکے۔ **ثعلبہ بن حاطب انصاری منافق کے قرآن وحدیث اور تاریخ سے دلائل دیے گئے تھے۔**

مذکورہ عبارت میں خط کشیدہ الفاظ موصوف کی مکاری کا واضح ثبوت پیش کر رہے ہیں اور

---

❶ ثعلبہ بن حاطب در عدالت قرآن، ص:۵

❷ ایضاً، ص:۲۳

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اگر یہ مکاری نہیں تو پھر وہ بتائیں کہ

❀......قرآنِ مجید کی کس آیت میں ثعلبہ بن حاطب بن ابی بلتعہ کے بدری و جنتی اور ثعلبہ بن حاطب انصاری کے مکار، منافق اور جہنمی ہونے کا ذکر ہے؟

❀......کس حدیث میں ثعلبہ بن حاطب بن ابی بلتعہ کے بدری و جنتی اور ثعلبہ انصاری کے مکار، منافق اور جہنمی ہونے کا ذکر ہے؟ نیز کیا وہ احادیث صحیح بھی ہیں؟ ائمہ محدثین میں سے کس کس نے اسے صحیح قرار دیا ہے؟

❀......تاریخ کی کن کن کتب میں ثعلبہ بن حاطب بن ابی بلتعہ کے بدری و جنتی اور ثعلبہ انصاری کے مکار، منافق اور ناری ہونے کا ذکر ہے؟ نیز وہ کتب تاریخ باسند ہیں یا بے سند؟ اگر باسند ہیں تو مذکورہ واقعہ کی اسنادی حالت کیسی ہے؟

کیا ثعلبہ بن ابی حاطب نام کی کوئی شخصیت ہے؟

بعض لوگ کہتے ہیں کہ جنگ بدر میں شریک ہونے والا ثعلبہ بن حاطب انصاری رضی اللہ عنہ غزوہ احد میں شہید ہوگیا تھا جب کہ خلافت عثمان میں فوت ہونے والا صاحب القصہ ثعلبہ بن ابی حاطب ایک دوسرا شخص ہے جو بدری نہیں۔ یعنی ثعلبہ نام کے دو شخصوں میں سے ایک بدری تھا اور وہ جنتی بھی تھا جو غزوہ احد میں شہید ہوا جب کہ دوسرا شخص جو مانع الصدقہ تھا وہ ثعلبہ بن ابی حاطب غیر بدری ہے اور وہ خلافت عثمان میں فوت ہوا۔

اس بات کو زیادہ تقویت حافظ ابن حجر العسقلانی کی **"الاصابہ فی تمییز الصحابة"** میں اس حوالے سے بیان کردہ عبارت سے بھی ملی ہے اور حافظ ابن حجر کا میلان بھی اسی طرف ہے اور پھر آگے آپ سے دیگر کئی علماء نے اس میلان کو عاریتاً لے کر اپنے موقف کی تائید میں پیش کیا۔

لیکن ہمیں حافظ موصوف اور اس موقف کے حامی دیگر علماء سے درج ذیل وجوہات کی بنا پر اختلاف ہے:

① ...... جب حافظ ابن حجر رحمہ اللہ خود اس قصے کے متعلق فرماتے ہیں:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ولا اظنه یصح . ❶

میں اس قصے کو صحیح نہیں سمجھتا۔ تو پھر ثعلبہ بن ابی حاطب نامی ایک مجہول شخصیت پیش کرنے کی کیا ضرورت تھی۔

②...... حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کے مقابلے میں دوسرے جلیل القدر ائمہ کرام ثعلبہ نامی افراد کا مختلف انداز میں تذکرہ کر رہے ہیں لیکن ان میں سے کسی ایک نے بھی ثعلبہ بن ابی حاطب کا ذکر نہیں کیا اور نہ ہی حافظ سے قبل کسی نے یہ نام پیش کیا۔

③...... کبار محدثین ومفسرین صاحب قصہ ثعلبہ بن حاطب رضی اللہ عنہ کو ہی قرار دے رہے ہیں جیسے امام الذہبی، ابن کثیر، ابن جریر طبری، القرطبی، ابن الجوزی، ابن ابی حاتم، بیہقی، ابن الاثیر، ابن عبدالبر رحمہم اللہ وغیرہ۔

④...... حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ابن الکلبی اور ابن مردویہ کی تفسیر کے حوالے سے لکھا ہے حالاں کہ ابن الکلبی بذاتِ خود ایک متنازع اور مختلف فیہ شخصیت ہے اور تفسیر ابن مردویہ کی روایت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بیان کرنے والا عطیہ بن سعد بن جنادہ ہے جو سخت ضعیف اور شیعہ ہے۔ لہٰذا یہ قصہ سرے سے ہی جھوٹا اور من گھڑت ہے۔

فضیلۃ الشیخ جناب سلیم الہلالی فرماتے ہیں:

پہلی بات تو یہ ہے کہ ابن الکلبی پر ہی نظر ہے کیوں کہ یہ محمد بن السائب الکلبی جو فن نساب سے مشہور ہے، متہم بالکذب راوی ہے، امام الذہبی رحمہ اللہ نے المیزان میں [۳/ ۵۵۹] پر کہا ہے: ''لا یحل ذکرہ فی الکتب فکیف الا حتجاج بہ'' ابن الکلبی کا نام کتب میں ذکر کرنا ہی صحیح اور درست نہیں تو اس کو قابل حجت کیسے تسلیم کیا جا سکتا ہے اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے التہذیب میں [۹/ ۱۸۰] پر کہا ہے کہ الساجی نے ابن الکلبی کے متعلق کہا ہے کہ وہ متروک الحدیث اور انتہائی ضعیف راوی ہے اس میں صرف تشیع ہی نہیں بلکہ شیعیت کی زبردست حمایت، وفاداری اور طرف داری پائی جاتی ہے۔ المختصر ثقات

---

❶ الاصابۃ ترجمہ ثعلبہ بن ابی حاطب

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اہل النقل نے اس کی مذمت کی ہے اور اس کی روایات کو احکام وفروع میں قبول کرنے سے انکار کیا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اگر بالفرض ابن الکلبی کی بات تسلیم کرلی جائے تو یہ قصہ سرے ہی سے بے بنیاد اور غلط ہو جاتا ہے کیوں کہ اس عالم میں پھر اس نام کی اور کوئی شخصیت ہی نہیں ہے اور ان روایات کا تذکرہ، بحث اور تحقیق بھی رائیگاں، فضول اور بے معنی ہو جاتی ہے، اس لیے کہ جس شخص کی طرف یہ روایات منسوب ہیں اور جس کا نام ان روایات میں درج ہے اگر اس نام کو ہی ختم کر دیا جائے اور ایک خیالی نام جس کا وجود تک نہیں ہے اس واقعہ میں داخل کر دیا جائے تو قصہ اصل سرے سے ہی بے معنی اور بے بنیاد بن جاتا ہے۔ صحیح بات وہی ہے جو کہ ابن الاثیر رحمہ اللہ نے اسد الغابہ میں [۱/ ۲۸۵] پر ابن الکلبی پر تعلیق لگاتے ہوئے کہی ہے:

" فاما یکون ابن الکلبی قد وھم فی مثله او تکون القصه غیر صحیحه او یکون غیرہ وھو ھو لا شک فیه ."

اس مذکورہ قصہ میں ثعلبہ بن حاطب رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی اور شخص کو مراد لینا ممکن ہی نہیں ہے۔ البتہ ابن الکلبی کی کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کو وہم اور غلطی لگی ہے یا یہ قصہ غیر صحیح ہے تو صحیح بات یہ ہے کہ ابن الکلبی کو غلطی لگی ہے۔ ان مذکورہ روایات میں ثعلبہ بن حاطب رضی اللہ عنہ کی شخصیت ہی مراد ہے۔ اس کے بعد یہ کہا جا سکتا ہے کہ جو ان کی طرف قصہ منسوب کیا گیا ہے وہ غیر صحیح ہے تاکہ ابن الکلبی کے وہم اور قصہ کے حقیقت حال میں فرق کیا جا سکے کہ قصہ تو غلط ہی ہے لیکن یہ روایات قصہ کو جس شخصیت کی طرف منسوب کرتی ہیں وہ ثعلبہ بن حاطب الانصاری البدری ہی ہے اور کوئی شخص نہیں ہے۔

تیسری بات ابن مردویہ کی روایت پر بحث ہے جو کہ عطیہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما کی سند سے مروی ہے جس کو حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کے میلان طبع نے قوی بنا دیا تھا وہ روایت اصول حدیث کی اصطلاح میں انتہائی گری ہوئی ردی قسم کی ساقط سند ہے جو کہ محدثین کے نزدیک قابل حجت نہیں ہے۔ اب بات حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کے میلان طبع کی باقی رہ گئی ہے تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری میں (۳/ ۲۶۶) پر ثعلبہ رضی اللہ عنہ کے قصہ سے احتجاج

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اخذ کرنے کو رد کیا ہے اور قابل حجت قرار نہیں دیا تو وہ قصہ یہاں تقویت کے لیے کیسے حجت بن سکتا ہے؟ ابن الاثیر رحمہ اللہ نے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کا مناقشہ کچھ ان الفاظ میں ذکر کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ اگر ثعلبہ بن حاطب رضی اللہ عنہ کا قصہ صحیح ثابت ہو جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ جزیہ اور زکوٰۃ دونوں ایک ہی سال میں یعنی سنہ ۹ھ میں فرض ہوئے ہیں۔ تو حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اس کا جواب ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں یہ ناممکن ہے اور یہ روایت ضعیف ہے قابل حجت نہیں۔ جب حافظ ابن حجر رحمہ اللہ ثعلبہ رضی اللہ عنہ کے قصہ کو دلیل بناتے ہوئے اس بات کو تسلیم نہیں کرتے کہ زکوٰۃ سنہ ۹ھ میں فرض ہوئی تو پھر یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ وہ اس قصہ کو حجت بنائیں ایک ایسے شخص کے ثبوت اور وجود کے لیے جو خیالی ہے جس کا کوئی وجود تک نہیں ہے البتہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے جو تطبیق دینے کا رخ اختیار کیا ہے اس پر ہمیں تعجب ضرور ہے کیوں کہ وہ ان کے منصب اور شان کے خلاف ہے۔

انھوں نے اس مذکورہ قصہ اور ثعلبہ بن حاطب البدری کے مابین تطبیق دینے کی ناکام اور بے معنی کوشش کی ہے کہ قصہ بھی ثابت رہے اور ثعلبہ بن حاطب رضی اللہ عنہ اہل بدر کے ناطے سے اس الزام سے محفوظ رہیں اور انھوں نے بایں وجہ ایک نئی شخصیت پیش کرنے کی کوشش کی تاکہ قصہ اس کی طرف منسوب کیا جا سکے کہ سانپ مر جائے اور لاٹھی بھی بچ جائے۔ لیکن وہ نہ ہو سکا کیا ہی بہتر ہوتا اگر حافظ ابن حجر رحمہ اللہ یہ کہہ دیتے کہ یہ قصہ ہی اصل میں بے بنیاد ہے جس کا کوئی ثبوت اور وجود نہیں ہے۔

قارئین محترم! حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی اس سہو پر کوئی حیرانگی والی بات نہیں ہے مشہور مثل ہے:

لكل حصان كبوة، ولكل عالم هفوة .

ہر گھوڑے کے لیے لڑکھڑا جانے کے امکان ہوتے ہیں اور ہر عالم سے لغزش سرزد ہونے کے امکان ہوتے ہیں البتہ ہمارے لیے وہی دلائل ہیں جنھیں محقق ائمہ کرام نے بیان کیا ہے کہ جس شخصیت کی طرف یہ بے بنیاد قصہ منسوب کیا گیا ہے وہ ثعلبہ بن حاطب الانصاری البدری ہی ہیں اور کوئی شخصیت نہیں ہے۔ جیسے ابن الاثیر رحمہ اللہ نے اسد الغابہ فی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

معرفۃ الصحابہ میں (۱/۲۸۳) پر ثعلبہ بن حاطب رضی اللہ عنہ کے ترجمہ میں کہا ہے: "وھو الذی سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یدعو اللہ ان یرزقہ مالا" کہ یہ وہی صحابی ہے جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مال کی خاطر دعا کی درخواست کی تھی اور پھر اس کا ترجمہ کرتے ہوئے اخیر میں ابن الکلبی کے قول پر تعلیق لگاتے ہوئے ابن الاثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں "او یکون غیرہ، وھو ھو لا شک فیہ" کہ یہ ثعلبہ بن حاطب الانصاری البدری ہی ہے اس میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے اور اسی طرح ابن عبدالبر رحمہ اللہ الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب میں (۱/ ۲۰۰، ۲۰۱) پر ثعلبہ رضی اللہ عنہ کا ترجمہ لکھتے ہوئے رقم طراز ہیں: "ثعلبۃ بن حاطب......وھو مانع الزکاۃ" کہ ثعلبہ ہی وہ شخص ہے جس نے زکوۃ کا انکار کیا تھا اور پھر اسی ترجمہ کے اخیر میں لکھتے ہیں: "وفیہ نزلت، ومنھم من عاھد اللہ الی اخر الایتہ" کہ یہی وہ شخص ہے جس کے بارہ میں مذکورہ آیات نازل ہوئی تھیں۔

بہرکیف ان دلائل وشواہد سے صریحاً ثابت ہوتا ہے کہ ابن الکلبی کی بات صحیح نہیں ہے، ابن مردویہ کی روایت سند ساقط ہونے کی وجہ سے قابل حجت نہیں ہے اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کا اس قصہ کو ایک مخترع شخص کی طرف منسوب کرنا بھی درست نہیں ہے۔ حقیقت حال اور صحیح بات یہ ہے کہ اس سے مراد ثعلبہ بن حاطب الانصاری البدری رضی اللہ عنہ ہی ہیں۔ لیکن جو قصہ ان کی طرف منسوب کیا گیا ہے وہ درست نہیں۔ من گھڑت اور بے بنیاد ہے اس قصے کا بیان کرنا عظیم جرم ہے۔ [1]

الشیخ عداب محمود الحمش رقم طراز ہیں:

① حافظ ابن حجر کے خیال کے مطابق جب قصہ ہی صحیح نہیں ہے تو وہ پھر اس قسم کے بے بنیاد مفروضے کیوں قائم کر رہے ہیں؟

② کیا کسی معقول ومقبول دلیل کے بغیر کسی بھی شخص کا وجود خواہ وہ مسلمان ہو یا منافق ثابت ہوسکتا ہے؟

---

[1] ثعلبہ بن حاطب، ص: ٦٤ تا ٧٠

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

خود حافظ صاحب نے ''الاصابہ'' کے مقدمہ میں فرمایا:

الطريق الى معرفة كون الشخص صحابيا .

''کسی شخص کے صحابی ہونے کی معرفت کا طریقہ'' اور یہ معرفت چند طریقوں سے حاصل ہوگی:

ا بطریق تواتر یہ ثابت ہو کہ وہ صحابی ہے۔

ب یا شہرت واستفاضہ کی وجہ سے اس کا صحابی ہونا ثابت ہو۔

ج یا اس طریقے سے کہ صحابہ میں سے کسی سے روایت کی جائے کہ فلاں شخص کو صحبت حاصل ہے اور ایسے تابعین میں سے کسی سے روایت کی جائے۔ اور یہ اس بنا پر کہ راجح قول کے مطابق ایک شخص کی جانب سے بھی کسی کے لیے تزکیہ مقبول ہوگا۔

د یا پھر اس طریقے سے صحبت ثابت ہوگی کہ وہ خود کہے کہ میں صحابی ہوں بشرطیکہ اس کی ثقاہت اور معاصرت ثابت ہو۔

اب آیئے دیکھیں کہ کیا تواتر یا شہرت سے دو ایسے صحابیوں کا وجود ثابت ہے جن میں سے ایک ثعلبہ بن حاطب اور دوسرے ثعلبہ بن ابی حاطب ہیں؟

اور اگر یہ ثابت نہیں تو کیا ان دونوں میں سے ہر ایک کے لیے عدالت اور معاصرت یا صرف معاصرت ثابت ہے۔

حافظ ابن حجر کا اس مذکورہ قصے کے متعلق جب یہ کہنا ہے کہ وہ سخت ضعیف ہے اور ناقابل حجت ہے تو پھر ایک منافق شخص کو ثابت کرنے کے لیے جس پر اس بے بنیاد اور موہوم قصہ کو چسپاں کیا جا سکے۔ کیوں ایسے دھاگوں کی تلاش ہے جو مکڑی کے جالوں سے بھی کمزور ہیں۔

③ جب اس بات پر سب متفق ہیں کہ بدری صحابی کا نام ثعلبہ بن حاطب ہے اور دوسرا مجہول ہے کچھ پتا نہیں کہ وہ کون ہے اس کے حالات ونسب کا بھی پتا نہیں اور نہ ہی ہمارے پاس کوئی معتبر ومقبول سند ہے۔ تو محض ان دو شخصوں کے درمیان مغایرت ثابت کرنے کے لیے ہم کیوں کر اس کا وجود فرض کر لیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

④ جب حافظ ابن حجر کی مغایرت کی طرف میلان کا دارومدار اس پر ہے کہ ابن اسحاق نے ثعلبہ بن ابی حاطب کو مسجد ضرار بنانے والوں میں ذکر کیا ہے تو ابن ہشام جو بہ نسبت اور لوگوں کے ابن اسحاق کو زیادہ جانتے ہیں ان کی سیرت میں ثعلبہ بن ابی حاطب کا نام کہیں وارد نہیں ہوا بلکہ مسجد ضرار بنانے والوں میں انھوں نے جس کو ذکر کیا ہے وہ ثعلبہ بن حاطب ہیں۔

سابقہ تفصیلات کی بنیاد پر ہم وہی بات ثابت کریں گے جس پر علماء مغازی کا اتفاق ہے اور ثعلبہ بن ابی حاطب کے دعویٰ کو مترددکرتے ہیں کیوں کہ یہ ایک بدری صحابی پر نفاق کی تہمت لگانے کے خوف کے نتیجے میں پیدا ہوا ہے اور چوں کہ پورا قصہ ہی بے بنیاد ہے اس لیے ہمیں نہ کسی مفروضے کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی حیلے کی۔ ❶

کیا سیدنا ثعلبہ بن حاطب دوزخی ہیں؟

یہ بات ہمیشہ یادرکھنی چاہیے کہ دنیا میں کسی متعین شخص پر دوزخی ہونے کا فتویٰ صرف اسی صورت میں لگایا جاسکتا ہے جب اس کے متعلق کتاب وسنت میں کوئی صریح نص موجود ہو ورنہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۖ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُم مَّا كَسَبْتُمْ ۖ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴾ [٢/ البقرة: ١٤١]

”اور وہ ایک امت تھی جو گزر چکی اس کے لیے وہ ہے جو اس نے کمایا اور تمہارے لیے وہ جو تم نے کمایا اور تم سے اس کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا جو وہ کرتے تھے۔“

سیدنا جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اَنَّ رَجُلًا قَالَ: وَاللّٰهِ! لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِفُلَانٍ وَاَنَّ اللّٰهَ قَالَ: مَنْ ذَالَّذِيْ يَتَاَلّٰى عَلَيَّ اَنْ لَا اَغْفِرَ لِفُلَانٍ فَاِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَاَحْبَطْتُ عَمَلَكَ .“ ❷

---

❶ ثعلبہ بن حاطب ایک مظلوم صحابی، ص: ٦٠ تا ٦٢

❷ مسلم، كتاب البر والصلة، باب النهي عن تقنيط الانسان من رحمة الله، رقم: ٦٦٨١

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

''بے شک ایک آدمی نے کہا: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ فلاں شخص کی بخشش نہیں کرے گا۔
اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کون ہے جو قسم اٹھاتا ہے کہ میں فلاں کو نہیں بخشوں گا؟ (جاؤ) میں نے اس (فلاں) کو بخش دیا البتہ تیرے اعمال برباد کر دیے۔''

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ، فَاِنَّهُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰى مَا قَدَّمُوْا)) ❶

''مردوں کو گالی نہ دو بلاشبہ وہ اپنے کیے کو پہنچ چکے ہیں۔''

کتاب وسنت کی مذکورہ بالا تصریحات بھی اس بات کا تقاضا کرتی ہیں کہ کسی کو مخصوص کر کے دوزخی، جہنمی یا ناری نہ کہا جائے الا یہ کہ اس کے متعلق کوئی صریح نص موجود ہو تو پھر اور بات ہے۔ ❷

لیکن مؤلف ''ثعلبہ بن حاطب درعدالت قرآن'' جھوٹی اور من گھڑت روایات کو بنیاد بنا کر بڑے دھڑلے کے ساتھ سیدنا ثعلبہ کے متعلق لکھتے ہیں: بالآخر یہ جہنم واصل ہوا۔ ❸

ایک جگہ لکھتے ہیں: اصحابِ بدر کے مؤلف نے بھی ثعلبہ بن حاطب انصاری کو بدری شمار کرتے ہوئے رضی اللہ عنہ کی سند سے نوازتے ہوئے واقعہ مانع الزکوٰۃ بھی اس سے منسوب کیا ہے ناری کو جنتی بنانا صحیح نہیں۔ ❹

مانع زکوٰۃ والا ثعلبہ بن حاطب انصاری غیر بدری ناری ہے۔ ❺

سیدنا ثعلبہ بن حاطب انصاری کے صحابی اور پھر بدری ہونے کے ناقابل تردید دلائل گزشتہ سطور میں بیان ہو چکے ہیں اور پھر انصار واصحاب بدر کے فضائل ومناقب بھی بیان کیے جا چکے ہیں۔ اب ان دلائل کی موجودگی میں بغیر کسی معقول ومقبول دلیل کے موضوع اور من گھڑت روایات کو سامنے رکھ کر کسی انصاری بدری صحابی کے متعلق مکار، منافق، ناری اور جہنمی کے فتوے صرف وہی شخص لگا سکتا ہے جو علم سے نابلد ہو اور جاہل ہو یا خواہشات کا

---

❶ بخاری، کتاب الجنائز، باب ما ينهى من سبّ الاموات، رقم: ١٣٩٣

❷ یہ کہنا جائز ہے کہ فلاں گناہ (جس کے متعلق نص ہو) کا مرتکب اگر بغیر توبہ کے مر گیا تو دوزخی ہے۔

❸ ص: ٤ ❹ ص: ٥ ❺ ص: ٢٣

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پجاری ہو اور یا پھر دشمن صحابہ ہو۔ کسی صاحب علم کو یہ بات زیب نہیں دیتی کہ وہ موضوع روایات سے دلیل پکڑ کر کسی صحابی پر دوزخی ہونے کے فتوے لگائے۔

موصوف سے قبل بھی بے شمار علماء نے آپ رضی اللہ عنہ کے متعلق باطل قصہ نقل ضرور کیا ہے تاہم ان میں سے کسی ایک نے بھی ثعلبہ کے اس طرح دوزخی ہونے کی صراحت نہیں کی جس طرح موصوف نے کی ہے۔

بہر حال سیدنا ثعلبہ بن حاطب انصاری بدری صحابی ہیں اور تمام بدریوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعلان ہے:

((اِعۡمَلُوۡا مَا شِئۡتُمۡ فَقَدۡ وَجَبَتۡ لَكُمُ الۡجَنَّةُ)) ❶

''(بدریو!) تم جو مرضی کرو جنت تمہارے لیے واجب ہو چکی ہے۔''

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی روشنی میں بلا جھجک یہ کہا جا سکتا ہے کہ سیدنا ثعلبہ رضی اللہ عنہ انصاری جنتی ہیں۔

کیا سیدنا ثعلبہ بن حاطب رضی اللہ عنہ مسجد ضرار کے مؤسسین میں سے تھے؟

مؤلف ''ثعلبہ بن حاطب در عدالت قرآن'' نے مذکورہ کتابچے میں مسجد ضرار کے بانیوں کی جو لسٹ فراہم کی ہے اس میں تیسرے نمبر پر سیدنا ثعلبہ بن حاطب رضی اللہ عنہ کو رکھا گیا ہے۔ موصوف نے یہ لسٹ کتب تفسیر مثلاً ابن کثیر، مظہری، خازن اور تفسیر ابن عباس وغیرہ کے حوالے سے لکھی ہے۔

لیکن یاد رہے کہ ان تمام مفسرین کا اصل ماخذ سیرت ابن ہشام اور تفسیر طبری ہے۔ سیرت ابن ہشام میں تو مسجد ضرار کے بانیوں کی فہرست بغیر سند کے ہے۔ البتہ تفسیر طبری میں امام ابن جریر رحمہ اللہ نے اس کی سند یوں بیان کی ہے:

'' حدثنا ابن حميد قال حدثنا سلمة عن ابن اسحاق عن الزهرى ويزيد بن رومان وعبد الله بن ابى بكر وعاصم بن عمر بن قتادة

---

❶ بخاری، کتاب المغازی، باب فضل من شهد بدرا، رقم: ۳۹۸۳

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وغیرهم قالوا: اقبل رسول الله ﷺ یعنی غزوه تبوک حتی نزل بذی او ان...... ❶

لیکن یہ مذکورہ روایت بھی کئی علتوں کی بنا پر سخت ضعیف ہے۔

① ......اس کی سند میں امام طبری کے استاد محمد بن حمید سخت ضعیف ہیں۔ ❷

② ...... یہ روایت مرسل ہے جیسا کہ سند ہی سے معلوم ہو رہا ہے۔ اہل علم جانتے ہیں کہ مرسل روایت دراصل ضعیف ہی کے حکم میں ہوتی ہے۔ ❸

③ ......سیدنا ثعلبہ بن حاطب بدری صحابی ہیں یہ ممکن ہی نہیں کہ وہ اسلام کو نقصان پہنچانے کی خاطر اور کفر کی سربلندی کے لیے منافقوں کا ساتھ دیں۔

امام محمد بن احمد القرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وثعلبة بن حاطب مذکور فیهم قال ابوعمر بن عبدالبر: وفیه نظر لانه شهد بدرا . ❹

یعنی ''مؤسسین مسجد ضرار میں ثعلبہ بن حاطب کا بھی ذکر ہوا ہے۔ ابوعمر بن عبدالبر فرماتے ہیں کہ یہ بات محل نظر ہے۔ کیوں کہ وہ تو غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے۔''

حافظ ابن حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وقد ذکر بعضهم فیه: ثعلبة بن حاطب وهذا خطأ لان ثعلبة بدری . ❺

''اور بعض لوگوں نے ان میں ثعلبہ بن حاطب رضی اللہ عنہ کا بھی ذکر کیا ہے حالاں کہ یہ ایک غلطی ہے کیوں کہ ثعلبہ تو بلاشبہ بدری صحابی ہے۔''

الشیخ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

---

❶ جامع البیان: ۷/ ۲۸

❷ میزان الاعتدال: ۳/ ۵۳۰، تقریب التهذیب، ص: ۲۹۵

❸ معرفة انواع علم الحدیث لابن صلاح، ص: ۱۳۰

❹ الجامع لاحکام القرآن: ٤/ ۱٦۱

❺ جوامع السیرة، ص: ۲٥٤

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مشھور فی کتب السیرۃ وما اری اسنادہ یصح. ❶

یعنی ''یہ بات سیرت کی کتابوں میں کافی مشہور ہے لیکن میں نے اس کی کوئی ایسی سند نہیں دیکھی جو صحیح ہو۔''

الشیخ عبدالرزاق المہدی مذکورہ سند کے متعلق فرماتے ہیں: ضعیف۔ ❷

معلوم ہوا کہ سیدنا ثعلبہ بن حاطب رضی اللہ عنہ مسجد ضرار کی تعمیر کردہ کمیٹی میں شامل نہیں تھے۔ اور اس سلسلے میں جتنے بھی اثر پیش کیے جاتے ہیں وہ سب کے سب مختلف قسم کے ضعف سے لبریز ہیں اور یہ ہو بھی کیسے سکتا ہے کہ ایک انصاری اور بدری صحابی کفر کو فائدہ پہنچانے، اسلام اور مسلمین کو ضرر دینے کے لیے منافقین کے ساتھ مل کر مسجد ضرار کی بناء میں شریک ہو؟

❀❀............❀❀............❀❀

---

❶ ارواء الغلیل: ۵/ ۳۷۰، رقم: ۱۵۳۱

❷ زاد المسیر فی علم التفسیر: ۲/ ۲۹۷

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

باب دوم

قصہ ثعلبہ کی حقیقت

گزشتہ سطور میں ہم سیدنا ثعلبہ بن حاطب رضی اللہ عنہ کا صحابی ہونا، غزوہ بدر میں شرکت فرمانا اور فرمان نبوی ((اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ)) کا مصداق ہونا ثابت کر چکے ہیں۔ اب آنے والی سطور میں آپ رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب اس جھوٹے اور من گھڑت قصے کی اصلیت اور حقیقت بیان کر رہے ہیں جسے دلیل بنا کر لوگوں نے آپ پر مکار، منافق اور مرتد وجہنمی ہونے کے فتوے لگائے ہیں۔ یہ قصہ کتب تفسیر میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:

﴿ وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ○ فَلَمَّآ اٰتٰهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ○ فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَوْنَهٗ بِمَآ اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَبِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ﴾ [٩/ التوبة: ٧٥ تا ٧٧]

کے شانِ نزول کے متعلق ذکر کیا جاتا ہے۔ ذیل میں ہم اسے صرف انھیں کتب کے حوالے سے پیش کر رہے ہیں جن میں اس کی سند بیان ہوئی ہے۔

پہلی روایت:

حدثني المثنى قال: ثنا هشام بن عمار، قال: ثنا محمد بن بشار، قال: ثنا معان بن رفاعة السلمي، عن أبي عبد الملك عليّ بن يزيد الإلهاني، أنه أخبره عن القاسم بن عبد الرحمن، أنه أخبره عن أبي أمامة الباهلي، عن ثعلبة بن حاطب الأنصاري، أنه قال لرسول الله ﷺ: ادع الله أن يرزقني مالا! فقال رسول الله ﷺ: ((وَيْحَكَ يَا ثَعْلَبَةُ، قَلِيْلٌ تُؤَدِّي شُكْرَهُ، خَيْرٌ مِنْ كَثِيْرٍ لَا تُطِيْقُهُ!)) قال: ثم قال مرّة أخرى،

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فقال: «أما ترضى أن تكون مثل نبيّ الله؟ فو الّذي نفسي بيده لو شئت أن تسير معي الجبال ذهبا وفضّة لسارت!» قال: والذي بعثك بالحقّ، لئن دعوت الله فرزقني مالاً لأعطينّ كل ذي حقّ حقه! فقال رسول الله ﷺ: «اللّهمّ ارزق ثعلبة مالًا». قال: فاتخذ غنماً، فنمت كما ينمو الدود، فضاقت عليه المدينة فتنحى عنها، فنزل وادياً من أو ديتها، حتى جعل يصلي الظهر والعصر في جماعة، ويترك ما سواهما ثم نمت وكثرت، فتنحى حتى ترك الصلوات إلا الجمعة، وهي تنمو كما ينمو الدود، حتى ترك الجمعة. فطفق يتلقى الركبان يوم الجمعة يسألهم عن الأخبار فقال رسول الله ﷺ: «ما فعل ثعلبة؟» فقالوا: يا رسول الله! اتخذ غنماً فضاقت عليه المدينة، فأخبروه بأمره؛ فقال: «يا ويح ثعلبة! يا ويح ثعلبة! يا ويح ثعلبة!» قال: وأنزل الله: ﴿خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً﴾ [التوبة:١٠٣] الآية. ونزلت عليه فرائض الصدقة، فبعث رسول الله ﷺ رجلين على الصدقة، رجلاً من جهينة، ورجلاً من سليم، وكتب لهما كيف يأخذان الصدقة من المسلمين، وقال لهما: «مرّا بثعلبة وبفلان - رجل من بني سليم فخذا صدقاتهما» فخرجا حتى أتيا ثعلبة، فسألاه الصدقة، وأقرآه كتاب رسول الله ﷺ، فقال: ما هذه إلا جزية، ما هذه إلا أخت الجزية، ما ادري ما هذا! انطلقا حتى تفرغا ثم عودا إلي! فانطلقا، وسمع بهما السلميّ، فنظر إلى خيار أسنان إبله فعزلها للصدقة ثم استقبلهم بها، فلما رأوها، قالوا: ما يجب عليك هذا، وما نريد أن نأخذ هذا منك. قال: بلى فخذوه، فإن نفسي بذلك طيبة، وإنما هي لي فأخذوها منه. فلما فرغا من صدقاتهما رجعا، حتى مرّا بثعلبة، فقال: أروني كتابكما!

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فنظر فيه فقال: ما هذه إلا أخت الجزية، انطلقا حتى أرى رأيي. فانطلقا حتى أتيا النبي ﷺ فلما رآهما قال: «يَا وَيْحَ ثَعْلَبَةُ!» قبل أن يكلمهما، ودعا للسلميّ بالبركة، فأخبراه بالذى صنع ثلعبة، والذى صنع السلمى، فأنزل الله تبارك وتعالى فيه: ﴿وَمِنْهُم مَّنْ عَٰهَدَ اللَّهَ لَئِنْ ءَاتَانَا مِن فَضْلِهِ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُونَنَّ مِنَ الصَّٰلِحِينَ﴾ ...... إلى قوله: ﴿وَبِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ﴾ وعند رسول الله ﷺ رجل من أقارب ثعلبة، فسمع ذلك، فخرج حتى أتاه، فقال: ويحك يا ثعلبة، قد أنزل الله فيك كذا وكذا! فخرج ثعلبة حتى أتى النبي ﷺ، فسأله أن يقبل منه صدقته. فقال: «إِنَّ اللّٰهَ مَنَعَنِي أَنْ أَقْبَلَ مِنكَ صَدَقَتَكَ» فجعل يحثي على رأسه التراب، فقال له رسول الله ﷺ: «هٰذَا عَمَلُكَ، قَدْ أَمَرْتُكَ فَلَمْ تُطِعْنِي» فلما أبى أن يقبض رسول الله ﷺ، رجع إلى منزله، وقبض رسول الله ﷺ ولم يقبل منه شيئاً. ثم أتى أبا بكر حين استخلف، فقال: قد علمت منزلتي من رسول الله ﷺ وموضعي من الأنصار، فاقبل صدقتي! فقال أبوبكر: لم يقبلها رسول الله ﷺ وأنا أقبلها؟ فقبض أبوبكر ولم يقبضها. فلما ولي عمر أتاه فقال: يا أمير المؤمنين اقبل صدقتي! فقال: لم يقبلها رسول الله ﷺ، ولا أبوبكر، وأنا لا أقبلها منك! فقبض ولم يقبلها. ثم ولي عثمان رحمة الله عليه، فأتاه فسأله أن يقبل صدقته، فقال: لم يقبلها رسول الله ﷺ، ولا أبوبكر ولا عمر رضوان الله عليهما وأنا لا أقبلها منك! فلم يقبلها منه، وهلك ثعلبة في خلافة عثمان رحمة الله عليه.

''امام طبری فرماتے ہیں کہ ہمیں المثنی نے حدیث بیان کی، وہ کہتے ہیں: ہمیں ہشام

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بن عمار نے، وہ کہتے ہیں: ہمیں محمد بن شعیب نے، وہ کہتے ہیں: ہمیں معان بن رفاعہ السلمی نے ابوعبدالملک علی بن یزید الالہانی سے بیان کیا، انھوں نے قاسم بن عبدالرحمٰن سے، انھوں نے سیدنا ابوامامۃ الباہلی رضی اللہ عنہ سے، وہ بیان کرتے ہیں:

''ثعلبہ بن حاطب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی، اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لیے اللہ تعالیٰ سے (بہت زیادہ) مال کی دعا کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تجھ پر افسوس اے ثعلبہ! وہ تھوڑا مال جس پر شکر ادا کیا جائے اس کثیر مال سے بہتر ہے جو اپنی طاقت سے زیادہ ہو۔

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے دوبارہ یہی درخواست کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تو یہ پسند نہیں کرتا کہ (تیرا حال) اللہ کے نبی جیسا ہو؟ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر میں چاہتا کہ پہاڑ سونے چاندی کے بن کر میرے ساتھ چلیں تو وہ بھی چلتے۔ ثعلبہ نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے! اگر آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں اور وہ مجھے مال دے دے تو میں ضرور ضرور ہر حق دار کو اس کا حق دوں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ اے اللہ! ثعلبہ کو مال عطا فرما۔

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ثعلبہ نے ایک بکری خریدی جس سے اس تیز رفتاری کے ساتھ اضافہ ہوا جیسے کیڑے مکوڑوں میں اضافہ ہوتا ہے (حتی کہ) مدینہ منورہ میں اس کے لیے (بکریوں کی کثرت سے) رہنا دشوار ہوگیا وہ مدینہ چھوڑ کر ایک وادی میں جابسا۔ صرف ظہر اور عصر کی نمازیں ہی باجماعت ادا کرتا۔ پھر اس کے جانوروں میں مزید اضافہ ہوا تو اسے اس وادی سے بھی مزید دور جانا پڑا۔ اب اس کی جمعہ کے سوا باقی سب نمازیں چھوٹ گئیں جب کہ جانوروں میں اضافہ ہوتا گیا یہاں تک کہ اس نے نماز جمعہ میں بھی حاضر ہونا چھوڑ دیا بس آنے جانے والوں سے پوچھ لیتا کہ جمعہ میں کیا بیان ہوا ہے۔ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حال دریافت فرمایا تو صحابہ کرام نے بتایا اے اللہ کے رسول! اس نے بکریاں پالی ہیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(بکریوں میں اضافے کے سبب) اس کے لیے مدینہ میں رہنا دشوار ہو گیا تھا اور پھر انھوں (صحابہ) نے اس کا پورا پورا حال بیان کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ثعلبہ پر افسوس ہے، ثعلبہ پر افسوس ہے، ثعلبہ پر افسوس ہے۔ ادھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: ﴿ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً ﴾ [۹/ التوبة: ۱۰۳] ''ان کے مالوں میں سے زکوٰۃ لیجیے۔'' اور زکوٰۃ کے دیگر احکام و مسائل بھی نازل ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے دو آدمیوں کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے روانہ کیا۔ ان میں سے ایک شخص قبیلہ جہینہ سے اور دوسرا سلیم سے تھا۔ آپ نے دونوں کو مسلمانوں سے زکوٰۃ وصول کرنے کی کیفیت بھی لکھوا دی اور حکم دیا کہ تم دونوں ثعلبہ اور بنی سلیم کے فلاں شخص کے پاس بھی جانا اور ان سے بھی زکوٰۃ لے آنا۔ پس وہ دونوں آدمی چلے گئے اور ثعلبہ کے پاس پہنچے تو اس کو رسول اللہ ﷺ کا فرمان پڑھ کر سنایا اور زکوٰۃ کی ادائیگی کے لیے کہا۔ اس نے کہا یہ تو جزیہ ہے یا جزیہ کی بہن (مثل) ہے۔ میں اس کو نہیں جانتا کہ یہ کیا ہے؟ اچھا اب تم جاؤ اور جب فارغ ہو کر واپس لوٹو تو میرے پاس آنا۔ پس وہ دونوں چلے گئے۔ دوسرا شخص جو کہ سلمی تھا اس نے جب ان قاصدوں کے متعلق سنا تو اپنے اونٹوں میں سے بہترین اونٹ زکوٰۃ میں دینے کے لیے نکالے۔ پھر ان کے ساتھ ان کا استقبال کیا۔ جب ان قاصدوں نے ان عمدہ جانوروں کو دیکھا تو انھوں نے کہا: نہ آپ پر زکوٰۃ میں اتنے عمدہ جانور دینا واجب ہے اور نہ ہی ہم تجھ سے یہ (عمدہ مال) لیں گے۔ اس نے کہا: آپ یہی قبول کر لیں۔ میں اپنی خوشی سے دے رہا ہوں۔ بالآخر ان قاصدوں نے اس سے وہ جانور قبول کر لیے۔ پھر وہ دوسرے لوگوں کے پاس بھی گئے ان سب نے بھی زکوٰۃ ادا کر دی۔ پھر وہ واپس ثعلبہ کے پاس آئے تو اس نے کہا: تم مجھے اپنا وہ خط دکھاؤ۔ پھر اس نے اس خط کو پڑھ کر کہا: یہ تو سراسر جزیہ ہے یا جزیہ کی بہن۔ اچھا تم جاؤ میں ذرا اچھی طرح سوچ لوں۔ پھر وہ دونوں چلے گئے یہاں تک کہ نبی ﷺ کے پاس پہنچ گئے۔ جب آپ ﷺ نے انھیں دیکھا تو فرمایا: ثعلبہ پر افسوس ہے۔ یہ جملہ آپ نے ان قاصدوں کے ساتھ بات

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کرنے سے پہلے ہی ارشاد فرما دیا اور سلمی کے لیے برکت کی دعا فرمائی۔ اب قاصدوں نے ثعلبہ اور سلمی دونوں کا واقعہ بیان کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی ﴿ وَمِنْهُم مَّنْ عَاهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ ءَاتَانَا مِنْ فَضْلِهِ ...... يَكْذِبُوْنَ ﴾ ''اور ان میں سے ایسے بھی ہیں جنھوں نے اللہ تعالیٰ سے وعدہ کیا تھا کہ اگر وہ ہمیں اپنے فضل سے مال عطا کرے تو ہم ضرور صدقہ کریں گے۔......''

اس مجلس میں ثعلبہ کا ایک رشتہ دار بھی موجود تھا اس نے جب یہ سنا تو فوراً ثعلبہ کے پاس پہنچا اور کہا: اے ثعلبہ! تجھ پر افسوس۔ اللہ نے تیرے متعلق یہ آیات نازل فرما دی ہیں۔ یہ سن کر ثعلبہ فوراً رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچا اور زکوٰۃ قبول کرنے کی درخواست کی آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اللہ نے منع کر دیا ہے کہ میں تجھ سے زکوٰۃ قبول کروں۔ پس وہ اپنے سر میں خاک ڈالنے لگا رسول اللہ ﷺ نے اسے کہا: یہ تیرا عمل ہے، میں نے تو تجھے حکم دیا تھا مگر تو نے میری اطاعت نہ کی۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ نے زکوٰۃ قبول کرنے سے انکار کر دیا تو وہ واپس اپنی رہائش گاہ میں چلا گیا۔ پس رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی اور آپ نے اس سے کوئی چیز قبول نہ کی۔ پھر جب ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو وہ ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: میری جو عزت رسول اللہ ﷺ کے ہاں تھی اور جو میرا مقام انصار میں ہے آپ اسے خوب جانتے ہیں لہٰذا میری زکوٰۃ قبول کرلیں۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ نے تیری زکوٰۃ قبول نہیں کی تو میں کس طرح قبول کرسکتا ہوں؟ غرض آپ نے بھی اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ چناں چہ آپ نے بھی اپنی خلافت میں اس کا صدقہ قبول نہ کیا۔ پھر جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے خلیفہ بنے تو وہ ان کے پاس بھی حاضر ہوا اور کہنے لگا: اے امیر المومنین! میرا صدقہ قبول کیجیے۔ آپ نے فرمایا: تیری زکوٰۃ رسول اللہ نے قبول نہیں کی، ابوبکر نے قبول نہیں کی، میں کیسے قبول کرسکتا ہوں؟ چناں چہ آپ نے بھی اپنی خلافت میں اس کی زکوٰۃ قبول نہ کی۔ پھر جب سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو ثعلبہ ان کے پاس بھی آیا اور زکوٰۃ قبول کرنے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کو کہا۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیری زکوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول نہیں کی، ابوبکر وعمر نے قبول نہیں کی تو میں کیسے قبول کروں؟ چناں چہ آپ نے بھی قبول نہ کی۔ پھر سیدنا عثمان ہی کی خلافت میں ثعلبہ ہلاک ہوگیا۔"

تخریج:

جامع البیان: ٦/ ٤٢٥، رقم: ١٧٠٠٢ واللفظ له؛ معالم التنزیل للبغوی: ٢/ ٣١٢، اسد الغابة: ١/ ٤٦٣؛ معجم الصحابة لابن قانع: ١/ ١٢٤؛ معجم الصحابة للبغوی: ١/ ٤١٨؛ للطبرانی: ٤/ ٣٢٧؛ رقم: ٧٧٩٠؛ معرفة الصحابة لابی نعیم: ١/ ٤١٥۔ ٤١٦، رقم: ١٤٠٦؛ تفسیر ابن ابی حاتم: ٦/ ١٨٤٧، رقم: ١٠٤٠٨

تحقیق:

اس روایت کی سند انتہائی کمزور ہے۔ کیوں کہ ان تمام مذکورہ کتب میں اس کی سند: "معان بن رفاعة السلمی عن ابی عبد المالك علی بن یزید الالهانی عن القاسم بن عبدالرحمن عن ابی امامة الباهلی" پر آکر مل جاتی ہے۔ لہٰذا ذیل میں ہم اس سند کے انھیں تین راویوں پر جرح بیان کرتے ہیں جن پر اس سند کا دارومدار ہے۔

ابومحمد معان بن رفاعۃ السلمی الدمشقی

امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: ضعیف

ابراہیم بن یعقوب فرماتے ہیں: لیس بحجة

یعقوب بن سفیان فرماتے ہیں: لین الحدیث

ابوحاتم فرماتے ہیں: منکر الحدیث. ❶

امام ابن حبان فرماتے ہیں: منکر الحدیث یروی مراسیل کثیرة. ❷

---

❶ تهذیب الکمال: ٧/ ١٤٩

❷ کتاب المجروحین: ٣/ ٣٦

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: لین الحدیث کثیر الارسال ❶

ابو عبد الملک علی بن یزید بن ابی ہلال الالہانی الدمشقی

امام بخاری فرماتے ہیں: منکر الحدیث ❷

یعقوب بن ابراہیم فرماتے ہیں: واھی الحدیث، کثیر المنکرات

ابوزرعۃ فرماتے ہیں: لیس بالقوی

ابوحاتم فرماتے ہیں: ضعیف الحدیث، احادیثہ منکرۃ

یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: علی بن یزید عن القاسم عن ابی امامۃ ھی ضعاف کلھا.

نسائی فرماتے ہیں: لیس بثقۃ، متروک الحدیث

دارقطنی فرماتے ہیں: متروک

حاکم فرماتے ہیں: ذاھب الحدیث ❸

ابونعیم الاصبہانی فرماتے ہیں: منکر الحدیث

الساجی فرماتے ہیں: اتفق اھل الحدیث علی ضعفہ. ❹

امام ابن حبان فرماتے ہیں: منکر الحدیث جدا ❺

امام العصر حافظ زبیر علی زئی فرماتے ہیں: ضعیف جدا ❻

---

❶ تقریب التہذیب، ص: ۳٤۱

❷ التاریخ الکبیر: ٦/ ۱۲۷

❸ تہذیب الکمال: ٥/ ۳۱۱، ۳۱۲

❹ تہذیب التہذیب: ٤/ ۲٤۹

❺ کتاب المجروحین: ۲/ ۱۱۰

❻ تحفۃ الاقویاء، رقم: ۲٦۲

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ابوعبدالرحمٰن قاسم بن عبدالرحمٰن الشامی مولیٰ آل ابی سفیان بن حرب الاموی:

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں:

روی عنه علی بن یزید اعاجیب وما اراها الا من قبل القاسم.

''علی بن یزید نے اس سے عجیب وغریب روایات نقل کی ہیں میرے خیال میں یہ سب قاسم کی داستانیں ہیں۔''

امام ابن حبان فرماتے ہیں:

کان یروی عن اصحاب رسول الله ﷺ المعضلات. ❶

امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں:

علی بن یزید عن القاسم عن ابی امامة هی ضعاف کلها. ❷

شیخ العرب والعجم سید بدیع الدین شاہ الراشدی فرماتے ہیں: القاسم بن عبد الرحمٰن الشامی بھی جب ان سے روایت کرنے والے غیر ثقہ ہوتے ہیں تو ایسی حدیثیں مناکیر اور مضطرب ہوا کرتی ہیں۔ ❸

خلاصہ:

معلوم ہوا کہ اس روایت کی سند کے تین مرکزی راوی ① معان بن رفاعہ، ② علی بن یزید اور ③ قاسم بن عبدالرحمٰن انتہائی درجے کے ضعیف ہیں۔ گو مؤخر الذکر راوی کی روایات کو بعض محدثین شواہد اور متابعات کے ساتھ قبول کرتے ہیں تاہم انفرادی صورت میں وہ بھی اسے قابل حجت نہیں سمجھتے۔ جب کہ مذکورہ روایت کے کوئی شواہد اور متابعات نہیں اس لیے یہ روایت باطل اور من گھڑت ہے اس روایت کے متعلق

امام ہیثمی فرماتے ہیں:

رواه الطبرانی وفيه علی بن یزید الالهانی وهو متروک. ❹

---

❶ میزان الاعتدال: ۳/ ۳۷۳

❷ تهذیب الکمال: ۵/ ۳۱۲

❸ ثعلبہ بن حاطب پر ایک علمی وتحقیقی مقالہ، ص: ۹

❹ مجمع الزوائد: ۷/ ۳۲، رقم: ۱۱۰۴۷

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ضعیف جدا ❶

ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں: ولا اظنہ یصح ❷

الشیخ ناصر الدین البانی فرماتے ہیں:

هذا حديث منكر على شهرته و آفته على بن يزيد هذا وهو الالهانى متروك ومعان لين الحديث . ❸

الشیخ عداب محمود الحمش فرماتے ہیں: فالحديث منكر جدا ❹

مزید برآں امام ابن حبان فرماتے ہیں:

''جب کسی روایت کی سند میں عبید اللہ بن زحر، علی بن یزید اور قاسم ابو عبد الرحمٰن موجود ہوں تو سمجھ لو کہ یہ روایت ان کی اپنی گھڑی ہوئی ہے۔'' ❺

امام ابن حبان کے مذکورہ فرمان کی روشنی میں بھی یہ روایت موضوع اور من گھڑت ثابت ہو رہی ہے۔

حافظ زبیر علی زئی فرماتے ہیں: یہ روایت باطل اور مردود ہے۔ ❻

شیخ العرب والعجم سید بدیع الدین شاہ الراشدی فرماتے ہیں: یہ پوری سند باطل اور مردود ہے۔ ❼

الشیخ عبد الرزاق المهدی اس روایت کا بطلان سند اور متن کے لحاظ سے تفصیلاً بیان کر کے آخر میں فرماتے ہیں:

---

❶ الكافی الشاف فی تخريج احاديث الكشاف، ص:١١٢، رقم: ٤٧٥

❷ الاصابة فی تمييز الصحابة: ١/ ٢٢٤

❸ السلسلة الضعيفة: ٤/ ١١٢، رقم: ١٦٠٧

❹ الصحابی المفتری عليه، ص:٧٣

❺ كتاب المجروحين: ٢/ ٦٣

❻ ماهنامه الحديث، شماره:١٣، جون: ٢٠٠٥ء

❼ ثعلبه بن حاطب پر ايك علمی وتحقيقی مقاله، ص:٨

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الخلاصة: هو حديث باطل لا اصل له. فالاسناد ساقط كما تقدم، والمتن منكر عجيب، وهو مردود بايات كثيرة من القرآن الكريم وبأحاديث كثيرة . سواء بقبول التوبة او بوجوب اخذ الزكاة، ونحو ذلك والله تعالىٰ اعلم، فلا يفرح بروايات كهذه الا اثنان، اما رجل لا يبالي برواية الحديث الموضوع وقد تواتر «مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ» واما جاهل لا يعرف من هذا الدين الا اسمه، ولا من العلم الا رسمه . ❶

"یہ روایت باطل ہے، اس کی کوئی اصل نہیں۔ سند کے اعتبار سے بھی ساقط ہے اور متن بھی منکر اور عجیب وغریب ہے۔ اور یہ روایت بے شمار قرآنی آیات اور احادیث (کے مخالف ہونے) کی بنا پر بھی مردود ہے خواہ وہ (آیات واحادیث) توبہ کی قبولیت کے متعلق ہوں یا وصول زکوٰۃ کے وجوب کے بارہ میں۔" واللہ اعلم

پس اس طرح کی روایات سے دو قسم کے آدمی ہی خوش ہو سکتے ہیں:

①...... ایسا آدمی جو موضوع احادیث کے بیان کرنے سے پرواہ نہیں کرتا حالاں کہ متواتر حدیث ہے کہ "جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا اوہ اپنا ٹھکانہ آگ میں بنالے۔"

②...... ایسا جاہل انسان جو اس دین (اسلام) کو محض نام ہی سے پہچانتا ہے اور علم کی صرف رسمی طور پر ہی معرفت رکھتا ہے۔"

دوسری روایت

حدثني محمد بن سعد، قال: ثني أبي، قال: ثني عمي، قال: ثني أبي، عن أبيه، عن ابن عباس قوله: ﴿وَمِنْهُم مَّنْ عَاهَدَ اللَّهَ لَئِنْ ءَاتَانَا مِن

---

❶ زاد المسير في علم التفسير: ۲/ ۲۸۱

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فَضْلِهٖ﴾ ...... الآية، وذلك أن رجلا يقال له ثعلبة بن حاطب من الأنصار، أتى مجلساً فأشهدهم، فقال: لئن آتاني الله من فضله، آتيت منه كلّ ذي حق حقه، وتصدّقت منه، ووصلت منه القرابة! فابتلاه الله فآتاه من فضله، فأخلف الله ما وعده، وأغضب الله بما أخلف ما وعده، فقصّ الله شأنه في القرآن: ﴿وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ﴾ ...... الآية، إلى قوله: ﴿يُكَذِّبُوْنَ﴾

''امام طبری فرماتے ہیں: مجھے محمد بن سعد نے (یہ) حدیث بیان کی، وہ کہتے ہیں: مجھے میرے باپ نے بیان کی، وہ کہتے ہیں: مجھے میرے چچا نے بیان کی، وہ کہتے ہیں مجھے میرے باپ نے اپنے باپ سے بیان کی، انھوں نے عبداللہ بن عباس سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ﴿وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰنَا مِنْ فَضْلِهٖ﴾ ...... الآیة، کے متعلق بیان کیا کہ انصار میں سے ایک شخص تھا جسے ثعلبہ بن حاطب کہا جاتا تھا ایک مرتبہ وہ (صحابہ کی) ایک مجلس میں آیا اور انھیں گواہ بنا کر کہنے لگا: اگر اللہ نے مجھے اپنے فضل سے مال عطا کیا تو میں ہر حق دار کو اس کا حق دوں گا، اس سے صدقہ وخیرات کروں گا اور رشتے داروں کو بھی دوں گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اسے آزمائش میں مبتلا کر دیا اور اسے مال عطا کر دیا۔ پھر اس نے اللہ تعالیٰ سے وعدہ خلافی کی اور اللہ تعالیٰ کو اپنی اس وعدہ خلافی سے ناراض کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کا حال بیان کرتے ہوئے قرآن میں ارشاد فرمایا: ﴿وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ ...... يُكَذِّبُوْنَ﴾''

تخریج:

www.KitaboSunnat.com

جامع البيان: ٦/ ٢١٩، رقم: ١٣٢٠٤ واللفظ له؛ تفسير ابن أبي حاتم: ٦/ ١٨٤٨٩، رقم: ١٠٥٠٠

تحقیق:

اس روایت کی سند بھی سخت ضعیف ہے کیوں کہ یہ مسلسل بالعوفیین یعنی اس کے سارے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے سارے راوی عوفی ہیں اس لیے محدثین کی اصطلاح میں اسے مسلسل بالعوفیین کہتے ہیں، عوفیوں کا ضعف محدثین کے ہاں معروف ہے۔

محمد بن سعد بن محمد بن الحسن بن عطیہ العوفی:

خطیب بغدادی فرماتے ہیں:

كان لينا في الحديث "حدیث کے معاملے میں بڑا لچک دار تھا۔" ❶

محدث العصر حافظ زبیر علی زئی فرماتے ہیں: ضعيف عند الجمهور ❷

اَبِیْ: (محمد بن سعد کا باپ) سعد بن محمد بن الحسن بن عطیہ العوفی:

امام احمد فرماتے ہیں: ذاك جهمي "وہ جہمی ہے۔"

مزید فرماتے ہیں:

لم يكن يستأهل ان يكتب عنه ولا كان موضعا لذلك. ❸

"وہ اس کا اہل نہیں کہ اس کی روایت لکھی جائے اور نہ ہی وہ اس مرتبے کے لائق ہے۔"

عَمِّی: (سعد بن محمد کا چچا) ابو عبد اللہ الحسین بن الحسن بن عطیہ العوفی:

امام ابو حاتم فرماتے ہیں: ضعيف الحديث. ❹

یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: ضعيف ❺

---

❶ تاریخ مدینة الاسلام: ٣/ ٢٦٩، رقم: ٨٦٦

❷ ماهنامه "الحدیث" شماره: ١٣، جون: ٢٠٠٥ء

❸ تاریخ بغداد: ٩/ ١٢٦، لسان المیزان: ٣/ ١٩

❹ الجرح والتعدیل: ٣/ ٤٨

❺ الضعفاء للعقیلی: ١/ ٢٥٠

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نسائی فرماتے ہیں: ضعیف

الجوزجانی فرماتے ہیں: واهی الحدیث

ابن سعد فرماتے ہیں: سمع سماعا کثیرا و کان ضعیفا فی الحدیث [1]

امام الذہبی فرماتے ہیں: ضعیف کابائه [2]

امام ابن حبان فرماتے ہیں:

روی عنه البغدادیون و الکوفیون منکر الحدیث.

''بغدادیوں اور کوفیوں نے اس سے منکر حدیثیں بیان کی ہیں۔''

مزید فرماتے ہیں: ولا یجوز الاحتجاج بخبره [3]

''اس کی روایت سے حجت پکڑنا جائز نہیں۔''

ابی: (حسین کا باپ) الحسن بن عطیہ بن سعد العوفی:

امام بخاری فرماتے ہیں: لیس بذاک [4]

ابوحاتم فرماتے ہیں: ضعیف الحدیث [5]

ابن حبان فرماتے ہیں:

منکر الحدیث فلا ادری البلیة فی احادیثه منه او من ابیه او منهما معا لان اباه لیس بشیء فی الحدیث و اکثر روایته عن ابیه فمن هنا اشتبه امره ووجب ترکه. [6]

---

1. لسان المیزان: ۲/ ۵۱۴، ۵۱۵
2. دیوان الضعفاء والمتروکین، ص: ۸۷، رقم: ۹۷۳
3. کتاب المجروحین: ۱/ ۲۴۶
4. التاریخ الکبیر: ۲/ ۲۸۶، رقم: ۲۵۴۱
5. الجرح والتعدیل: ۳/ ۲۶، رقم: ۱۱۲
6. کتاب المجروحین: ۱/ ۲۳۴

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

”وہ منکر الحدیث ہے معلوم نہیں ان کی احادیث میں آفت ومصیبت ان کی اپنی طرف سے ہے یا ان کے والد کی طرف سے، یا دونوں ہی کی طرف سے؟ کیوں کہ حدیث میں اس کے والد کی کوئی حیثیت نہیں جب کہ اس کی اکثر روایات ان کے والد کے واسطے سے ہیں اور یہیں سے ان کا معاملہ مشتبہ ہوجاتا ہے لہٰذا اس کو ترک کردینا واجب ہے۔“

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: ضعيف من السادسة ❶

امام بخاری فرماتے ہیں: ليس بذاك ❷

اَبِیْہِ: (حسن کا باپ) عطیہ بن سعد بن جنادۃ العوفی الکوفی:

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: ضعيف الحديث

نسائی فرماتے ہیں: ضعيف

اسی طرح ہشیم، سفیان ثوری بھی اس کی حدیث کو ضعیف ہی کہتے ہیں۔

ابوزرعہ فرماتے ہیں: ليّن ❸

ابوحاتم فرماتے ہیں: يكتب حديثه ضعيف

سالم المرادی فرماتے ہیں: كان عطية يتشيّع

امام ذہبی فرماتے ہیں کہ ایک جماعت نے اسے ضعیف کہا ہے۔ ❹

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضعيف الحديث مشهور بالتدليس القبيح . ❺

---

❶ التقريب، ص: ٧٠

❷ تحفة الاقوياء في تحقيق كتاب الضعفاء، ص: ١٣٥

❸ تهذيب الكمال: ٥/ ١٨٤

❹ ميزان الاعتدال: ٣/ ٧٩، ٨٠

❺ لسان الميزان: ٢/ ٣٧٦، ٣٧٧

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مزید فرماتے ہیں:

صدوق یخطئ کثیر او کان شعیاً مدلسا . ❶

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ عطیہ بن سعد کے متعلق مجھے یہ بات پہنچی کہ وہ الکلبی کے پاس تفسیر سیکھنے کے لیے جاتا اور اس نے الکلبی کی کنیت ابوسعید رکھی ہوئی تھی (روایت بیان کرتے ہوئے) کہتا: ابوسعید نے فرمایا تاکہ لوگ اسے ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سمجھیں۔ ❷

خلاصہ:

معلوم ہوا کہ اس روایت کے تمام راوی نہایت ضعیف ہیں لہٰذا یہ روایت بھی بالاتفاق ضعیف ہے۔

الشیخ سلیم الہلالی فرماتے ہیں: سند میں راویوں سے ہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ ان کے خاندان کی کوئی ذاتی روایت ہے جس میں انھوں نے کسی غیر کو شریک ہی نہیں کیا، باپ، بیٹا، چچا، دادا اس روایت کے راوی ہیں لیکن ائمہ جرح وتعدیل اور محدثین کے نزدیک یہ سند انتہائی ساقط اور رَدّی قسم کی ہے اور انھوں نے اس سند کے ساقط ہونے کی وجہ بھی بیان کی ہے: لانہ مسلسل بالعوفیین وھم ضعفاء یہ سارے کے سارے ضعیف راوی ہیں جو ائمہ جرح وتعدیل کی اصطلاح میں ''عوفیون'' کے نام سے مشہور ہیں یعنی ان کا ضعف معروف ہے اور وہ ذاتی طور پر کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ لہٰذا یہ روایت بھی سند اور متن کے اعتبار سے قابل حجت نہیں۔ ❸

حافظ زبیر علی زئی فرماتے ہیں: یہ سند باطل ومردود ہے۔ ❹

الشیخ عداب محمود الحمش فرماتے ہیں:

فالاسناد ھذا الحدیث کما تری لا یقوم بہ حجة، واذا قیل عن روایة

---

❶ التقریب، ص: ۲٤۰

❷ میزان الاعتدال: ۳/ ۸۰، تہذیب التہذیب: ۷/ ۲۲٦

❸ سیدنا ثعلبہ بن حاطب، ص: ۱۸، ۱۹

❹ الحدیث، شمارہ: ۱۳

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الشافعی عن مالک عن نافع عن ابن عمر بانها سلسلة الذهب، فهذه سلسلة العوفيين سلسلة العجب، كلهم ضعفاء و بعضهم اشد ضعفا من بعض و لا يثبت بمثل هذا الاسناد ثمن باقة بقل، فضلا عن اثبات ايمان او نفيه او اثبات الردة و النفاق . ❶

''پس اس حدیث کی سند قابل حجت نہیں جیسا کہ آپ دیکھ چکے ہیں۔ اگر ''الشافعی عن مالک عن نافع عن ابن عمر'' جیسی سند کو سلسلۃ الذہب کہا گیا ہے تو اس سلسلۃ العوفیین کو سلسلۃ العجب کہنا چاہیے، اس کے تمام راوی ضعیف ہیں اور ان میں سے بعض کا ضعف بعض سے زیادہ سخت ہے اور اس جیسی سند سے ساگ کے ایک بنڈل کی قیمت بھی ثابت نہیں ہوسکتی چہ جائیکہ اس سے (کسی کے) ایمان کا اثبات یا نفی یا نفاق وارتداد ثابت کیا جائے۔''

الشیخ عبدالرزاق المہدی فرماتے ہیں:

فهذا الاسناد ساقط و المتن باطل، ثعلبة صحابی بدری . ❷

تیسری روایت:

حدثنا ابن حميد، قال: ثنا سلمة، عن ابن اسحاق، عن عمرو بن عبيد، عن الحسن: ﴿ وَمِنْهُم مَّنْ عَٰهَدَ ٱللَّهَ لَئِنْ ءَاتَىٰنَا مِن فَضْلِهِۦ ...... ﴾ و كان الذى عاهد الله، منهم ثعلبة بن حاطب، و معتب بن قشير، هما من بنى عمرو بن عوف .

امام طبرانی فرماتے ہیں: ہمیں ابن حمید نے حدیث بیان کی، وہ کہتے ہیں: ہمیں سلمۃ نے ابن اسحاق سے، اس نے عمرو بن عبید سے، اور اس نے حسن سے ﴿ وَمِنْهُم مَّنْ عَٰهَدَ ٱللَّهَ ...... ﴾ کی تفسیر یہ بیان کی: ''جنھوں نے اللہ تعالیٰ سے وعدہ کیا تھا ان میں ثعلبہ بن حاطب اور معتب بن قشیر بھی تھے اور وہ دونوں قبیلہ بنی عمرو بن عوف سے تعلق رکھتے تھے۔''

---

❶ ثعلبه بن حاطب الصحابی المفتری علیه، ص: ٦٦، ٦٧

❷ زاد المسیر: ٢/ ٢٨٢

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تخریج:

جامع البیان: ٦/ ٢٢٢، رقم: ١٣٢٠٨

تحقیق:

یہ روایت بھی باطل ہے اس کی سند کذاب اور ضعیف رواۃ سے لبریز ہو کر صرف حضرت حسن بصری تک ہی پہنچتی ہے اور حسن بصری تابعی ہیں نہ کہ صحابی۔ اب اس باطل روایت کی سند کا حال بھی دیکھیں:

ابوعبداللہ محمد بن حمید التمیمی الرازی:

امام بخاری فرماتے ہیں: فیه نظر ❶

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حافظ ضعیف ❷

یعقوب بن شیبہ فرماتے ہیں: کثیر المناکیر

ابن خراش فرماتے ہیں: و کان واللہ یکذب

نسائی فرماتے ہیں: لیس بثقة

صالح جزرۃ فرماتے ہیں:

ما رایت احذق بالکذب من ابن حمید و من ابن الشاذکونی

میں نے ابن حمید اور ابن الشاذکونی سے بڑھ کر جھوٹ کا ماہر کسی کو نہیں دیکھا۔

امام ابوعلی نیساپوری فرماتے ہیں کہ میں نے امام ابن خزیمہ کو کہا: آپ ابن حمید سے سند اخذ کیوں نہیں کرتے حالاں کہ امام احمد بن حنبل نے تو اس کی تعریف کی ہے۔ امام ابن خزیمہ نے فرمایا: انھیں اس کا (اچھی طرح) تعارف ہی نہیں تھا اگر انھیں بھی اس کا اسی طرح تعارف ہو جاتا جیسا ہمیں ہے تو وہ کبھی بھی اس کی تعریف نہ کرتے۔

---

❶ التاریخ الکبیر: ١/ ٦٩

❷ التقریب، ص: ٢٩٥

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

امام الذہبی فرماتے ہیں:

وجاء عن غير واحد ان ابن حميد كان يسرق الحديث . ❶

کئی ایک محدثین سے ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ ابن حمید حدیث چوری کیا کرتا تھا۔

امام ابوزرعہ نے بھی اسے کذاب کہا ہے۔

سلمة بن الفضل الابرش:

امام بخاری فرماتے ہیں: عنده مناكير وفيه نظر ❷

ابوحاتم فرماتے ہیں: لا يحتج به

نسائی فرماتے ہیں: ضعيف

امام اسحاق بن راہویہ نے بھی اسے ضعیف کہا ہے۔ ❸

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: صدوق كثير الخطاء ❹

حافظ زبیر علی زئی فرماتے ہیں:

حسن الحديث: عن ابن اسحاق، ضعيف عن غيره . ❺

محمد بن اسحاق بن یسار

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں:

صدوق مشهور بالتدليس عن الضعفاء والمجهولين وعن شر منهم. ❻

نسائی فرماتے ہیں: ليس بالقوى

---

❶ ميزان الاعتدال: ۳/ ۵۳۰

❷ تحفة الاقوياء في تحقيق كتاب الضعفاء، ص: ۵۰، رقم: ۱۵۱

❸ ميزان الاعتدال: ۲/ ۱۹۲

❹ التقريب: ۱۳۱

❺ تحفة الاقوياء، ص: ۵۰

❻ الفتح المبين في تحقيق طبقات المدلسين، ص: ۷۲

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دارقطنی فرماتے ہیں: لا یحتج به

سلیمان التیمی فرماتے ہیں: کذاب ❶

نوٹ: محمد بن اسحاق کے متعلق راجح بات یہی ہے کہ وہ تاریخ، احکام اور مغازی وغیرہ میں حسن الحدیث ہے جب سماع کی صراحت کردے۔ ❷

تاہم مذکورہ روایت معنعن (عن سے) ہے تصریح بالسماع نہیں لہٰذا ضعیف ہے۔

عمرو بن عبید بن باب المعتزلی

امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: لیس بشی

نسائی فرماتے ہیں: لیس بثقة ولا یکتب حدیثه

یونس فرماتے ہیں: کان یکذب فی الحدیث

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: لیس باهل ان یحدث عنه

عمرو بن علی فرماتے ہیں: متروک الحدیث صاحب بدعة

ابوحاتم فرماتے ہیں: متروک الحدیث

حمید فرماتے ہیں: فانه یکذب علی الحسن ❸

امام ابن حبان فرماتے ہیں:

كان عمرو بن عبيد داعية الى الاعتزال ويشتم اصحاب رسول الله ﷺ ويكذب مع ذلك فى الحديث توهّما لا تعمّدا . ❹

''عمرو بن عبید فرقہ معتزلہ کا داعی تھا، صحابہ کرام کو گالی دیا کرتا تھا اور اس کے ساتھ ساتھ حدیث میں بھی غلطی سے جھوٹ بولتا تھا نہ کہ جان بوجھ کر۔''

---

❶ میزان الاعتدال: ۳/ ۴۴۹

❷ دیکھیں الفتح المبین، ص: ۷۲

❸ تہذیب الکمال: ۵/ ۴۳۶، ۴۳۷

❹ کتاب المجروحین: ۲/ ۶۹

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حماد بن زید کہتے ہیں کہ میں ایوب، یونس اور ابن عوف کے ساتھ تھا۔ پس ان کے پاس سے عمرو بن عبید گزرا تو اس نے انھیں سلام بلایا اور کھڑا رہا۔ لیکن انھوں نے اس کے سلام کا جواب تک نہیں دیا (اس کے بدعتی ہونے کی بنا پر۔)

امام یحییٰ فرماتے ہیں: میں نے عمرو بن عبید کو کہا: حسن بصری کی سیدنا سمرہ سے دو سکتوں کے متعلق حدیث کیسے ہے؟ اس نے کہا: تو نے سمرۃ رضی اللہ عنہ کو کیا کرنا ہے اللہ نے سمرہ کو برا کر دیا ہے۔ (معاذ اللہ)

امام العقیلی اپنے دادا یزید بن محمد بن حماد العقیلی سے بیان کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ سعید بن عامر کے پاس عمرو بن عبید کا کسی چیز کے متعلق ذکر ہوا جو اس نے کہی تھی تو سعید بن عامر نے فرمایا: كذب وكان من الكاذبين الاثمين ''اس نے جھوٹ بولا ہے اور وہ تو تھا ہی جھوٹے گناہ گاروں میں سے۔'' ❶

حافظ زبیر علی زئی فرماتے ہیں: كذاب خبيث ❷

الحسن بن ابی الحسن البصری

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں:

ثقة فقيه فاضل مشهور وكان يرسل كثير ويدلس . ❸

خلاصہ:

یہ روایت درج ذیل علتوں کی بنا پر موضوع ہے۔

① ......ابن حمید سخت ضعیف ہے۔

② ......محمد بن اسحاق مدلس ہے اور روایت بھی معنعن ہے۔ تصریح بالسماع نہیں۔

---

❶ ميزان الاعتدال: ٣/ ٢٧٤ تا ٢٧٦

❷ تحفة الاقوياء، ص: ٨١

❸ التقريب، ص: ٦٩

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

③......عمرو بن عبید المعتزلی انتہائی جھوٹا اور خبیث ہے حسن بصری پر جھوٹ باندھتا تھا۔
④......حسن بصری سے آگے سند منقطع ہے۔

لہٰذا یہ روایت بھی مذکورہ بالا علتوں کی بنا پر موضوع اور باطل ہے ان دلائل وشواہد، تخریج وتحقیق اور مذکورہ روایات پر سیر حاصل بحث کے بعد معلوم ہوا کہ سیدنا ثعلبہ بن حاطب انصاری رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب یہ قصہ سراسر جھوٹ کا پلندہ ہے۔ حقیقت سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ اسی لیے ہم نے اوپر کی سطور میں ان مذکورہ روایتوں پر تفصیل کے ساتھ بحث کی ہے تاکہ عوام اس قصے کی اصلیت سے آگاہ ہو جائیں اور حقیقت بھی یہی ہے کہ سیدنا ابوامامہ، ابن عباس اور حسن بصری سے مروی ان تین روایات کو بنیاد بنا کر سیدنا ثعلبہ جیسے بدری صحابی پر منافق، مرتد، مکار اور جہنمی کے فوتے کسے جاتے ہیں حالاں کہ ان روایات کے موضوع اور من گھڑت ہونے میں کوئی شک نہیں۔

یاد رہے کہ مؤلف ''ثعلبہ بن حاطب درعدالت قرآن'' نے مذکورہ کتابچے میں اپنے موقف کے اثبات کے لیے آٹھ روایات پیش کی ہیں جن میں سے:

①......تین کا حال گزشتہ سطور میں ہم تفصیلاً بیان کر چکے ہیں۔ وللہ الحمد
②......تین روایات ایک حضرت قتادہ اور دو حضرت مجاہد سے مروی ہیں۔

(أ) اوّل الذکر کی سند میں ''سعید بن ابی عروبۃ'' مدلس ہے اور روایت بھی معنعن ہے، تصریح بالسماع نہ ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

امام مجاہد والی دونوں روایتوں کی سند میں ''ابن ابی نجیح'' مدلس ''عن'' کے ساتھ بیان کرتا ہے۔ یہ بھی تصریح بالسماع نہ ہونے کی بنا پر ضعیف ہیں۔

ب مذکورہ بالا روایات مرسل بھی ہیں۔

ج ان میں ثعلبہ بن حاطب کا نام مذکور نہیں۔

③......باقی دو اثر ہشام بن عروۃ عن ابیہ اور ابن زید سے منقول ہیں۔ ان کے متعلق زیادہ کرید و تفتیش کرنے کی ان سطور میں ضرورت نہیں کیوں کہ ان دونوں میں سیدنا ثعلبہ بن حاطب پر حملہ کرنے والوں کے لیے ایک رائی کے دانے جتنی بھی دلیل نہیں۔

نوٹ: یہ تمام روایات جامع البیان للطبری میں دیکھی جاسکتی ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

روایات کے متن سے قصے کا ردّ:

گزشتہ سطور میں ہم نے اس قصے کا باعتبار سند بطلان ثابت کیا ہے۔ لیکن حقیقی بات یہ ہے کہ اس قصے کا متن بھی اس کے باطل اور من گھڑت ہونے کی گواہی پیش کر رہا ہے۔ اس لیے ذیل میں ہم چند ایسے دلائل پیش کر رہے ہیں جن سے اس کے متن کا بھی بطلان سامنے آ جائے گا۔ قوی امید ہے کہ ان دلائل کے بعد ہر صاحب عقل وبصیرت اور سلیم الفطرت انسان سے یہ بات مخفی نہیں رہے گی کہ یہ قصہ روایتاً اور درایتاً ہر دو لحاظ سے باطل ہے اس کا بیان کرنا جائز نہیں الا یہ کہ اس کا بطلان بھی لوگوں کے سامنے رکھا جائے۔

❀ ...... اس قصے کا متن رسول اللہ ﷺ کے مزاج کے سراسر خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ کا آپ کے متعلق ارشاد ہے:

﴿ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴾ [٩/ التوبة: ١٢٨]

”بلاشبہ تمہارے پاس تمھی میں سے ایک رسول آ گیا ہے جس پر تمہارا مشقت میں پڑنا بہت شاق ہے تمہاری بھلائی کی بہت حرص رکھنے والا ہے۔ ایمان والوں پر شفقت کرنے والا، بے حد مہربان ہے۔“

اسی طرح ایک دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ﴾ [٢١/ الانبياء: ١٠٧]

”اور ہم نے آپ کو تمام جہان والوں کے لیے رحمت بنا کر ہی بھیجا ہے۔“

یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ نے بڑے بڑے جرائم کرنے والوں اور اللہ کے دشمنوں سے درگزر فرمایا مثلاً:

ابوسفیان جنھوں نے متعدد بار مدینہ رسول پر چڑھائی کی، غزوہ احد جس میں ستر کے قریب آپ کے جانثار ساتھی شہید ہوئے، آپ کے پیارے چچا سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کو بھی اسی جنگ میں بڑی بے دردی کے ساتھ شہید کیا گیا، زندہ بچ جانے والے صحابہ کرام بھی شدید زخموں سے چور چور ہوئے۔ خود آپ ﷺ کا چہرہ مبارک بھی سخت زخمی ہوا۔ اس غزوہ میں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کفار کے لشکر کی کمان اسی ابوسفیان کے ہاتھوں میں تھی۔ لیکن فتح مکہ کے موقع پر جب وہ آپ کے پاس اسلام قبول کرنے کے لیے آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے تمام مظالم سے درگزر کرتے ہوئے ان کا اسلام قبول فرمالیا۔

اسی طرح وحشی رضی اللہ عنہ جس نے آپ کے محبوب چچا سیدنا امیر حمزہ کو قتل کیا تھا وہ بھی جب اسلام لانے کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وسعت قلبی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس کا اسلام قبول فرمالیا۔

اسی طرح کی کئی اور بے شمار امثلہ موجود ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے بڑے دشمنوں سے درگزر فرمایا۔

غور فرمائیں کہ کیا اگر سیدنا ثعلبہ بن حاطب رضی اللہ عنہ نے ایک بار زکوٰۃ دینے سے انکار کیا تھا اور پھر اسے جلد ہی اس کا احساس بھی ہوگیا اور وہ اپنی اس غلطی پر سخت نادم بھی ہوا۔ تو پھر یہ کیسے ہوسکتا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی توبہ قبول نہ کرتے اور اس سے زکوٰۃ نہ لیتے؟

❀ ......غزوہ تبوک سے واپسی پر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی منافقوں کے حالات سے آگاہ کرتے ہوئے فرمایا:

﴿ يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْكُمْ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَيْهِمْ ؕ قُلْ لَّا تَعْتَذِرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰهُ مِنْ اَخْبَارِكُمْ ؕ وَ سَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَ رَسُوْلُهٗ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴾ [۹/ التوبة: ۹٤]

''وہ تمہارے سامنے عذر پیش کریں گے جب تم ان کی طرف واپس جاؤ گے۔ کہہ دے: عذر مت کرو۔ ہم ہرگز تمہارا یقین نہ کریں گے۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہمیں تمہاری کچھ خبر بتا چکا ہے اور عنقریب اللہ تمہارا عمل دیکھے گا اور اس کا رسول بھی۔ پھر تم ہر قسم کی پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والے کی طرف لوٹائے جاؤ گے پھر وہ تمہیں بتائے گا جو کچھ تم کیا کرتے تھے۔''

نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ میں پہنچ گئے تو یہ منافقین واقعی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے عذر لے کر آنا شروع ہوگئے چنانچہ سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

((فتقبل منهم رسول الله صلى الله عليه وسلم علانيتهم وبايعهم واستغفر لهم ووكل سرائرهم الى الله)) ❶

''پس رسول اللہ ﷺ ان کے ظاہر کو قبول فرماتے، ان سے بیعت لیتے ان کے لیے بخشش کی دعا فرماتے اور ان کے پوشیدہ حالات اللہ کے سپرد کرتے۔''

اب سوال یہ ہے کہ کیا سیدنا ثعلبہ بن حاطب رضی اللہ عنہ کا حال ان منافقین سے بھی گیا گزرا تھا؟ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ وہ روتے ہوئے اور اپنے گناہ پر ندامت کا اظہار کرتے ہوئے زکوٰۃ لے کر آپ ﷺ کے پاس آئیں اور آپ ان کی زکوٰۃ قبول کرنے سے انکار کردیں؟ لہٰذا یہ نبی ﷺ کے عام مزاج اور آپ کی سیرت کے سراسر منافی ہے کہ منافقین کے ساتھ ان کے ظاہر حال کا اعتبار فرمائیں جب کہ ثعلبہ رضی اللہ عنہ بے چارے کے ساتھ یہ معاملہ نہ ہو۔

❀ ...... اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ فَاِنْ تَابُوْا وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴾ [۹/ التوبة: ۵]

''پھر اگر وہ توبہ کرلیں اور نماز کے پابند ہوجائیں اور زکوٰۃ ادا کرنے لگیں تو تم ان کا راستہ چھوڑ دو، یقیناً اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔''

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَيُقِيْمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَاءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ)) ❷

''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کرتا رہوں یہاں تک کہ وہ ''لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' کی شہادت دیں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں پھر

---

❶ بخاری، کتاب المغازی، باب حدیث کعب بن مالك، رقم: ٤٤١٨

❷ بخاری، کتاب الایمان، باب: [[فان تابوا واقاموا الصلوة......]]، رقم: ٢٥

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جب وہ یہ کام کر لیں تو انھوں نے اپنا خون اور مال مجھ سے بچا لیا سوائے اسلام کے حق کے اور ان کا باقی معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔"

اس آیت اور حدیث سے ثابت ہوا کہ جب تک لوگ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ نہ پڑھیں، نماز اور زکوٰۃ ادا نہ کریں تو ان سے لڑائی کرنے کا حکم ہے اور یہ لڑائی اس وقت بند ہوگی جب وہ ان ارکان کے فاعل ہو جائیں۔

لہٰذا اس آیت اور حدیث کا تقاضا یہ تھا کہ جب ثعلبہ رضی اللہ عنہ نماز کا تارک بن گیا تھا، زکوٰۃ کو جزیہ یا مثل جزیہ کہنے لگا تھا تو آپ ﷺ اس سے قتال کرتے نہ کہ بعد میں جب وہ نادم ہو کر آیا تو آپ ﷺ اس کی زکوٰۃ کو ردّ کرتے۔

معلوم ہوا کہ اس قصے میں صرف سیدنا ثعلبہ رضی اللہ عنہ پر ہی افتراء نہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے دیگر صحابہ پر بھی افتراء ہے۔

نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد عرب کے کچھ قبائل نے ادائیگی زکوٰۃ سے انکار کر دیا تھا اس وقت خلیفہ اوّل ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((وَاللّٰهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ......)) ❶

"اللہ کی قسم! میں ان لوگوں سے ضرور لڑائی کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کریں گے اس لیے کہ زکوٰۃ مال کا حق ہے۔"

اس بات کا بھی تقاضا یہی تھا کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ثعلبہ سے لڑائی کرتے نہ کہ جب وہ زکوٰۃ لے کر ان کے پاس آیا تھا تو اسے ردّ کرتے۔ اس سے بھی معلوم ہوا کہ یہ قصہ اصحابِ ثلاثہ ابوبکر، عمر، عثمان رضی اللہ عنہم پر افتراء ہے۔

❀...... زکوٰۃ کے متعلق نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

((مَنْ أَعْطَاهَا مُؤْتَجِرًا بِهَا فَلَهُ أَجْرُهَا وَمَنْ مَنَعَهَا فَإِنَّا آخِذُوهَا وَشَطْرَ مَالِهِ

---

❶ بخاری، کتاب الزکاۃ، باب وجوب الزکاۃ، رقم: ۱۴۰۰

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عَزْمَةً مِنْ عَزَمَاتِ رَبِّنَا)) ❶

''جو شخص ثواب کی نیت سے زکوٰۃ ادا کرے گا اس کو اس کا ثواب ملے گا اور جس نے زکوٰۃ روک لی تو اس سے ہم زبردستی وصول کریں گے اور (بطورِ جرمانہ) مزید کچھ مال بھی (لیں گے) کیوں کہ زکوٰۃ تو ہمارے رب کے فرائض میں سے ایک لازمی فریضہ ہے۔''

اب غور فرمائیں کہ ایک طرف یہ صحیح حدیث اور دوسری طرف قصہ ثعلبہ۔ جس میں ہے کہ نبی ﷺ کی طرف سے مقرر کردہ عامل جب سیدنا ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے زکوٰۃ لینے گیا تو اس نے زکوٰۃ کا مذاق اڑایا یعنی اللہ کے اس عظیم فریضے کو جزیہ (ٹیکس) یا اخت جزیہ (جزیہ کی بہن) کہا۔ اب سوال یہ ہے کہ ثعلبہ بن حاطب کی اس قبیح حرکت پر نبی کریم ﷺ کی ایمانی قوت اور اسلامی غیرت حرکت میں کیوں نہ آئی؟ کیوں کہ آپ ﷺ کے اس فرمان کا تقاضا تو یہی تھا کہ ثعلبہ سے زبردستی نہ صرف زکوٰۃ وصول کی جاتی بلکہ بطورِ جرمانہ اس کا مزید مال بھی ضبط کیا جاتا۔

❀...... اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَ لَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴾ [٤/ النساء: ٦٤]

''اور اگر یہ لوگ جب انھوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا آپ ﷺ کے پاس آجاتے اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے اور رسول بھی ان کے لیے استغفار کرتا تو یقیناً یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو معاف کرنے والا، مہربان پاتے۔''

اسی طرح ایک دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿ وَ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴾ [٤/ النساء: ١١٠]

---

❶ ابوداؤد، کتاب الزکاۃ، باب فی زکاۃ السائمۃ، رقم: ١٥٧٥ حسنه البانی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

''جو شخص کوئی برائی کرے یا اپنی جان پر ظلم کرے۔ پھر اللہ سے استغفار کرے تو وہ اللہ کو بخشنے والا، مہربانی کرنے والا پائے گا۔''

اسی طرح ایک اور مقام پر فرمایا:

﴿ قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴾ [۳۹/ الزمر: ۵۳]

''آپ (میری طرف سے) کہہ دیجیے! اے میرے بندو! جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ یقیناً اللہ تعالیٰ تو سب گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ واقعی وہ بڑی بخشش والا، بڑی رحمت والا ہے۔''

اس آیت کے شانِ نزول میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: کچھ کافر و مشرک جنھوں نے کثرت سے قتل اور زنا کاری کا ارتکاب کیا تھا یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت تو ٹھیک ہے لیکن ہم لوگ بہت زیادہ گناہ گار ہیں اگر ہم ایمان لے آئیں تو کیا وہ سب معاف ہو جائیں گے؟ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ ❶

قرآن وحدیث کے مذکورہ بالا دلائل سے معلوم ہوتا ہے کہ توبہ کا دروازہ موت سے پہلے پہلے ہر کسی کے لیے کھلا ہے۔ لہٰذا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ سیدنا ثعلبہ رضی اللہ عنہ بار بار مال زکوٰۃ لے کر حاضر ہوں اور اپنی عملی توبہ کا ثبوت پیش کریں جب کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس کی توبہ قبول نہ کریں لہٰذا یہ چیز بھی اس قصے کے من گھڑت ہونے کے لیے واضح دلیل ہے۔

الشیخ عداب محمود الحمش نے اپنی شہرہ آفاق تصنیف ''ثعلبہ بن حاطب الصحابی المفتری علیه'' میں بھی بڑے زبردست انداز میں مذکورہ قصے کے متن سے اس کا مردود اور من گھڑت ہونا ثابت کیا ہے۔ لہٰذا انھیں بھی ہم سطور ذیل میں پیش کرتے ہیں:

---

❶ بخاری، کتاب التفسیر، باب قوله: ﴿ قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا...... ﴾، رقم: ۴۸۱۰

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

① ...... یہ قصہ ان متواتر احادیث سے متصادم ہے جو اہل بدر کی فضیلت میں وارد ہوئی ہیں۔ امام بخاری اور مسلم وغیرہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اور زبیر اور مقداد کو بھیجا، آپ نے فرمایا: تم لوگ روضہ خاخ [1] تک جاؤ، وہاں تم کو ایک عورت ہودج پر سوار ملے گی، جس کے پاس ایک خط ہوگا، وہ خط اس سے لے لو۔ چناں چہ ہم اس طرح روانہ ہوئے کہ ہمارے گھوڑے ہم کو لے کر سرپٹ دوڑ رہے تھے، جب ہم روضہ خاخ پہنچے تو واقعی وہاں ایک عورت ملی، ہم نے اس سے کہا کہ خط ہمارے حوالے کرو، وہ کہنے لگی کہ میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہے، ہم نے اس سے کہا کہ خط نکال کر تم ہمارے حوالے کردو، بصورتِ دیگر ہم تمہارے کپڑے اتار دیں گے، آخر کار مجبور ہو کر اس نے اپنے جُوڑے سے خط نکالا جسے لے کر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ اس خط میں لکھا تھا:

"حاطب بن ابی بلتعہ کی جانب سے مکہ کے کچھ مشرکین کے نام۔"

اس خط میں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی راز سے مشرکین مکہ کو مطلع کر رہے تھے، اسے پڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا، حاطب! یہ کیا حرکت ہے؟ انھوں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ میرے بارے میں جلدی نہ کریں۔ بات یہ ہے کہ میں دوسرے مہاجرین کی طرح قریش کے خاندان سے نہیں ہوں صرف ان کا حلیف بن کر ان سے مربوط ہوں۔ [2] اور وہاں پر دوسرے مہاجرین کے عزیز واقرباء ہیں، جو ان کے گھربار اور مال واسباب کی نگہبانی کرتے ہیں۔ میں نے یہ چاہا تھا کہ جب میں خاندان کی رو سے ان کا شریک نہیں ہوں تو کچھ احسان ہی ان پر ایسا کردوں، جس کے خیال سے وہ میرے اہل وعیال کی حفاظت کریں اور ان کو نہ ستائیں۔

---

[1] روضہ خاخ مکہ اور مدینہ کے درمیان حمراء الاسد کے پاس ایک مقام ہے۔[معجم البلدان: ۲/ ۳۳۵]

[2] سفیان کہتے ہیں کہ وہ ان کے حلیف تھے، خود ان میں سے نہیں تھے۔[مسلم: ۲/ ۱۹۴۱]

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں اپنے دین سے نہیں پھرا اور نہ کفر کی وجہ سے ایسا کیا۔ ❶ مسلمان ہونے کے بعد کافر ہونا ناپسند کرتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بیان سن کر فرمایا:

''حاطب سچ کہتا ہے۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھ کو اس منافق کی گردن اڑانے دیجیے۔ آپ نے فرمایا: ''وہ تو غزوۂ بدر میں شریک تھے۔'' اور تجھے کیا معلوم اللہ تعالیٰ نے بدر والوں کو دیکھا اور فرمایا:

﴿ اِعۡمَلُوۡا مَا شِئۡتُمۡ فَقَدۡ غَفَرۡتُ لَکُمۡ ﴾

''اب تم جو چاہو کرو، میں نے تم کو بخش دیا۔''

اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّخِذُوۡا عَدُوِّیۡ وَ عَدُوَّکُمۡ اَوۡلِیَآءَ ﴾

[الممتحنة: ۱] www.KitaboSunnat.com

''اے ایمان والو! تم میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست مت بناؤ۔'' ❷

چناں چہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ بدر میں شرکت کو گناہوں کی بخشش کے لیے کافی قرار دیا بلکہ حدیث جابر میں اس سے بھی زیادہ وضاحت کے ساتھ وارد ہوا ہے کہ

''حاطب کا ایک غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاطب کی شکایت لے کر آیا اور کہا:

---

❶ جو فعل حاطب نے کیا تھا، اس کے کرنے والے کے سلسلے میں اہل علم کے درمیان اختلاف ہے کہ آیا وہ کافر ہو جائے گا یا نہیں؟ البتہ اس بات پر اتفاق ہے کہ حاطب مومن تھے، ان کے لیے جنت کی شہادت دی گئی تھی، کیوں کہ ان کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ وہ اپنے قول میں صادق ہیں۔ ابن العربی کا قول ہے کہ جس کا اعتقاد صحیح ہو لیکن اس سے اس کا مقصود دنیوی اعتقاد ہو تو وہ کافر نہیں ہوگا۔ بلکہ وہ اس جرم میں قتل کیا جائے گا کہ وہ جاسوس ہے۔

امام مالک فرماتے ہیں کہ جاسوس قتل کیا جائے گا کیوں کہ وہ مسلمانوں کو ضرر پہنچا رہا ہے اور روئے زمین پر فساد پھیلا رہا ہے، الخ [احکام القرآن لابن العربی: ۴/۱۷۸۳]

❷ بخاری، رقم: ٤٢٧٤۔ مسلم، رقم: ٦٤٠١

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! حاطب ضرور جہنم میں جائیں گے، یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((**كذبت لا يدخلها فانه شهد بدرا و الحديبية**)) [1] تم جھوٹے ہو وہ جہنم میں نہیں جاسکتے، کیوں کہ وہ غزوۂ بدر اور حدیبیہ دونوں میں شریک ہوئے تھے۔"

اور ابھی پیچھے گزر چکا ہے کہ ثعلبہ کے بدری ہونے پر تمام مؤرخین کا اجماع ہے لہٰذا یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ایک طرف تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمائیں ((**كذبت لا يدخلها فانه شهد بدرا**)) تم جھوٹے ہو وہ جہنم میں نہیں جاسکتے، کیوں کہ وہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے۔

پھر ایک ایسے بے بنیاد قصہ کو لے کر آپ کے قول میں تضاد و تعارض پیدا کیا جائے جو ان صحابہ کرام میں سے کسی کے لیے نفاق ثابت کرتا ہے، جو غزوۂ بدر میں شریک ہوئے اور جن کے اوپر اللہ تعالیٰ نے جہنم کو حرام کیا ہے اور ان کی مغفرت فرمادی ہے۔

اگر یہ قصہ صحیح بھی مان لیں تو یہ تاویل ضروری ہوگی کہ اس سے مراد زجر و توبیخ ہے۔

اب رہی یہ بات کہ یہ قصہ اللہ تعالیٰ کے اس قول ﴿ **فاعقبهم نفاقا فى قلوبهم الى يوم يلقونه** ﴾ کا سبب نزول ہو تو یہ محال ہے، ایسا کیوں کر ممکن ہوسکتا ہے، جب کہ یہ قصہ ضعیف سند پر مشتمل ہے۔

②...... مذکورہ آیت کس شخص کے متعلق نازل ہوئی، اس کے بارے میں قصہ بیان کرنے والوں کے اقوال میں اضطراب ہے جیسا کہ اس آیت کے سبب نزول کے سلسلے میں ان لوگوں کے متعدد اقوال ہیں۔

ایک قول یہ ہے کہ ثعلبہ بن حاطب کے بارے میں نازل ہوئی۔

دوسرا قول ہے کہ ثعلبہ بن ابی حاطب کے بارے میں نازل ہوئی۔

تیسرا قول ہے کہ حاطب بن ابی بلتعہ کے بارے میں نازل ہوئی۔

---

[1] مسلم، كتاب فضائل الصحابه، باب من فضائل حاطب بن ابى بلتعه، رقم: ٦٤٠٣

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور چوتھے قول کے مطابق یہ آیت، منافقین کی ایک جماعت کے سلسلے میں نازل ہوئی ہے جن میں نبتل بن حارث، معتب بن قشیر اور جد بن قیس ہیں۔

جس شخص کے بارے میں یہ آیات نازل ہوئیں، اس کی تعیین کے سلسلے میں اس قسم کا اختلاف بلاشبہ اس قصہ کو ضعیف اور کمزور کر دیتا ہے۔

نیز اس کے ضعف میں مزید اضافہ اس سے ہوتا ہے کہ وہ تمام اسانید جن میں صراحت ہے کہ آیت فلاں کے بارے میں نازل ہوئی، ضعیف ہیں۔ اس قسم کی سندیں قابل حجت نہیں ہوتیں، جیسا کہ پیچھے گزرا۔

③ ......ثعلبہ کی وفات کے سلسلے میں قصہ بیان کرنے والوں کا اختلاف اس قصہ کو باطل کر دیتا ہے۔ نیز یہ اختلاف قصہ کے بعید از حقیقت ہونے اور صاحب قصہ کے عزت و وقار اور ان کے دین کے دفاع کو ضروری قرار دیتا ہے، کیوں کہ درحقیقت ثعلبہ بن حاطب رضی اللہ عنہ کا سن وفات معلوم نہیں ہے۔

ان کے سن وفات کے سلسلے میں مختلف اقوال ہیں:

ا۔ پہلا قول: اس قصہ کو بیان کرنے والوں کے قول کے مطابق ان کی وفات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ہوئی، لیکن یہ قول سند کے اعتبار سے مردود ہے کیوں کہ یہ قول اور ثعلبہ رضی اللہ عنہ کا قصہ ایک ہی ضعیف اور کمزور سند سے مروی ہیں۔

ب۔ دوسرا قول یہ ہے کہ وہ غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔

ج۔ تیسرا قول ہے کہ وہ غزوۂ خیبر میں شہید ہوئے۔

دوسرا قول ابن عبدالبر اور حافظ ابن حجر نے بیان کیا ہے۔

خواہ ان کی شہادت غزوۂ احد میں ہوئی ہو یا غزوۂ خیبر میں، لیکن بہر حال بعض کے نزدیک ان کی وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہی میں ہو چکی تھی اور یہ بات اس قصہ کے معارض ہے، جس میں مذکور ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ان کی وفات ہوئی۔

اور چوں کہ پہلا قول قصہ کے ساتھ ہی وارد ہوا ہے اور اس کی سند ضعیف اور ناقابل اعتماد ہے، اس لیے ہمارے لیے ناگزیر ہو جاتا ہے کہ یا تو ہم دوسرے یا تیسرے قول کو قبول

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کرلیں کیوں کہ ان دونوں اقوال کے علاوہ مزید کوئی قول موجود نہیں ہے۔

اور یہ دونوں ہی قول اس قصہ کی جڑ اکھاڑ دیتے ہیں اور اس کی بنیاد ڈھا دیتے ہیں یا پھر ہم اس سلسلے میں توقف کریں، کیوں کہ ان دونوں اقوال میں سے کسی کے بارے میں بھی کوئی صحیح حدیث وارد نہیں ہے۔

④...... ایک اور تیر جو اس قصہ کے جگر میں پیوستہ کیا جاتا ہے اور جو اسے پاش پاش کردیتا ہے۔ یہ ہے کہ یہ قصہ حدیث کی صحاح، مسانید یا سنن میں وارد نہیں ہے جب کہ یہ واقعہ بہت ہی مشہور اور عام تھا، جیسا کہ قصہ سے معلوم ہوتا ہے۔

اور پھر اس کے ساتھ ساتھ یہ قصہ انتہائی اہمیت کا حامل بھی ہے، کیوں کہ اس کا تعلق ایک شرعی حکم سے ہے اور وہ ہے مانع زکوٰۃ کا حکم۔

لٰہذا اگر یہ قصہ حقیقت میں رونما ہوا ہوتا تو یقیناً صحیح سند سے منقول ہو کر ہم تک پہنچتا، جب کہ ایسے قصے بھی منقول ہوئے ہیں جو بہ نسبت اس قصے کے مسلم معاشرے کے لیے معمولی اہمیت اور کم اثر کے حامل ہیں۔

بطور مثال یہ کافی ہے کہ کتب صحاح اور سنن نے چند ایسے قصے بھی بیان کیے ہیں، جن میں صاحب قصہ سے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں خطائیں سرزد ہوگئی تھیں اور اس بنا پر بعض صحابہ نے ان پر نفاق کی تہمت لگائی تھی جیسے حاطب بن ابی بلتعہ کا مذکورہ قصہ ہے۔

اسی طرح غزوۂ تبوک سے پیچھے رہ جانے کے معاملے میں کعب بن مالک کا مشہور قصہ ہے اور واقعہ افک بھی ہے جس میں مسطح بن اثاثہ ملوث ہوگئے تھے، اس کے علاوہ بھی متعدد ایسے واقعات و قصے رونما ہوئے تھے اور رسول اللہ ﷺ نے متعلقہ لوگوں کی مدافعت کی، ان کے عذر سے مطمئن ہو کر ان کی توبہ قبول کی اور پھر ان کے لیے استغفار کیا۔

پھر بیچارے ثعلبہ بن حاطب رضی اللہ عنہ ہی تنہا کیوں اس ظلم و جفا اور عجیب وغریب بدسلوکی کا شکار ہوئے۔

⑤...... رسول اللہ ﷺ نے ان منافقین کا عذر قبول کرلیا تھا جو (بلا کسی عذر کے) جہاد میں شریک نہیں ہوئے تھے جب کہ ان تین مسلمانوں کا عذر جو اسی جہاد میں نہیں گئے تھے، اس

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وقت تک قبول نہیں کیا تا آنکہ ان کی قبولیت کے بارے میں قرآن کی آیات نازل ہوئیں۔

لہٰذا ثعلبہ کا معاملہ یا تو ان تین لوگوں کی طرح ہوگا جو غزوۂ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے اور ان کے قصہ کو صحیح مان لینے کی صورت میں یہی ان کے شایانِ شان بھی ہے کیوں کہ وہ بدری صحابی ہیں۔

یا پھر وہ منافقین میں سے شمار ہوں گے، اگر یہ دوسری صورت مان لیں کہ وہ منافق تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں منافقین کی کوئی اہمیت نہیں تھی اور نہ کوئی ان کا وزن تھا آپ ان کے عذر بلا کسی پس وپیش کے قبول کر لیتے تھے، کیوں کہ آپ صرف مسلمانوں کی بھلائی کے خواہاں تھے۔

اور اگر پہلی صورت مان لیں کہ ثعلبہ رضی اللہ عنہ خطار کار مومنوں میں سے تھے، تو ہمارے سامنے صرف دو احتمال باقی رہ جائیں گے۔

پہلا احتمال یہ ہے کہ وہ اس خطا کے بعد مرتد ہو گئے تھے، لیکن یہ احتمال جہاں صحیح دلیل کا محتاج ہے وہیں یہ اہل بدر کے بلند مقام ومرتبہ کے معارض بھی ہے۔

دوسرا احتمال یہ ہے کہ وہ غلطی کرنے کے بعد اپنے کیے پر نادم تھے اور یہی بات اس باطل اور مزعومہ قصے سے معلوم ہوتی ہے اور یہ ثابت نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ایسے شخص کی توبہ قبول کرنے سے انکار کر دیا ہو جس نے اپنے فعل پر نادم ہو کر توبہ کی ہو، بلکہ یہ تو دین کی اس بدیہی بات کے صریح خلاف ہے کہ جب کوئی بندہ توبہ کرے تو اس کی توبہ قبول کی جائے گی۔

البتہ یہ صحیح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کے نزول میں کبھی کبھی تاخیر ہو جاتی تھی جیسا کہ ان تین صحابہ کرام کے قصہ میں ہوا جو غزوۂ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے، یا جیسے اس شخص کے واقعے میں ہوا جس نے اپنے گھر میں ایک قبہ بنا لیا تھا۔ (1) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے

---

(1) اس شخص کا قصہ جس نے اپنے گھر میں ایک قبہ بنا لیا تھا، جس کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اعراض کیا اسے ابوداؤد نے کتاب الادب باب ماجاء فی النساء رقم: ۵۲۳۷ میں روایت کیا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اعراض کیا اور اس کے سامنے اپنی ناخوشی کا اظہار کیا تاہم آپ اپنے صحابہ کی بھلائی کے بہت زیادہ خواہاں، ان سے محبت کرنے والے اور ان پر شفیق اور مہربان تھے۔

لہٰذا یہ قصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ اور کریمانہ اخلاق کے ساتھ میل نہیں کھاتا ہے۔

⑥...... حضرت ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کسی شخص کو کسی قسم کی عبادت سے نہیں روک سکتے ہیں ورنہ وہ لوگوں کو اللہ کے راستے سے روکنے والے شمار ہوں گے۔ اور ایسا ان کی شان سے بعید ہے بلکہ ہمیں اس پر تعجب ہوگا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تو منکرین زکوٰۃ کو مرتد [1] قرار دیتے ہوئے ان سے جنگ کی تھی اور یہ تاریخی جملہ کہا:

" واللہ لو منعونی عقالا کانوا یودون الی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لقاتلتھم علیہ . " [2]

''اللہ کی قسم! اگر وہ مجھے ایک رسی بھی دینے سے انکار کریں جسے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتے تھے تو میں اس کی وجہ سے ان سے قتال کروں گا۔''

لہٰذا منکرین زکوٰۃ سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا جنگ کرنا، آپ کے اس عمل سے کیسے ہم آہنگ ہوسکتا ہے کہ آپ نے ایک شخص کو زکاۃ ادا کرنے سے روک دیا جو اسے ادا کرنا چاہتا تھا۔

اور پھر کیا ثعلبہ کے امکان میں یہ نہیں تھا کہ وہ اپنے مال کی زکاۃ اپنے علاقہ کے فقراء کو دے دیتے۔ [3]

---

[1] منکرین زکاۃ کا کیا حکم ہے؟ اس کی تفصیل امام نووی کی ''المجموع: ۵/۳۳۴'' اور ابن قدامہ کی المغنی: ۲/ ۵۷۳ میں دیکھیں۔

[2] اس موقف کی توجیہ و تفصیل شوکانی کی ''نیل الاوطار: ۴/ ۳۴'' اور قرضاوی کی فقہ الزکاۃ: ۱/ ۷۸، ۸۵ میں ملاحظہ کریں۔

[3] یہ مسئلہ اختلافی ہے اس پر تفصیلی بحث قرضاوی کی فقہ الزکاۃ ۲/ ۷۵۸، ۷۷۶ میں دیکھیں، حنابلہ کا مذہب یہ ہے کہ مسلمان اپنی زکاۃ بذاتِ خود نکال کر ادا کرسکتا ہے اور شافعیہ کے مذہب میں دونوں قول ہیں، جیسا کہ الروضہ ۲/ ۲۰۵ میں اور اس کے آگے موجود ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اگر یہاں یہ کہا جائے کہ قصہ میں یہ بات واضح ہے کہ حضرت ابوبکر وعمر اور عثمان رضی اللہ عنہم نے ثعلبہ کی زکاۃ اس لیے واپس کردی تھی کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے واپس کردیا تھا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تربیتی مقصد کے پیش نظر ان کی زکاۃ واپس کرتے تھے، تاکہ دوسرے لوگ ایسا کرنے سے باز رہیں، لیکن جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب کے جوارِ رحمت میں چلے گئے تو اس کا فائدہ ختم ہوگیا۔

اس کے بعد جب کہ حضرت ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے پاس کوئی وحی تو نہیں کی جاتی تھی تو پھر ان کو کہاں سے یہ اختیار ملا کہ مستحقین زکاۃ، فقراء ومساکین کو ان کے اس حق سے محروم کردیں جو اس مال دار شخص کے مال میں تھا اور جو اپنے مال کی زکاۃ نکالنے کے لیے بے قرار تھا۔

⑦...... اسلامی احکام وقوانین میں یہ بات معروف ہے کہ اسلام، لوگوں کے ساتھ ان کے ظاہری حالات کے مطابق معاملہ کرتا ہے۔ چناں چہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منافقین کا نفاق جان لینے کے باوجود ان کے ساتھ ظاہر کے مطابق ہی معاملہ کیا کرتے تھے، بلکہ آپ نے اس پر عمل کرتے ہوئے عبداللہ بن ابی بن سلول کی نماز جنازہ بھی پڑھی اور اس کے کفن کے لیے اپنا کپڑا عنایت فرمایا۔ [1] کیوں کہ وہ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتا تھا، حالاں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم تھا کہ وہ جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ہوگا۔

پھر ان سب کے مقابلے میں ثعلبہ کا فعل کیا اہمیت رکھتا ہے؟

⑧...... یہ قصہ دین کے بدیہی امور کے منافی ہے، وہ اس طرح کہ تمام مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ زکاۃ صرف مسلمان پر ہی واجب ہوتی ہے، کیوں کہ زکاۃ ایک عبادت ہے اور عبادت کی صحت کے لیے اسلام شرط ہے۔

مذکورہ قصہ کی نص کے مطابق اگر ثعلبہ منافق تھے تو ان کی طرف سے زکاۃ ہی صحیح نہیں ہوگی، خواہ انھوں نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا ہو یا اسے اپنے پاس روک لیا ہو۔

اس کے باوجود جو منافقین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس زکاۃ لے کر آتے تھے، آپ ظاہر

---

[1] بخاری، رقم: ١٢٦٩۔ مسلم، رقم: ٢٧٧٤

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پر عمل کرتے ہوئے اسے قبول کر لیتے تھے۔

لہٰذا اگر ثعلبہ منافقین میں سے ہوتے تو انھیں آہ و بکا اور ندامت کی ضرورت پیش آتی اور نہ رسول اللہ ﷺ کو اس شخص کے ساتھ سخت تربیتی اسلوب اپنانے کی، جس کو ایسا تصرف بھاتا ہو۔

⑨...... یہ قصہ اس اسلوب کے منافی ہے، جو منکرین زکاۃ کے معاملے میں رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ نے اختیار کیا تھا، کیوں کہ زکاۃ مال کا حق ہے اور فقراء و مساکین وغیرہ اس کے مستحق ہیں۔ لہٰذا اگر اغنیاء اس کی ادائیگی سے گریز کریں تو اس کے حصول کی ذمہ داری امام المسلمین پر عائد ہوگی۔ اور یہ پیچھے گزر چکا ہے کہ منکرین زکاۃ کے ساتھ صحابہ کرام نے کس طرح جنگ کی تھی۔

اور اس سلسلے میں نبی ﷺ کا فرمان ہے:

"من أعطى زكاة ماله مؤتجرا فله اجرها، ومن منعها فإنا اخذوها وشطر ماله عزمة من عزمات ربنا، ليس لأل محمد منها شيء ......" [1]

جس نے ثواب کی نیت سے اپنے مال کی زکاۃ ادا کی، اس کو اس کا اجر ملے گا اور جس نے زکاۃ دینے سے انکار کیا تو ہم زکاۃ بھی لیں گے اور اس کے مال کا نصف حصہ بھی یہ ہمارے رب کے حقوق میں سے ایک حق ہے۔ اس میں سے آلِ محمد ﷺ کے لیے کچھ بھی جائز نہیں ہے۔

اس لیے مناسب نہیں ہوگا کہ ان مال داروں کے ساتھ جو انتہائی بخیل، حریص اور کم ظرف ہیں ان کی خواہشات کے مطابق معاملہ کیا جائے، بلکہ حق تو یہ ہے کہ جن حرام چیزوں میں وہ رغبت رکھتے ہیں ان میں ان کی خواہشات کے برعکس ان کے ساتھ رویہ اپنایا جائے، کیوں کہ یہی ان کے حالات کے زیادہ مناسب، ان کے حق میں بہتر اور اس مسلم معاشرہ کے لیے زیادہ نفع بخش ہے، جس میں اس قسم کے لوگ موجود ہیں۔

شیخ رشید رضا فرماتے ہیں:

---

[1] ابوداود، رقم: ١٥٧٥

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

"حدیث میں کچھ ایسے اشکال ہیں جو آیات کے شانِ نزول اور ثعلبہ کی توبہ کی عدم قبولیت سے تعلق رکھتے ہیں جب کہ حدیث کے ظاہر مفہوم، خصوصاً ان کی آہ وبکا سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی توبہ سچی تھی اور اس وقت عمل اس پر تھا کہ منافقین کے ظاہری حالات کے مطابق ان کے ساتھ معاملہ کیا جاتا تھا۔

نیز آیات کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ بخل واعراض سے وہ توبہ نہیں کریں گے اور نفاق پر ہی ان کی وفات ہوگی اور یہ کہ نبی ﷺ اور آپ کے دونوں خلیفہ نے اسی کے مطابق ان کے ساتھ معاملہ کیا، نہ کہ ظاہر شریعت کے مطابق اور یہ ایک ایسا واقعہ ہے، جس کی اسلام میں کوئی نظر نہیں ہے۔" ❶

⑩...... بعض روایات میں مذکور ہے کہ ثعلبہ اپنے زہد و پرہیز گاری کے اعتبار سے "حمامۃ المسجد" تھے تو کیا مسجد کی تعلیم وتربیت میں اتنی قوت وتاثیر نہیں ہے کہ وہ راہِ آخرت اور دنیوی ضروریات کے درمیان توازن قائم کر سکے؟

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مسجد ہی وہ حقیقی مدرسہ اور علمی گہوارہ ہے، جہاں سے تربیت پا کر ایسے لوگ نکلتے ہیں جو دنیوی ساز وسامان پر اس چیز کو ترجیح دیتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے پاس موجود ہے۔

لہٰذا یہ محال ہے کہ مسجد کی خالص تربیت، ارتداد، نفاق اور خودغرضی کا سبب ہو اور یہ امر پوشیدہ نہیں کہ ثعلبہ کے قصہ کی تصحیح کرنا، اس مثالی تربیت کو مطعون کرنے کے مترادف ہوگا۔ ❷

الشیخ یوسف بن محمد بن ابراہیم العتیق فرماتے ہیں:

میں اس قصے کے متن کی خرابی کا اختصار دو باتوں میں کرتا ہوں:

①...... یہ قصہ قرآنِ کریم اور سنت رسول کے مخالف ہے کیوں کہ کتاب وسنت میں تو

---

❶ تفسير المنار: ١٠/ ٤٨٤

❷ ثعلبه بن حاطب ايك مظلوم صحابى، ص: ١٢٠ تا ١٣٣

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

موت کے وقت غرغر کی آواز پیدا ہونے تک یا سورج کے مغرب کی طرف سے طلوع ہونے تک تائب کی توبہ کے قبول ہونے کا ذکر ہے جب کہ اس قصہ میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے تینوں خلفاء نے ثعلبہ کی توبہ قبول نہیں کی۔

② ...... یہ قصہ ان تمام ثابت شدہ احادیث کے خلاف ہے جو اونٹوں اور دوسرے مویشیوں کی زکوٰۃ کے منکر کے بارے میں ہیں جن میں ہے کہ ہم منکر زکوٰۃ سے زبردستی زکوٰۃ وصول کریں گے اور اس کے ساتھ اس کا نصف مال بھی پکڑیں گے۔ ❶

اعتراض (۱):

مناسب ہے کہ یہاں ہم ثعلبہ پر ایک بے تکے اعتراض کا بھی جواب دے دیں۔

مؤلف ''ثعلبہ بن حاطب درعدالت قرآن'' علامہ آلوسی کے حوالے سے لکھتے ہیں:

رہا اس کا عدم قبولیت زکوٰۃ پر سر میں مٹی ڈالنا تو یہ توبہ کی بنا پر نہ تھا بلکہ عار اور ملامت کی بنا پر تھا کہ میری زکوٰۃ عام مسلمانوں کی زکوٰۃ کی طرح مقبول نہیں ہوتی۔ ❷

جواب:

اس چیز کی کیا دلیل ہے کہ ثعلبہ یہ سب کچھ عار اور ملامت کی بنا پر کرتا تھا نہ کہ توبہ کی بنا پر؟

کیا ان لوگوں نے ثعلبہ کا دل چیر کر دیکھ لیا تھا کہ وہ عار اور ملامت سے بچنے کے لیے سر میں مٹی ڈال رہا ہے یا یہ لوگ علیم بالذات الصدور ہیں؟ **فیا للعجب**

اعتراض (۲):

موصوف لکھتے ہیں: بعض دور جدید کے محققین نے اس واقعہ کا انکار کر دیا ہے کہ چوں کہ ابوامامہ الباہلی کی روایت کا راوی ضعیف ہے لہٰذا یہ واقعہ ہی نہیں ہوا۔ ضعیف روایت سے

---

❶ قصص لا تثبت: ۱/ ٤٦

❷ ص: ۳۰

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

واقعات کا انکار نہیں کیا جاسکتا کیوں کہ محدثین نے ضعیف روایات سے استدلال بھی کیا ہے۔ ❶

جواب:

① ...... موصوف کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ اس من گھڑت قصے کا انکار صرف عصر حاضر ہی کے علماء نے نہیں کیا بلکہ متقدمین علماء بھی اس کا بطلان بیان کرتے آئے ہیں۔ جیسا کہ گزشتہ اوراق میں بیان ہو چکا ہے۔

② ...... مذکورہ واقعہ صرف ضعیف ہی نہیں بلکہ موضوع اور باطل ہے۔ اس لیے اس سے استدلال کرنا درست نہیں اور نہ ہی محدثین نے اس سے استدلال کیا ہے اگر ایسا ہی ہے تو پھر موصوف نے انھیں ذکر کیوں نہیں کیا۔

موضوع اور ضعیف روایات کو بیان کرنے کا حکم:

موصوف کا یہ کہنا بھی حقیقت کے برعکس ہے کہ ضعیف روایات سے واقعات کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ موصوف کے اسی اصول کی روشنی میں ہم یہ پوچھ سکتے ہیں کہ کیا ضعیف روایات سے ایسے واقعات ثابت ہو سکتے ہیں جن میں صحابہ کرام کی توہین اور کتاب وسنت کی مخالفت ہو؟ اگر جواب ہاں میں ہے تو پھر بتائیے کہ حضرات محدثین نے علم اسماء الرجال کیوں وضع کیا؟ اس کے لیے اتنی انتھک محنت کیوں کی؟ گو یہ بات درست ہے کہ ترغیب وترہیب کے باب میں ضعیف روایات کے قبول یا عدم قبول میں محدثین کے درمیان اختلاف ہے تاہم جمہور محدثین نے احتیاط کے پہلو کو مدنظر رکھتے ہوئے اس باب میں بھی اجتناب کو ضروری سمجھا ہے کیوں کہ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

«مَنْ يَقُلْ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ» ❷

---

❶ ثعلبه بن حاطب در عدالت قرآن، ص: ٥

❷ بخاری، کتاب العلم، باب اثم من کذب علی النبی ﷺ، رقم: ١٠٩

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

''جو شخص میرے نام سے وہ بات بیان کرے جو میں نے نہیں کہی تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔''

امام مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فاذا كان الراوی لها ليس بمعدن للصدق و الامانة، ثم اقدم على الرواية عنه من قد عرفه ولم يبيّن ما فيه لغيره ممن جهل معرفته، كان آثما بفعله ذلك غاشا لعوام المسلمين، اذلا يومن على بعض من سمع تلك الاخبار ان يستعملها، او يستعمل بعضها، ولعلها او اكثرها اكاذيب لا اصل لها، مع ان الاخبار الصحاح من رواية الثقات واهل القناعة اكثر من ان يُضطّر الى نقل من ليس بثقة ولا مقنع، ولا احسب كثير ممن يُعَرِّجَ من الناس على ما وصفنا من هذه الاحاديث الضعاف والاسانيد المجهولة، ويعتدّ بروايتها بعد معرفته بما فيها من التوهّن والضعف، الا ان الذى يحمله على روايتها والاعتداد بها، ارادةُ التكثير بذلك عند العوام، ولان يقال: ما اكثر ما جمع فلان من الحديث والّف من العدد ومن ذهب فى العلم هذا المذهب، وسلك هذا الطريق فلا نصيب له فيه، وكان بان يسمّٰى جاهلا اولٰى من ان ينسب الٰى العلم. [1]

''یعنی جو شخص ضعیف حدیث کے ضعف کو جاننے کے باوجود بیان نہیں کرتا تو وہ اپنے اس فعل کی وجہ سے گناہ گار اور عوام الناس کو دھوکا دیتا ہے کیوں کہ ممکن ہے کہ اس شخص کی بیان کردہ احادیث کو سننے والا ان سب پر یا ان میں سے بعض پر عمل کرے۔ اور یہ ممکن ہے کہ وہ سب احادیث یا ان میں سے اکثر احادیث اکاذیب ہوں اور ان کی

[1] مسلم، المقدمة، ص: ١٩

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کوئی اصل نہ ہو جب کہ صحیح احادیث اس قدر ہیں کہ ان کے ہوتے ہوئے ضعیف احادیث کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ بہت سے وہ لوگ جو ضعیف اور مجہول اسانید والی احادیث کو جاننے کے باوجود بیان کرتے ہیں محض اس لیے کہ عوام الناس کے ہاں ان کی شہرت ہو اور یہ کہا جائے کہ اس کے پاس کتنی احادیث ہیں۔ اور اس نے کتنی کتابیں تالیف کر دی ہیں اور جو شخص علم کے معاملے میں اس روش کو اختیار کرتا ہے اس کے لیے علم میں کچھ حصہ نہیں ہے اور اسے عالم کہنے کی بجائے جاہل کہنا زیادہ مناسب ہے۔"

استاذ الحدیث محمد یحییٰ گوندلوی رقم طراز ہیں:

موضوع روایت پر عمل تمام محدثین کے نزدیک حرام ہے البتہ ضعیف روایات پر عمل میں معمولی سا اختلاف ہے اکثر محدثین کا یہی خیال ہے کہ ضعیف روایات بھی قابل عمل نہیں ہیں البتہ بعض ائمہ نے صرف ترغیب وترہیب اور فضائل اعمال میں عمل کو جائز قرار دیا ہے مگر یہ رائے درست نہیں ہے کیوں کہ حدیث خواہ کسی بھی باب سے تعلق رکھتی ہو وہ دین ہے اس لیے وہ فرمودہ رسول ہے اور وہ بھی ﴿ وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ﴾ میں شامل ہے اور اس آیت کریمہ کی روشنی میں احکام وفضائل میں تفریق نہیں ہے بلکہ تمام کا ایک جیسا ہی درجہ ہے لہٰذا جتنا ثبوت احکام کے لیے درکار ہے اتنا ہی ثبوت فضائل کے لیے بھی چاہیے۔ محدثین کرام اور ائمہ عظام ہر قسم کی حدیث کو دین سمجھتے تھے جیسا کہ امام ابن سیرین فرماتے تھے:

" ان هذا العلم دين فانظروا عمن تاخذون دينكم ." [1]

اور امام انس بن سیرین فرماتے ہیں:

" اتقوا يا معشر الشباب فانظروا عمن تاخذون هذه الاحاديث

---

[1] مسلم، ص: ۱۱

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فانها دينكم .» ❶

''اے نوجوانو! تم احتیاط کرواور جس سے یہ حدیثیں حاصل کرتے ہو اسے دیکھو (کہ یہ اس لائق بھی ہے یا کہ نہیں) کیوں کہ یہ احادیث تمہارا دین ہیں۔''

امام مالک فرماتے ہیں:

''حدیث کا علم دین ہے تم دیکھو دین کس سے حاصل کرتے ہو میں نے ستر ایسے لوگ پائے ہیں جو مسجد نبوی میں بیٹھ کر کہتے تھے مجھ سے فلاں نے روایت کی رسول اللہ نے فرمایا: مگر میں نے ان کی روایات قبول نہیں کیں۔'' ❷

ان آثار سے ظاہر ہے کہ متقدمین محدثین ہر قسم کی روایات میں تحقیق کرتے تھے اور وہ صرف ثقہ راویوں کی روایات قبول کرتے تھے جیسا کہ امام سعید بن ابراہیم فرماتے ہیں:

" لا يحدث عن رسول الله الا الثقات .» ❸

''صرف ثقہ راویوں سے حدیث رسول لی جائے۔''

امام مسلم فرماتے ہیں:

''محدثین نے خود پر راویوں کے عیوب ظاہر کرنے کو لازم کر رکھا ہے اس لیے کہ اس میں بہت سا خطرہ ہے کیوں کہ دین کے بارہ میں جو خبریں (حدیثیں) ہیں وہ حلال، حرام، امر، نہی اور ترغیب وترہیب کو بیان کرتی ہیں ایسا راوی جو صدق وامانت کا خوگر نہیں اس کا لوگوں پر عیب ظاہر نہ کرنے والا شخص مسلمان عوام کو دھوکہ دیتا ہے۔'' ❹

یہی وجہ ہے کہ ائمہ نقاد بلاتفریق فضائل ودیگر معاملات میں ضعیف روایت کو قابل عمل

---

❶ التميد شرح موطا، ص:١٧، ج:١

❷ التمهيد، ص:١٧، ج:١

❸ دارمی، ص:٩٣، ج:١

❹ مسلم: ١/ ٢٠

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نہیں سمجھتے تھے جن میں امام یحییٰ بن معین، امام بخاری، امام مسلم، امام ابن حزم اور ابو بکر العربی اور احمد شاکر مصری رحمہم اللہ اجمعین ہیں۔ ❶

ان ائمہ کا موقف ہی درست ہے کیوں کہ روایت کے ضعیف ہونے سے اس کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف مشکوک ہو جاتی ہے اور اس کی قبولیت میں تردد پیدا ہو جاتا ہے اگر ضعیف روایت کو قابل عمل سمجھا جائے تو اس سے محدثین کرام کی اس بارہ میں شب و روز کی محنتیں بے معنی ہو کر رہ جاتی ہیں اور صحت حدیث کے درجات کا کوئی معنی باقی نہیں رہتا۔ ❷

معلوم ہوا کہ ضعیف روایات خواہ عقائد و احکام کے متعلق ہوں یا ترغیب و ترہیب کے بہر صورت ان کا ضعف بیان کیے بغیر انھیں بیان کرنا ناجائز ہے۔ تاہم بعض علماء صرف ترغیب و ترہیب کے باب میں ضعیف روایات کو قبول کرنے کی مشروط اجازت دیتے ہیں یعنی

① ...... اس کا ضعف شدید نہ ہو۔

② ...... وہ معمول بہ اصول و قواعد کے تحت ہو۔

③ ...... عمل کرتے وقت اس کے ثبوت اور صحت کا اعتقاد نہ ہو۔ بلکہ احتیاط کا عقیدہ ہو۔ ❸

معلوم ہوا کہ مجوزین علماء کے نزدیک بھی ضعیف روایات کو مذکورہ بالا شرطوں کے ساتھ ہی قبول کیا جا سکتا ہے۔ جب کہ قصہ ثعلبہ والی روایات میں یہ سب شرطیں مفقود ہیں۔ لہٰذا عافیت اسی میں ہے کہ اسے بیان ہی نہ کیا جائے اور اگر لامحالہ بیان کرنا ہی ہے تو اس کا ضعف ضرور بیان کر دینا چاہیے۔

قصہ ثعلبہ میں پائی جانے والی خرابیاں:

سیدنا ثعلبہ بن حاطب رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب اس من گھڑت قصے میں بے شمار خرابیاں پائی جاتی ہیں جیسا کہ گزشتہ اوراق میں بیان کیا جا چکا ہے۔ اب ان سطور میں ہم اختصار کے

---

❶ قواعد التحدیث للقاسمی، ص: ۱۱۳، الباعث الحثیث، ص: ۷۶

❷ ضعیف اور موضوع روایات، ص: ۶۳، ۶۴

❸ تدریب الراوی: ۱/ ۱۶۲

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ساتھ اس قصے کا ضعف بتائے بغیر بیان کرنے سے لازم آنے والی چند خرابیوں کا ذکر کر رہے ہیں۔

① ...... یہ ایک من گھڑت اور جھوٹا قصہ ہے اسے رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کرنے سے حدیث (من كذب علي متعمدا ......) کی وعید لازم آئے گی۔

② ......اس میں کتاب وسنت کی خلاف ورزی ہے مثلاً:

ا وہ تمام آیات جو نبی ﷺ کی صفت رؤف، رحیم پر دال ہیں۔

ب جن میں توبہ کی قبولیت کا ذکر ہے۔

د وہ احادیث جن میں منکرین زکوۃ سے زبردستی زکوۃ کی وصولی کا ذکر ہے۔

د جن میں فضائل صحابہ بالخصوص انصار واصحاب بدر۔ مذکورہ قصہ ان سب کے خلاف ہے۔

③ ......محدثین کے وضع کردہ اصول حدیث اور علم اسماء الرجال کی دھجیاں بکھر جاتی ہیں۔

④ ......صحابہ کرام کی توہین ہوتی ہے۔ اس سے بڑی توہین اور کیا ہوسکتی ہے کہ ایک بدری صحابی پر نفاق اور ارتداد کی تہمت لگ جائے۔

⑤ ......نماز پنج گانہ میں سستی کرنے والوں کی حوصلہ افزائی ہے کہ نبی ﷺ نے ثعلبہ کی نمازوں میں سستی دیکھ کر کوئی مؤاخذہ نہیں کیا۔

⑥ ...... مسئلہ حجیت حدیث مشکوک ہوجاتا ہے کیوں کہ منکرین حدیث اس قسم کی روایات کو بنیاد بنا کر حدیث کا انکار کرتے ہیں۔

⑦ ......گناہ گاروں کو رحمت الٰہی سے مایوس کیا جاتا ہے ممکن ہے کوئی گناہ گار اس قصہ کو سن کر اللہ کی رحمت سے مایوس ہو کر گناہ نہ چھوڑے اور اسی حالت میں اس کی موت واقع ہوجائے۔

وَمِنْهُم مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ...... کا شانِ نزول:

پچھلے صفحات میں اس بات کی وضاحت ہوچکی ہے کہ سیدنا ثعلبہ بن حاطب رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب قصہ ہر لحاظ سے من گھڑت، باطل اور جھوٹا ہے اسے سورہ توبہ کی مذکورہ آیات

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے شانِ نزول میں بیان نہیں کرنا چاہیے اور پھر یہ کہ ان آیات کے شانِ نزول میں بھی مفسرین کا اختلاف ہے اور یقیناً مفسرین کا یہ اختلاف بھی اس بات پر دال ہے کہ یہ آیات سیدنا ثعلبہ بن حاطب رضی اللہ عنہ کے متعلق نہیں اتریں۔

امام محمد بن احمد القرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قال الضحاک: ان الاية نزلت في رجال من المنافقين نبتل بن الحارث وجد بن قيس معتب بن قشير. قلت وهذا اشبه بنزول الاية فيهم. ❶

امام الضحاک نے فرمایا: بلاشبہ یہ آیات منافقین میں سے نبتل بن الحارث، جد بن قیس اور معتب بن قشیر کے متعلق نازل ہوئیں۔

میں (قرطبی) کہتا ہوں کہ یہی زیادہ درست ہے کہ ان آیات کا نزول انھیں کے متعلق ہے۔

عمادالدین بن محمد المعروف الکیاالہراسی نے ان آیات کے شانِ نزول کے دوسبب بیان کیے ہیں:

① ...... یہ حاطب بن ابی بلتعہ کے بارہ میں نازل ہوئی۔

② ...... یہ ان منافقین کے متعلق اتری جنھوں نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا تھا اور پھر مخالفت کی۔ ❷

www.KitaboSunnat.com

امام ابوبکر بن العربی المالکی فرماتے ہیں:

هذه الاية اختلف في شان نزولها على ثلاثة اقوال:

الاول: انها نزلت في شان مولا لعمر قتل حميما لثعلبة فوعدان اصل الى الدية ان يخرج حق الله فيها وصلت اليه الدية. لم يفعل

---

❶ الجامع لاحکام القرآن: ۸/ ۱۹۱، ۱۹۲

❷ احکام القرآن: ۲/ ۲۱۵

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الثانی: ان ثعلبة كان له مال بالشام فنذر ان قدم من الشام ان يتصدق منه فلما قدم لم يفعل.

الثالث: وهو اصح الروايات ان ثعلبة بن حاطب الانصارى قال للنبى صلى الله عليه وسلم ادع الله ان يرزقنى مالا ...... ❶

اس آیت کے شانِ نزول کے متعلق تین مختلف قول بیان کیے گئے ہیں:

پہلا قول: یہ آیت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے ایک غلام کے متعلق نازل ہوئی جس نے ثعلبہ کے کسی جگری دوست کو قتل کر دیا تھا پھر اس نے وعدہ کیا کہ اگر میری دیت تک رسائی ہو جائے تو میں اس میں سے اللہ تعالیٰ کا حق ادا کروں گا۔ پس جب اس کی دیت (ادا کرنے) تک رسائی ہوگئی تو اس نے وعدہ پورا نہ کیا۔

دوسرا قول: ثعلبہ کا ملک شام میں کچھ مال (پھنس گیا) تھا اس نے نذر مانی کہ جب وہ شام سے (صحیح وسلامت) واپس پلٹے گا تو اس مال سے صدقہ کرے گا پھر جب وہ واپس آ گیا تو اس نے ایسا نہ کیا۔

تیسرا قول: اور یہی تمام روایات میں سے زیادہ صحیح ہے کہ بے شک ثعلبہ بن حاطب انصاری نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لیے فراوانی مال کی اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔

امام ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی الجوزی رحمہ اللہ نے اس آیت کے شانِ نزول کے متعلق چار اقوال بیان کیے ہیں:

① ...... یہ ثعلبہ بن حاطب انصاری کے بارے میں اتری۔

② ...... یہ حاطب بن ابی بلتعہ کے متعلق نازل ہوئی۔

③ ...... یہ ثعلبہ اور معتب بن قشیر کے متعلق اتری۔

④ ......نبتل بن الحارث، جد بن قیس، ثعلبہ بن حاطب اور معتب بن قشیر کے بارے

---

❶ احكام القرآن لابن العربى، ص: ٤٢١

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں نازل ہوئی۔ ❶

فخر الدین الرازی سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ یہ حاطب بن ابی بلتعہ کے متعلق نازل ہوئی۔ پھر فرماتے ہیں: اور مشہور یہی ہے کہ یہ ثعلبہ بن حاطب کے بارہ میں نازل ہوئی۔ ❷

علامہ ابن حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وقد قال قوم: ان ثعلبة بن حاطب منع الزكاة فنزلت فيه: ﴿ وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰنَا مِنْ فَضْلِهٖ ...... ﴾ الايات وهذا باطل لان شهوده بدرا يبطل ذلك بلا شك. ❸

''ایک قوم نے کہا کہ ثعلبہ بن حاطب زکوۃ کا منکر ہوگیا تھا تو اس کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ﴿ وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰنَا مِنْ فَضْلِهٖ ...... ﴾ حالاں کہ یہ (بالکل) باطل ہے کیوں کہ ثعلبہ بن حاطب کا بدری ہونا ہی بلا شک وشبہ اس قول کو باطل کر رہا ہے۔''

راجح:

کلام کا سیاق وسباق بتلا رہا ہے کہ یہ آیات کسی خاص شخص کے متعلق نہیں بلکہ منافقین کی ساری جماعت کے بارے میں اتری ہیں اور یہی بات زیادہ صحیح ہے کیوں کہ ایک تو ان میں منافقین کے جو حالات بیان ہوئے وہ سب جمع کے صیغوں (لفظوں) اور جمع کی ضمیروں کے ساتھ مذکور ہیں کوئی لفظ اور کوئی ضمیر بھی مفرد کی نہیں جس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ان آیات میں منافقین کی پوری قوم اور جماعت کا ذکر ہے۔

اور دوسرا یہ کہ ان سے پہلی اور بعد والی آیات میں بھی منافقین ہی کا ذکر ہے۔ اس بات

---

❶ زاد المسير في علم التفسير: ۲/ ۲۸۰ تا ۲۸۳

❷ التفسير الكبير: ۱۶/ ۱۲۸

❸ جوامع السيرة، ص: ۱۲۷

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کو سمجھنے کے لیے ذرا ان آیات پر غور فرمائیں تو حقیقت خود بخود منکشف ہو جائے گی۔

﴿ يَاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ وَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ ○ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ؕ وَ لَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا ۚ وَ مَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ وَ اِنْ يَّتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ۚ وَ مَا لَهُمْ فِي الْاَرْضِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّ لَا نَصِيْرٍ ○ وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰىنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ○ فَلَمَّآ اٰتٰىهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَ تَوَلَّوْا وَّ هُمْ مُّعْرِضُوْنَ ○ فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَوْنَهٗ بِمَآ اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ○ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَ نَجْوٰىهُمْ وَ اَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴾ [۹/ التوبة: ۷۳ تا ۷۸]

''اے نبی! کافروں اور منافقوں سے جہاد کریں اور ان پر سختی بھی کریں اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ بہت بری جگہ ہے۔ وہ اللہ کی قسم اٹھاتے ہیں کہ انھوں نے کوئی بات نہیں کہی حالاں کہ کفر کا کلمہ اپنی زبانوں پر لا چکے ہیں اور اسلام لانے کے بعد دوبارہ کافر ہو گئے ہیں اور وہ کام کرنا چاہا جو وہ نہ کر سکے اور انھوں نے اس وجہ سے (رسول پر) عیب لگایا کہ اللہ اور اس کے رسول نے اللہ کے فضل سے انھیں مال دار بنا دیا تھا۔ پس اگر وہ توبہ کر لیں تو ان کے لیے بہتر ہوگا اور اگر وہ منہ پھیر لیں گے تو اللہ انھیں دنیا و آخرت میں دردناک عذاب دے گا اور زمین پر کوئی ان کا حامی و مددگار نہیں ہوگا۔ اور ان میں سے بعض وہ لوگ بھی ہیں جنھوں نے اللہ سے یہ عہد کیا تھا کہ اگر وہ ہمیں اپنے فضل سے روزی دے گا تو ہم ضرور ضرور صدقہ کریں گے اور نیک لوگوں میں سے ہو جائیں گے۔ پھر جب اس نے اپنے فضل سے انھیں روزی دے دی تو کنجوس بن گئے اور منہ پھیر کر چل پڑے تو اللہ نے بطور سزا ان کے دلوں میں اس دن تک کے لیے نفاق پیدا کر دیا جب وہ اس سے ملیں گے اور یہ اس وجہ سے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بھی ہوا کہ انھوں نے جو اللہ سے وعدہ کیا تھا اس کی خلاف ورزی کی اور جھوٹ بولتے رہے۔ کیا انھیں معلوم نہیں کہ اللہ ان کے بھیدوں اور ان کی سرگوشی تک کو جانتا ہے اور بلاشبہ اللہ غیب کی باتوں کو بڑا جاننے والا ہے۔''

امام ابن جریر الطبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وقال قوم: كان العهد الذى عاهد الله هولاء المنافقون شيئا نووه فى انفسهم ولم يتكلموا به. ❶

''ایک قوم نے کہا: ان منافقوں نے اللہ تعالیٰ سے جس چیز کا وعدہ کیا تھا اس کی انھوں نے اپنے دل ہی دل میں نیت کی تھی زبان سے (کوئی) اظہار نہیں کیا تھا۔''

امام سعید بن ثابت کا بھی یہی قول ہے۔ ❷

امام ابن جریر کا بھی یہی فیصلہ ہے کہ ان مذکورہ آیات میں اللہ نے اہل نفاق کی علامات ظاہر فرمائی ہیں اور پھر امام موصوف نے اس پر کئی صحابہ اور تابعین کے اس کے متعلق اقوال پیش کیے ہیں۔ ❸

امام ابن حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وليس فيها نص ولا دليل على ان صاحبها معروف بعينه على انه قد روينا اثرا لا يصح . وفيه انها نزلت فى ثعلبة بن حاطب وهذا باطل لان ثعلبة بدرى معروف. وهذا اثر، ناه حمام، نا يحيىٰ بن مالك ابن عائذ، نا الحسن بن ابى غسان، نا زكريا بن يحيىٰ الباجى، نى سهل السكرى، نا احمد بن الحسن الخراز، نا مسكين بن بكير، نا معان بن رفاعة السلامى عن على بن يزيد عن القاسم بن عبد الرحمن، عن ابى امامة قال: جاء ثعلبة بن حاطب بصدقته الى عمر فلم يقبلها وقال:

---

❶ جامع البيان: ٦/ ٢٢٤

❷ ايضاً ❸ جامع البيان: ٦/ ٢٢٢ تا ٢٢٤

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لم يقبلها النبى ﷺ ولا ابوبكر ولا اقبلها .

قال ابو محمد: وهذا باطل بلا شك لان الله تعالى امر بقبض زكوات اموال المسلمين وامر عليه السلام عند موته ان لا يبقى فى جزيرة العرب دينان فلا يخلو ثعلبة من ان يكون مسلما ففرض على ابى بكر وعمر قبض زكوٰة ولا بد ولا فسحة فى ذلك . وان كان كافرا ففرض ان لا يقر فى جزيرة العرب فقط هذا الاثر بلا شك وفى رواته معان بن يزيد و القاسم بن عبد الرحمن وعلى بن يزيد وهو ابو عبد الله الالهالى وكلهم ضعفاء ومسكين بن بكير ليس بالقوى . [1]

''اس آیت میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ یہ کسی خاص شخص کے متعلق اتری ہو۔ اس سلسلے میں ہمیں بھی ایک اثر ملا ہے جو کہ صحیح نہیں ہے اس میں ہے کہ یہ آیت ثعلبہ بن حاطب رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے حالاں کہ یہ باطل ہے کیوں کہ ثعلبہ تو ایک معروف بدری صحابی ہے۔ اور یہ ہے وہ اثر جو ہمیں حمام نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں یحییٰ بن مالک بن عائذ نے بیان کیا، انھیں الحسن بن ابی غسان نے، انھیں زکریا بن یحییٰ الباجی نے، وہ کہتے ہیں: مجھے سہل السکری نے بیان کیا، انھیں احمد بن الخراز نے بیان کیا، انھیں مسکین بن بکیر نے، انھیں معان بن رفاعہ السلامی نے، علی بن یزید سے، وہ القاسم بن عبدالرحمٰن سے اور وہ سیدنا ابوامامہ الباہلی رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ ثعلبہ بن حاطب اپنا مال زکوۃ لے کر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انھوں نے اسے قبول نہ کیا اور کہا کہ اسے نبی ﷺ اور ابوبکر نے قبول نہیں کیا میں کیسے قبول کروں؟''

ابومحمد (ابن حزم) کہتا ہے کہ یہ اثر بغیر کسی شک وشبہ کے باطل ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے تو مسلمانوں کے اموال سے زکوۃ کی وصولی کا حکم دیا ہے اور آپ ﷺ نے بھی اپنی

---

[1] المحلی: ١١/ ٢٠٦، ٢٠٧

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وفات کے وقت یہ فرمایا تھا کہ یقیناً جزیرہ عرب میں دو دین نہیں رہیں گے۔ لہٰذا یہ اس بات سے خالی نہیں کہ یا تو وہ (ثعلبہ) مسلمان ہوں گے لہٰذا اس صورت میں ابوبکر اور عمر پر اس سے زکوٰۃ وصول کرنا فرض تھا۔

اور اگر وہ کافر ہو گیا تھا تو پھر آپ ﷺ کے فرمان کا تقاضا تھا کہ اسے جزیرہ عرب سے نکال دیا جاتا۔ لہٰذا یہ اثر بلاشبہ ساقط ہے اور اس کے راویوں میں معان بن رفاعہ الہلالی، قاسم بن عبدالرحمٰن اور علی بن یزید یہ سب ضعیف ہیں جب کہ مسکین بن بکیر بھی قوی نہیں ہے۔

دکتور وہبہ الزحیلی فرماتے ہیں:

وبعض المنافقين عاهد الله ورسوله: لئن اغناه الله من فضله ليصدقن وليكونن من الصالحين الذين ينفقون اموالهم في مرضاة الله كصلة الرحم والجهاد. ❶

''کچھ منافقوں نے اللہ اور اس کے رسول سے عہد کیا تھا کہ اگر ہمیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے غنی کر دے تو ہم ضرور ضرور صدقہ کریں گے اور ان نیک لوگوں جیسے ہو جائیں گے جو اپنا مال اللہ کی رضا کے لیے خرچ کرتے ہیں جیسے صلہ رحمی اور جہاد ہے۔''

سید ابوالاعلیٰ مودودی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اوپر کی آیت میں ان منافقین کی جس کافر نعمتی و محسن کشی پر ملامت کی گئی تھی اس کا ایک اور ثبوت خود انھیں کی زندگیوں سے پیش کر کے یہاں واضح کیا گیا ہے کہ دراصل یہ لوگ عادی مجرم ہیں۔ ان کے ضابطہ اخلاق میں شکر، اعتراف نعمت اور پاس عہد جیسی خوبیوں کا کہیں نام و نشان تک نہیں پایا جاتا۔'' ❷

مولانا محمد صادق خلیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

---

❶ التفسير المنير: ١٠/ ٣٢٠

❷ تفہیم القرآن: ٢/ ٢١٨

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ان آیات میں منافقین کے ایک گروہ کا تذکرہ ہے، فقر و اخلاص کے بعد جن کو اللہ تعالیٰ نے مال و دولت عطا کیا، تنگ دستی اور تکلیف کے اوقات میں انھوں نے اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر اللہ سے دعا کرتے ہوئے عہد کیا کہ اگر ان کو فقر و فاقہ سے چھٹکارا حاصل ہوگیا تو اس نعمت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے احکامِ الٰہیہ کے مطابق بقیہ زندگی بسر کریں گے لیکن جب ان کی دعا قبولیت سے ہم کنار ہوگئی تو وہ اپنے عہد پر قائم نہ رہے کفرانِ نعمت کا ثبوت پیش کرتے ہوئے حقوق العباد کی ادائیگی سے انھیں کچھ تعلق نہ رہا، معاشرہ میں اس قماش کے لوگ ہر دور میں پائے جاتے ہیں۔ ❶

حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ فرماتے ہیں:

اس آیت کو بعض مفسرین نے ایک صحابی حضرت ثعلبہ بن حاطب انصاری کے بارے میں قرار دیا ہے لیکن سنداً یہ صحیح نہیں۔ صحیح بات یہ ہے کہ اس میں بھی منافقین کا ایک اور کردار بیان کیا گیا ہے۔ ❷

ڈاکٹر محمد لقمان السّلفی فرماتے ہیں:

تاریخ و سیر کی کئی کتابوں میں آیا ہے کہ یہ آیت ثعلبہ بن حاطب انصاری کے بارے میں نازل ہوئی تھی لیکن یہ صحیح نہیں۔ ❸

غازی عزیر مبارک پوری فرماتے ہیں:

خلاصہ کلام یہ کہ آیات صدقات کے اسباب نزول کے بارے میں کوئی خاص واقعہ قطعی طور پر ثابت نہیں ہے۔ لہٰذا احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ سورۃ توبہ کی ان آیات کو کسی مخصوص شخص کے بجائے عام منافقین کے بارے میں منزل مانا جائے۔ ❹

سوال : قصہ ثعلبہ بے شمار کتب تفسیر میں پایا جاتا ہے کیا یہ اس کی صحت کی دلیل نہیں؟

---

❶ اصدق البیان: ۳/ ۵۱۶

❷ احسن البیان، ص: ۲۵۹، حاشیہ: ۷

❸ تیسیر الرحمن: ۱/ ۵۸۰

❹ ماهنامه، محدث بنارس، مئی ۱۹۹٤ء

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جواب: کسی چیز کو قبول کرنے کا دارومدار اس کی سند کی صحت پر ہوگا۔ کسی چیز کا محض کتب کثیرہ میں وارد ہونا اس کی صحت کے لیے دلیل نہیں۔ اس اصول کو خوب ذہن نشین کر لیجیے۔ یہ بات درست ہے کہ قصہ ثعلبہ کو بے شمار مفسرین نے اپنی اپنی کتب میں ذکر کیا ہے لیکن ان کتب تفسیر کی طرف مراجعت کرنے سے ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ متاخرین ائمہ مفسرین نے اپنے متقدمین کی معلومات پر ہی اعتماد کر کے مذکورہ قصہ اپنی اپنی کتب میں بیان کر دیا جب کہ یہی اس غلطی کی بنیاد ہے۔

امام اہل سنت احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ثلاثة امور ليس لها اصل: التفسير والملاحم والمغازى. [1]

''تین چیزیں ایسی ہیں جن کی کوئی اصل نہیں وہ ہیں: تفسیر، ملاحم اور مغازی۔''

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ امام احمد کے اس مذکورہ قول کی توجیہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

لان الغالب عليها المراسيل مثل ما يذكره عروة بن الزبير، والزهرى والشعبى ونحوهم فى المغازى. [2]

اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تینوں موضوعات پر مرسل روایات غالب ہیں مثلاً وہ روایتیں جنھیں عروہ بن زبیر، زہری اور شعبی نے ذکر کیا ہے اور یہی حال مغازی میں بھی ہے۔

ایک دوسرے مقام پر کتب تفسیر پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:

وهذه الكتب التى يسميها كثير من الناس كتب التفسير، فيها كثير من التفسير منقولات عن السلف، مكذوبة عليهم وقول على الله ورسوله بالرأى المجرد بل بمجرد شبهة قياسية او شبهة ادبية ومعلوم ان فى كتب التفسير من النقل عن ابن عباس من الكذب الشىء الكثير من

---

1. لسان المیزان: ۱/ ۱۳
1. تفسیرات ابن تیمیہ، ص: ۱۵ بحوالہ الصحابی المفتری علیہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

روایة الکلبی عن ابی صالح وغیرہ فلا بد من تصحیح النقل لتقوم الحجة. ❶

''اور یہ کتابیں جنھیں بہت سے لوگ کتب تفسیر کا نام دیتے ہیں ان میں بہت سی ایسی تفسیریں ہیں جن میں سلف پر جھوٹ گھڑتے ہوئے روایات نقل کی گئی ہیں اور محض رائے کی بنیاد پر بلکہ محض مشتبہ قیاس یا ادبی اشتباہ کی وجہ سے اللہ اور اس کے رسول پر جھوٹ گھڑا گیا ہے اور یہ بات معروف ہے کہ کتب تفسیر میں ابن عباس کی طرف منسوب بہت سی جھوٹی باتیں ہیں جن کو الکلبی نے ابوصالح وغیرہ سے بیان کیا ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ اسناد کی تصحیح کی جائے تاکہ حجت قائم ہو سکے۔''

امام احمد بن حنبل اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی مذکورہ عبارات بھی اس بات پر دال ہیں کہ کسی قصے کا محض بے شمار کتب تفسیر وغیرہ میں پایا جانا اس کی صحت کے لیے دلیل نہیں بن سکتا اس لیے کہ کتب تفسیر اس کی صحت کے لیے کوئی مضبوط مصادر نہیں، بلکہ ان میں تو ہر قسم (صحیح، ضعیف، موضوع، باطل وغیرہ) کا مواد مل جاتا ہے۔ ہاں جب مفسرین کسی روایت کا ائمہ محدثین سے اصل مصدر بیان کردیں اور اس پر صحت کا حکم لگا دیں تو اور بات ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

❀❀............❀❀............❀❀

---

❶ مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ: ٦/ ٣٨٨، ٣٨٩

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مصادر

(۱)...... **القرآن الکریم**

(۲)...... **الجامع البیان عن تاویل ای القرآن**: لابی جعفر محمد بن جریر الطبری، الطبعۃ الاولیٰ، دار الفکر، بیروت لبنان

(۳)...... **الجامع لاحکام القرآن**: لابی عبداللہ محمد بن احمد الانصاری القرطبی، طبع ۱۴۲۷ھ، دار الکتاب، بیروت لبنان

(۴)...... **زاد المسیر فی علم التفسیر**: لابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی، الطبعۃ الاولیٰ، دار الکتاب، بیروت

(۵)...... **احکام القرآن**: للامام ابی بکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی، الطبعۃ الاولیٰ، دار الکتاب العربی، بیروت

(۶)...... **احکام القرآن**: عماد الدین بن محمد الطبری المعروف بالکیا الھراسی، طبع ۲۰۰۱ء، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۷)...... **تفسیر الکبیر**: للامام الفخر الدین الرازی، الطبعۃ الثالثۃ، مرکز النشر مکتب الاعلام الاسلامی، ایران

(۸)...... **تفسیر القرآن العظیم**: للحافظ عبدالرحمٰن بن محمد المعروف بابن ابی حاتم، الطبعۃ الاولیٰ، مکتبۃ نزار مصطفیٰ الباز، مکۃ المکرمۃ

(۹)...... **معالم التنزیل** للامام ابی محمد الحسین بن مسعود البغوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۱۰)...... **الکافی الشاف فی تخریج احادیث الکشاف**: للحافظ احمد بن علی بن محمد المعروف بابن حجر العسقلانی الطبعۃ الاولیٰ، داراحیاء التراث العربی، بیروت

(۱۱)...... **تفہیم القرآن**: ابوالاعلیٰ مودودی، طبع مارچ ۲۰۰۳ء، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور

(۱۲)...... **اصدق البیان**: محمد صادق خلیل، طبع اولیٰ، صادق خلیل اسلامک لائبریری، فیصل آباد

(۱۳)...... **تیسیر الرحمن**: ڈاکٹر محمد لقمان السّلفی، طبع اولیٰ، دارالکتاب والسنۃ، لاہور

(۱۴)...... **احسن البیان**: حافظ صلاح الدین یوسف، طبع جنوری ۲۰۰۲ء، دارالسلام، لاہور

(۱۵)...... **الفرقان**: شیخ عمر فاروق، طبع نومبر ۲۰۰۶ء، جامعہ تدبر القرآن، لاہور

(۱۶)...... **فہم القرآن**: میاں محمد جمیل، طبع اوّل، ابوہریرہ اکیڈمی، لاہور

(۱۷)...... **تفسیر سورۃ التوبۃ**: پروفیسر حافظ محمد سعید، دارالاندلس، لاہور

(۱۸)...... **تفسیر جلالین پاکٹ سائز**: للحافظ جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی، دارالسلام، الریاض

(۱۹)...... **تفسیر المنیر**: دکتور وھبۃ الزحیلی، طبع ۱۹۹۶ء، دارالفکر، دمشق

(۲۰)...... **صحیح البخاری**: للامام ابی عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری، الطبعۃ الثانیۃ، مکتبہ دارالسلام، الریاض

(۲۱)...... **صحیح مسلم**: للامام ابی الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم القشیر ی، الطبعۃ الثانیۃ، مکتبہ دارالسلام، الریاض

(۲۲)...... **سنن ابی داؤد**: لابی داوٗد سلیمان بن الاشعث السجستانی، الطبعۃ الاولیٰ، مکتبۃ المعارف، الریاض

(۲۳)...... **سنن ابن ماجہ**: لابی عبداللہ محمد بن یزید القزوینی، الطبعۃ الاولیٰ، مکتبۃ المعارف، الریاض

(۲۴)...... **مسند احمد**: للامام ابی عبداللہ احمد بن حنبل، بیت الافکار الدولیۃ، بیروت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۲۵)...... **المعجم الکبیر**: للامام الحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی، الطبعۃ الاولیٰ، دارالکتب، بیروت

(۲۶)...... **مجمع الزوائد ومنبع الفوائد**: للحافظ نورالدین علی بن ابی بکر الہیثمی، دارالفکر، بیروت

(۲۷)...... **صحیح الجامع الصغیر والزیادۃ**: محمد ناصرالدین البانی، الطبعۃ الثانیۃ، المکتب الاسلامی، بیروت

(۲۸)...... **فتح الباری**: للامام الحافظ احمد بن علی بن حجر العسقلانی، الطبعۃ الاولیٰ، مکتبۃ دارالسلام، الریاض

(۲۹)...... **التاریخ الکبیر**: للامام الحافظ ابی عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری، الطبعۃ الاولیٰ، دارالکتب العلمیۃ، بیروت

(۳۰)...... **البدایۃ والنہایۃ**: للامام الحافظ ابی الفداء اسمٰعیل بن کثیر، الطبعۃ الاولیٰ، دارابن کثیر، بیروت ودمشق

(۳۱)...... **فضائل الصحابۃ**: للامام الحافظ ابی عبداللہ احمد بن حنبل

(۳۲)...... **السلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ**: للشیخ ناصرالدین البانی، الطبعۃ الثانیۃ، مکتبۃ المعارف للنشر، الریاض

(۳۳)...... **ارواء الغلیل**: للشیخ ناصرالدین البانی، الطبعۃ الثانیۃ، دارالکتب الاسلامی، بیروت

(۳۴)...... **حدیث الطوال**: للحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی، الطبعۃ الثانیۃ، المکتب الاسلامی، بیروت

(۳۵)...... **انجاز الحاجۃ شرح ابن ماجۃ**: لاستاذ محمد علی جانباز، الطبعۃ الاولیٰ، المکتبۃ القدوسیہ، لاہور

(۳۵)...... **تاریخ مدینۃ الاسلام**: للحافظ ابی بکر احمد بن علی بن ثابت الخطیب البغدادی، الطبعۃ الاولیٰ، دارالغرب الاسلامی، بیروت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۳۶)...... **تاریخ بغداد**: للحافظ ابی بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی، طبع جدید
(۳۷)...... **جمهرة انساب العرب**: للحافظ ابی محمد علی بن احمد بن سعید بن حزم الاندلسی، الطبعۃ الاولیٰ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت
(۳۸)...... **کتاب النسب**: لابی عبید القاسم بن سلام، طبع ۲۰۰۰ء، دار الفکر، بیروت
(۳۹)...... **جمهرة النسب**: لابی المنذر ہشام بن محمد بن السائب الکلبی، طبع ۲۰۰۴ء، عالم الکتب، بیروت
(۴۰)...... **جوامع السيرة**: للحافظ ابن حزم، طبع قدیم، دار المعارف، مصر
(۴۱)...... **معرفة الصحابة** للامام ابی نعیم الاصبہانی، الطبعۃ الاولیٰ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت
(۴۲)...... **معجم الصحابة**: لابی القاسم عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز البغوی، الطبعۃ الاولیٰ، مکتبۃ دار البیان، دولۃ الکویت
(۴۳)...... **معجم الصحابة**: لابی الحسین عبدالباقی بن قانع، الطبعۃ الاولیٰ، مکتبۃ الغرباء الاثریۃ، المدینۃ المنورۃ
(۴۴)...... **الاستيعاب فی معرفة الاصحاب**: لابی عمر یوسف بن عبداللہ بن محمد بن عبدالبر القرطبی، الطبعۃ الاولیٰ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت
(۴۵)...... **الاصابة فی تمييز الصحابة**: للامام احمد بن علی بن حجر العسقلانی، الطبعۃ الاولیٰ، دار المعرفۃ، بیروت
(۴۶)...... **سبل الهدی والرشاد فی سيرة خير العباد**: للامام محمد بن یوسف الصالحی الشامی، الطبعۃ الاولیٰ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت
(۴۷)...... **الطبقات الكبرىٰ**: للامام ابن سعد، طبع قدیم، دار صادر، بیروت
(۴۸)...... **تجريد اسماء الصحابة**: للامام ابی عبداللہ شمس الدین محمد بن احمد الذہبی، الطبعۃ الاولیٰ، دائرۃ النظامیۃ، حیدر آباد، دکن بھارت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۴۹)...... **اسد الغابة فی معرفة الصحابة**: للامام عز الدین ابی الحسن علی بن محمد الجزری ابن الاثیر، الطبعة ۲۰۰۶ء، المیزان، لاہور

(۵۰)...... **اسد الغابة فی معرفة الصحابة**: للامام عز الدین علی بن محمد الجزری ابن الاثیر، دارالکتب العلمیة، بیروت

(۵۱)...... **صحابہ کرام انسائیکلو پیڈیا**: ڈاکٹر ذوالفقار کاظم، بیت العلوم، انارکلی، لاہور

(۵۲)...... **اصحاب بدر**: قاضی محمد سلیمان منصور پوری، طبع ۲۰۰۰ء، مکتبہ قدوسیہ، لاہور

(۵۳)...... **ثعلبہ بن حاطب الصحابی المفتری علیہ**: للشیخ عداب محمود الحمش، الطبعة الرابعة

(۵۴)...... **ثعلبہ بن حاطب ایک مظلوم صحابی**: اردو ترجمہ الصحابی المفتری علیہ: الطبعة ۱۹۹۱ء، ادارة البحوث الاسلامیة، بنارس ہند

(۵۵)...... **سیدنا ثعلبہ بن حاطب**: اردو ترجمہ الشہاب الثاقب: للشیخ سلیم عید الہلالی، دارالحدیث رحمانیہ، گڑھ مہاراجہ ضلع جھنگ

(۵۶)...... **قصہ ثعلبہ کی حقیقت**: للشیخ بشیر احمد حسیم، رحیم یار خان

(۵۷)...... **ثعلبہ بن حاطب در عدالت قرآن**: عبدالرشید حنیف، ادارہ علوم اسلامی، جھنگ

(۵۸)...... **الضعفاء الکبیر**: للحافظ ابی جعفر محمد بن عمرو بن موسیٰ بن حماد العقیلی، الطبعة القدیم، دارالکتب العلمیة، بیروت

(۵۹)...... **تهذیب الکمال**: للحافظ جمال الدین ابی الحجاج یوسف المزی، الطبعة الاولیٰ، بیروت

(۶۰)...... **التقریب**: للحافظ احمد بن علی بن حجر العسقلانی، الطبعة الثالثة، فاران اکیڈمی، لاہور

(۶۱)...... **الفتح المبین فی تحقیق طبقات المدلسین**: للحافظ زبیر علی زئی، الطبعة الاولیٰ، مکتبہ اسلامیہ، لاہور

(۶۲)...... **تحفة الاقویاء فی تحقیق کتاب الضعفاء**: للحافظ محمد زبیر علی زئی، الطبعة الاولیٰ، مکتبہ اسلامیہ، لاہور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۶۳)...... **میزان الاعتدال**: لابی عبداللہ محمد بن احمد بن عثمان الذہبی، الطبعۃ القدیم، دارالفکر، بیروت

(۶۴)...... **لسان المیزان**: للحافظ احمد بن علی بن حجر العسقلانی، الطبعۃ الثانیۃ، داراحیاء التراث العربی، بیروت

(۶۵)...... **التہذیب التہذیب**: للحافظ احمد بن علی بن حجر العسقلانی، الطبعۃ الثانیۃ، داراحیاء التراث العربی، بیروت

(۶۶)...... **دیوان الضعفاء والمتروکین**: للحافظ شمس الدین بن عثمان الذہبی، طبع قدیم

(۶۷)...... **کتاب المجروحین**: للامام محمد بن حبان، طبع قدیم، دارالمعرفۃ، بیروت

(۶۸)...... **کتاب الثقات**: للامام محمد بن حبان، الطبعۃ الاولیٰ، دارالکتب العلمیۃ، بیروت

(۶۹)...... **کتاب الجرح والتعدیل**: للامام ابی محمد عبدالرحمٰن بن ابی حاتم الرازی، الطبعۃ الاولیٰ، داراحیاء التراث العربی، بیروت

(۷۰)...... **تدریب الراوی**: للحافظ جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی، طبع جدید، قدیمی کتب خانہ، کراچی

(۷۱)...... **ضعیف اور موضوع روایات**: محمد یحییٰ گوندلوی، طبع ثانی، جامعہ تعلیم القرآن والحدیث، ساہووالہ سیالکوٹ

(۷۲)...... **قصص لا تثبت**: یوسف بن محمد بن ابراہیم العتیق، الطبعۃ الثالثۃ، دارالصمیعی للنشر، الریاض

(۷۳)...... **الکفایۃ فی علوم الروایۃ**: للحافظ ابی بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی، طبع قدیم، دارالکتب العلمیۃ، بیروت

(۷۴)...... **اختصار علوم الحدیث بشرح الباعث الحثیث**: للشیخ احمد شاکر، دارالعاصمہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۷۵)...... **معرفة انواع علم الحديث**: المعروف مقدمة ابن الصلاح، الطبعة الاولیٰ، دار الكتب العلمية، بيروت

(۷۶)...... **منهاج السنة**: للشیخ الاسلام ابن تیمیہ، طبع ۱۹۷۶ء، المكتبة السّلفیہ، لاہور

(۷۷)...... **مجموع فتاویٰ**: للشیخ الاسلام احمد بن تیمیہ، الطبعة الاولیٰ، دار الجليل، الرياض

(۷۸)...... **شرح العقيدة الواسطية**: للشیخ العلامة محمد خلیل ہراس، طبع قدیم، فاروقی کتب خانہ، ملتان

(۷۹)...... **اسلامی عقائد**: اردو ترجمہ شرح العقيدة الطحاوية: للشیخ محمد صادق خلیل، طبع چہارم، فیصل آباد

(۸۰)...... **عقائد سلف صالحین**: مکتبہ عبداللہ بن سلام، کراچی

(۸۱)...... **شرح السنة**: للامام ابو محمد الحسن بن علی بن خلف البربہاری، الطبعة الخامسة، دار الصميعي، المملكة العربية السعودية

(۸۲)...... **كتاب الشريعة**: للامام ابو بکر محمد بن الحسین الآجری، الطبعة الاولیٰ، المكتبة المكية، مكة المكرّمة

(۸۳)...... **طبقات الحنابلة**: للقاضی ابن الحسین محمد بن ابی یعلی البغدادی الحنبلی، الطبعة الاولیٰ، مكتبة العبيكان، رياض

(۸۴)...... **المحلی**: للحافظ ابی محمد علی بن احمد بن سعید بن حزم، الطبعة القديم، دار الفكر، بيروت

(۸۵)...... **برهان الواعظين**: محمد اشرف سلیم، مکتبہ اصلاح انسانیت، قلعہ دیدار سنگھ، گوجرانوالہ

(۸۶)...... **ماهنامه "الحديث" حضرو ضلع اٹک**: پاکستان، جون ۲۰۰۵ء

(۸۷)...... **ماهنامه "محدث" بنارس**: مئی ۱۹۹۴ء، انڈیا

(۸۸)...... **مراسلات**

❀❀.........❀❀.........❀❀

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مصنف کی دیگر تصانیف

☆ گناہوں کو مٹانے والے اعمال (مطبوع)

☆ نیکیوں کو برباد کرنے والے اعمال (مطبوع)

☆ عذاب قبر کتاب وسنت کی روشنی میں (مطبوع)

☆ المسند فی مسئلة عذاب القبر (مطبوع)

☆ استقامت دین (مطبوع)

☆ تحفة السائلین (مطبوع)

☆ حاضری نماز (مطبوع)

☆ تفسیر سورۃ الحجرات (مطبوع)

www.KitaboSunnat.com

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹۔ جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

عطیہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

مولانا محمد ارشد کمال ایک علمی شخصیت ہیں اس لیے وہ وقتاً فوقتاً ایسے پیچیدہ موضوعات پر قلم اٹھاتے ہیں جن میں عوام الناس بلکہ خواص بھی غلط فہمی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ وہ ایسے پیچیدہ مسائل کو کھول کر اس انداز میں بیان کر دیتے ہیں کہ عام آدمی بھی آسانی کے ساتھ ان علمی جواہروں سے اپنے دامن کو آراستہ کر کے راہ راست پر گامزن ہو جاتا ہے۔

موصوف کی یہ کتاب بھی ان علمی کاوشوں میں سے ایک علمی کاوش ہے جس میں عرصہ دراز سے ایک صحابی رسول پر اٹھائے جانے والے اعتراضات کے مدلل اور مسکت جوابات دے کر ایک صحابی رسول کا دفاع کیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ مخالفین پر کچھ ایسے اعتراضات انھی کی عبارتوں سے پیش کیے ہیں جن کے جوابات دینے سے مخالفین قاصر رہیں گے۔ (ان شاء اللہ)

محدثین کے اصول "الصحابة کلهم عدول" کے تحت بھی کسی صحابی کے متعلق ایسے توہین آمیز الفاظ کا استعمال کرنا کسی مسلمان کو زیب نہیں دیتا۔

یہ کتاب بڑی علمی اور تحقیقی ہے۔ صراطِ مستقیم کے طالب کے لیے ایک راہنما کی حیثیت رکھتی ہے۔

اس کا مطالعہ عوام وخواص سب کے لیے یکساں مفید ہے۔ اس لیے اگر ہم ایسی کتب کو زیر مطالعہ رکھیں اور اپنے گھروں کی زینت بنائیں۔ تو اس کے بہت مفید نتائج نکلیں گے۔ (ان شاء اللہ)

آخر میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ مؤلف اور قارئین کرام کے لیے اس کتاب کو توشۂ آخرت بنا دے۔ آمین

فقط

حافظ عبدالوہاب روپڑی

جامعہ قدس چوک دالگراں، لاہور

۹ ستمبر ۲۰۰۷ء ۲۶ شعبان ۱۴۲۷ھ